



# Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

<http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks>



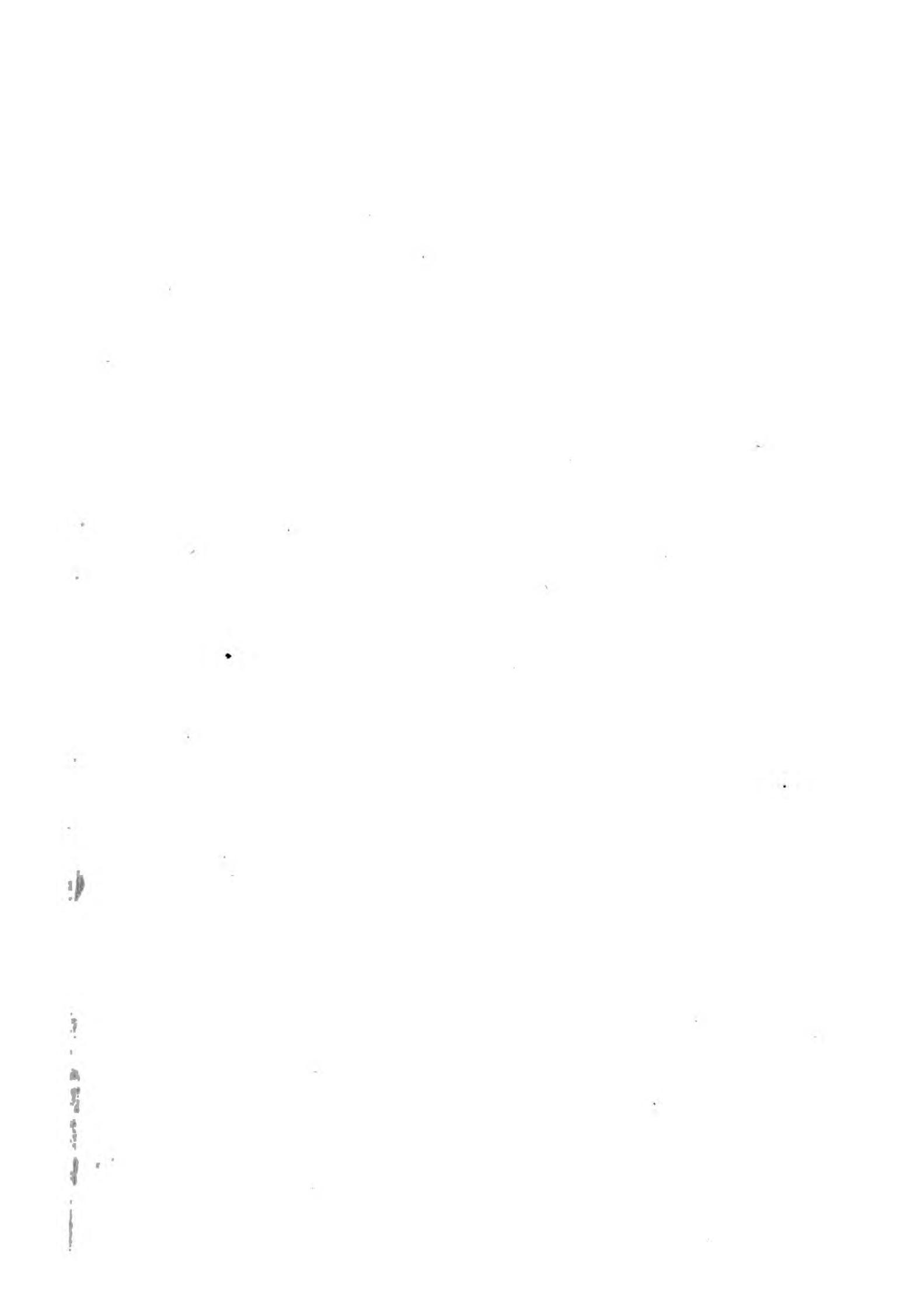
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



لب ز ترصیع گیرد ز کند زلف مشکین گیرد ز کند  
چشم از ایهام چشمک زن نبت در انجن و هم افکن

arabic. p. 81

۲۳۶۹۰  
۱۰۴۰۰





انٹاش کے تیز۔ مصنفہ منشی کانی رسلے تخلص تمیز۔  
 انٹاش کے ماہ و حور ام۔ مصنفہ منشی ماہ و حور ام۔  
 انٹاش کے منیر۔ خط لطیف مصنفہ میر جانی میر لاہوری  
 ایضاً۔ بنو شکت۔  
 انٹاش کے بہار ہند۔ رقعات بہارت عاری مسیح  
 تصنیف عبدالغفر نیر آروی۔  
 انٹاش کے جامی۔ مصنفہ ملا عبدالرحمن جامی۔  
 انٹاش کے طاہر و حمید۔ انٹاشی مرزا طاہر و حمید۔  
 انٹاش کے فائق۔ مصنفہ مولوی محمد فائق۔  
 انٹاش کے دولت نام۔ مصنفہ منشی دولت نام۔  
 انٹاش کے صفدری۔ اسمین رقعات فارسی قابل  
 اسکے رقعات اردو میں تصنیف منشی غلام صفدر لاہوری۔  
 انٹاش کے گلزار رحیم۔ مصنفہ مولوی مقبول احمد فاروقی  
 انٹاش کے مفید۔ تصنیف منشی محمد یونس پٹوٹ۔  
 انٹاش کے ولا ویز۔ تلامذہ منشی محمد یونس پٹوٹ۔  
 انٹاش کے عجیب۔ اسمین رقعات میں سوا لفظ  
 فارسی کے لفظ عربی نہیں ہے۔ مصنفہ منشی محمد جعفر۔  
 ظہیر الانٹاش۔ مصنفہ منشی محمد ظہیر الدین۔  
 انٹاش کے صفیر بلبل۔ مع صحت کامیہ یہ بڑی تیز کی  
 انٹاش میں عدت کی ہے۔ مصنفہ مولوی عبدالرحمان  
 عدوی زرجوی جگا پادہ شکر گاری میں ہر تہہ ہر تہہ ہے۔  
 انٹاش کے داکتر۔ جن کو مصنفہ منشی فتح حسین۔  
 انٹاش کے بے نقاظ۔ کتب رقعات منشی محمد تقی  
 میں ہیں تصنیف منشی کا تیار شاہ۔  
 انٹاش کے لطیف۔ اسم باہر منشی تصنیف منشی بہار  
 رقعات عالمگیری۔ جو خود بادشاہ عالمگیر نے طرف  
 شاہزادگان کے تحریر فرمائے۔  
 رقعات عزیز۔ مصنفہ مولوی عبدالغفر نیر آروی  
 رقعات قتیل۔ جس میں سلیس عبارت مطابق کلمہ  
 اہل زبان ہے۔ مصنفہ مرزا محمد حسن قتیل تخلص۔

رقعات ابوالفضل۔ علامی وزیر کبر شاہ۔  
 پنجر قلعہ۔ مصنفہ اراد سخاں واضح اور شہور پنجر قلعہ ہونگا  
 پوری حاشیہ پر دو شرح ہیں۔  
 ۱۔ شرح۔ از عبدالرزاق یحییٰ۔  
 ۲۔ شرح۔ از مولوی عبدالاحد۔  
 رقعات بیہل۔ مصنفہ مرزا عبدالقادر بیہل۔  
 رقعات پچھریا میں۔ مصنفہ منشی محمد پچھی دین۔  
 رقعات منظری۔ سلیس عبارت کے رفیع مصنفہ  
 شیخ محمد صادق حسین۔  
 رقعات امان المدحینی۔  
 رقعات نظامیہ۔  
 رقعات گلستان حکمت۔ از مولوی عبدالغفر نیر آروی  
 پنجر قلعہ ولایت۔ مصنفہ سید ولایت حسین۔  
 رقعات فیض الکریم۔ مصنفہ منشی نند کشور۔  
 رقعات نامی۔ مع تقریبات تصنیف مولوی  
 حکیم الدین پٹیہا سٹر اسکول۔  
 دستور المکتوبات۔  
 دستور الصبیاں۔ مصنفہ منشی نو ندر رے۔  
 فیاض دستان۔ مکاتیب میں اوشی ولایت حسین۔  
 گلزار ولایت۔  
 سلک سلسل۔ مصنفہ منشی چندر کا پر شاہ۔  
 لذۃ الافہام۔ مصنفہ سید محمد علی انور نواب ولد مولوی  
 کشایش نامہ۔ اسم فرہنگ لغات تصنیف منشی راجکرن۔  
 توفیقات کسر کے دستور المعن خسرو بہ نوشیروان  
 مصنفہ مود و ندر مرزا جلال الدین طباطبائی۔  
 ابوالفضل۔ ہر سہ دفتر محشی بخشی مولوی علی  
 اشک الیہ الفضل۔  
 رسائل طغرا۔ مع رقعات طغرے محشی۔  
 حسن و شوق۔ عبارت میں کچھ کچھ منشی حسن و شوق  
 عبارت آرائی دکھایا ہے تہ تہ شکاری کا طبع ہے مصنفہ منشی حسن و شوق علی۔

خلاق محشی - درسی مذاول از ملا حسین ذاعظہ کاشفی -  
 گلشن اسرار - رموز تصوف کا بیان مصنفہ مولوی نور علی  
 سے بایں شہنید - لب لباب اندرز و نصائح  
 حکیمانہ مصنفہ مولوی رفعت علی رفعت -  
 مکتوبات امام ربانی - تین جلدیں مع رسالہ  
 رد و افض در سالہ مصطلحات حضرت صوفیہ اسمین  
 مکاتیب و ارشادات حضرت مجدد الف ثانی ہن -  
 ۱ - جلد - میں ایک سو تیرہ مکتوب ہن جمع کردہ  
 شاہ یار محمد بموجب ارشاد حضرت -  
 ۲ - جلد - تالیف شاہ عبدالحق -  
 ۳ - جلد - تالیف شاہ محمد نعمان -  
 مع جلد - رسالہ رد و افض -  
 و جلد - رسالہ مصطلحات صوفیہ -  
 گنجینہ عرفان - بعنوان مذاق اہل تصوف مصنفہ  
 حضرت شیخ فرید الدین عطار وغیرہ عرفا -  
 رسالہ اخوت - سے بہ نشاط العشق از ارشاد  
 حضرت غوث الاعظم -  
 بوستان محشی - جلی قائمانند اسطرظلم قطعہ  
 کمال خوشنویص مصنفہ حضرت شیخ مکھدی رح -  
 ایضاً - سے مصرع من و عاشقین -  
 ایضاً - مترجم ترجمہ نظم اردو ہجوزن شعر بہ شعر  
 ترجمہ دینتہ طبع فتی گو بند پر کشا و قضا تخلص -  
 انفس الکاہرہ و التوار الضمائر - دور سالہ  
 معرفت و عرفان میں مصنفہ مولوی محمد نعیم اللہ -  
 مثنوی شاہ بوعلی قلندر - عارفانہ تصنیف  
 از شاہ بوعلی قلندر -  
 مثنوی مولوی روم - نہایت خوشنویص چار  
 مصرعہ ہر شش دفتر مشہور از بیچہ طبع عرفانی حضرت  
 مولانا جلال الدین رومی بلحاظ دفتر ہفتم -  
 شرح مثنوی روم حاصل المثنی بیچہ طبع مولانا

از تصنیف مولانا عبدالعلی ملقب بہ بکر العلوم تین جلدیں -  
 ایضاً - سنی - اطائف معنوی مصنفہ مولوی عبداللطیف -  
 ایضاً - سنی بہ کاشفانہ معنوی مصنفہ مولوی محمد رضا -  
 مجموعہ کلیات و مثنویات - مشمولہ وہ رسالہ فریل از  
 حضرت شیخ فرید الدین عطار -  
 ۱ - رسالہ جہر اللغات - ۲ - رسالہ میلاد مع رسالہ التہانہ  
 ۳ - رسالہ مختار نامہ - ۵ - رسالہ منطق الطیر - ۶ - رسالہ بی نامہ  
 ۷ - رسالہ نہایت الاحباب - ۸ - رسالہ مفتاح الخلق  
 ۹ - رسالہ بے سر نامہ - ۱۰ - رسالہ پند نامہ عطار -  
 مثنوی سبیل - درو خط از حکیم منور حسین امرتسری -  
 مجالس العشاق - تصویر از بیبر سلطان حسین شہنشاہ امیر تیمور  
 منطق الطیر - نادر مثنوی محالبات طیبہ کے اور جو بات اور ذکر  
 مصنفہ حضرت شیخ فرید الدین عطار -  
 نظم اللالی - شرح قصیدہ بیا الامالی عربی زبان کا محشی  
 شرح نظم فارسی حافظ محمد شہن رعنی نے فرمائی -  
 مثنوی فریم وصال - معرفت کے مذاق میں عمدہ مثنوی -  
 مثنوی بیخ اہل بول - حکایات اندرز آمیز -  
 حدیقہ حکیم سمانی - درسی کتاب مذاق تصوف میں -  
 سعدان لیل الہر - سما میں اخلاق کا بیان مصنفہ ملا طبری -  
 التوار الخمر من التوزیر الحیان - ملفوظات حضرت مولانا  
 عبدالرحمن جامی -

کتب منشات

انشائی بہار عجم - با التزام الفاظ فارسی در رقعات کہ  
 کوئی عربی کی نظم نہیں آتی مصنفہ مولوی مانت علی -  
 انشائی فیض سنان - انشائی آموزی کیلئے بہر قسم انشائی  
 و آداب کے صفات کے فقرے مصنفہ منشی حفیظ اللہ -  
 انشائی خلیقہ - مع اشعار کا آمد خطوط انور سنی مشہور انش  
 درسی از خلیفہ شاہ محمد قنوجی -

انداختند گاه به گریه می بود طرح دیگر نهاد و از زودی رنگ بسبب نیتنا و عینی در آن بسوزد  
 نسخته و دیگر میسر کرد یکسختی طرح سخن پرور از عمده تلاش نگردید بارها شتار بندر ایخار روای پذیرفت  
 اما شکوفه متنابر شاخ همت اختیار شکفت عطر ارض کم توجیهی بر سر عراض قدر و انان تا نایب  
 صورت آشکایت واقعی وسعت بیان یافت مصححان بمقدور خویش عرق ریزی کردند چنانکه شایسته  
 را بیابانیت رنگ میزی زمین را از پیش پای برداشتنند و دقیقه سعی فرود گند شتند آخر نبودن کتاب  
 ثانی ستوده ساخت پایمال هزار تم اندوه قتل از دو غلط یک صحیح میشود صورت بلکه نبره با نهاد کور و در  
 کتبها مسطور احیانا اگر خطا سزند در اصل صوت و عذاب نقل اصل غلطی منجر شواهد میخند بجا  
 بجا است هم بد نما را پایه ناست آری نابله کویچه تحقیق در راه طعن پا خواهند کشید  
 ظاهر است گفتگوی گنده تشنیع زبان خواهند آلود اگر باطل و دو شکوه آرائی نمایند نمایند  
 دشمن گله پیانی نمایند انصاف صرف ز راز دید و نیست داد کوشش طبع از پاک نظر ان بکار  
 زمین با آسمان دوختند و مانند کافیه پستان روز روشن مشعل فروختند طرقت شافتند و دادند  
 همانا بر صحت کتبی کارخانه هست نه بر فرض دوام و گردش خط به جایه فضل الهی حال است صحیح صیام  
 هم حساب است فی زمانه بجهت نویسنده دیگر بهارستان بجا که در حقیقت بجا گلستان شیخ شیراز است  
 و لفظ شرو و تراکت نظم آن مستغنی از انقسام آید از الحال هم چند کتب در طبع هستند و عمرگی آنها در  
 میدرم و میجو هم که از بیانی شوق تمام یگانگیان رزایل این بجا برت بکارم که هر چه که در نفس دروغ  
 از التفات فرمایند و بزم مروت فتوحات را جلوه ریزی که شمع حیات یاریند یعنی آن کتب را بنگار  
 خود بر آورده یا از جا دیگر تلاش کرده لطف فرمایند و مطبع را شکر گزار عنایت نمایند





بویان نازنین کجاست این رخ قش را گردن گل خوانم بر دست سطرش را اگر زلف سنبلی و انم  
 بجا کنگی کتاب را نوی طبع بر آسمان برده و فرسودگی را تا زنگی صناعت بر زمین سپرده  
 حق تعالی چنین سیجای علم را تا رواج فضل و سبب سلامت در او ماند نام کتاب  
 در اطراف عالم بلند آوازه کند **وَاللَّوْنِ وَالصَّادِ**

**تقریظ من فادات همایه قدسی کلیم جناب منشی محمد الوار حسین تسلیم**

بسم الله الرحمن الرحیم و فصلی علی رسول الکریم آرینده بزم عجب و عجبیم محمد نواری حسین تسلیم دو حرف  
 می نگار و چشمم ملاحظه دارد از روزی که عالم جناب معنی القاب بی ریاضت و سجا عظم حاجت  
 روای بندگان خدا اوج سپهر سمیت موج بحر نعمت شمع شبستان لاجونی گل گلستان  
 خوشخونی قدر دان غمخوار باذل و فرزانه بهر سلیبی سخن مصنون بگانه جمع اخلاق مدوح آفاق  
 سرایه اعتبار همکاران مصدر الطاف تاجداران ستوده و هر یک زبیده روزگار منشی نو لکشم  
 مالک مطبع او دم اخبار که علم از دم ایشان جاتی یافت و عالم از وقعت سیر از کمال اخلاق  
 کشیده که بر این جناب ایشان است با کس تا کس پیش می آیند و با اقتضا همت بیج و جرات رسید  
 در کار دیگران اوقات خویش صرف نمایند درین سهر مینو بهر نظر ملاحظه حضرت لکشم مطبع هم و اخبار جاری  
 کردند صد با کتب چون عقا و روح وجود خارجی نمیدهند و قابل بیج آوردند نام مرده صد با ساس  
 مصنفان از زندگی جاوید بخشیدند و کتاب از عالم تناسخ مایل صورت <sup>نام عالمین عقا ۱۲</sup> اگر دینند اگر قلم با نام  
 الفت گیر و یک دفتر بر آخورد پیکر پذیرد هر دم خوشنودی رباب عقل و لفظ و اصحاب دانش و سبب مط  
 خاطر داشتند و در سبب می نوع اشاعت علوم همت بهر کار را بر گماشتند گوهر بی بهار اقیانوس  
 فروختند و دیده طبع پاک و خند بر ناک گل کشاده چنین صرف ساختند و صرغ غنچه نگدان زلف

که بجای بر و کرد طبع آرزوهای	تنگ و پوی خامه درین طرفه نامه
شود نه صد بار هشت برومی فزاید	بوقتی شد آخر که تالیخ بهجرش

والمسئول من الله ذی الجلال والاكرام الظفر بیل المرام والفوز بحسن  
الاختتام والصلوة والسلام على محمد وآله العظام واصحاب الكرام

**خاتمه الطبع چاپ نجاره عنبرین شیخ امیر آینه تسلیم شاه کریم و پهلوی**

سپاس گلچینی را که هشت جنت بوئی از گلستان قدرت اوست و حیابان شش جهت کو  
از بوستان حکمت و نعت بی پایان آن سزادار رسالت را منتر است که از فرش خاک  
تمام کز افلاک باقرار نبوتش پر صد است قسلی السید علیه علی آله الطیبین واصحابه الطاهیرین  
اما بعد ایچدی خوان کتیب بخندان و ورق گرداننده دفتر معانی آمیدوار مغفرت کریم  
امیر آینه تسلیم گوش شنوای ارباب هنر را مروده میدهد و دیده بینامی اهل بصیرت  
بتماشای گل تازه بهار میخواند آغوشی درین زمان فرخی تو امان که همت والا نمت کو کب  
سپهر ختیار سی نجم برج کامکاری جناب منشی نول کشور صاحب ام اقباله همه تن مصر و  
بر آن ست که تصنیفهای استادان قدیم را اعتبار رواج بخشید و منت شهرت که در حقیقت  
نام خفتگان خاک رازنده کردن ست برگردان جان ایشان نهد چنانچه صد کتاب که نام  
و نشانش جز در علم ضایع پیدا نبود بهر ساییده بصرف کثیر از حلیه طبع آراسته و مدد رسد جهان  
مانند سینا رباب علم و هنر پر بسته نظر بر این نیک جواب گلستان مسی به بهارستان  
مصنفه گل سر سید بوستان نگین کلامی مولانا محمد الرحمن با قدس سره بخط سنوبنی  
تقطع دیدنی طبع فرموده که دیده اهل نظر را نور و سینا رباب هنر را سر و سر و سر  
الحق کتابیت مانند دامن لاله خان گلگون قبا را پارنگین ساله ایست برنگ گریبان

پیچ جان ترا بستام و اگر نخواهی لقمه لقمه ترا طعم گردانم <b>قطعه</b>	
حضرت بدیر خرد از سر خود دورن	اگر شری می توان شور و شری گیر پیش
تبصرع مسیر راه خلاصی که بان	از بدش گر گزرائی تبری گیر پیش
در دل چنان میگذشت و در خاطر چنان میگشت که این نامه بزودی با آخر انجام و خامه در طی مقاصد آن جلیا از جنبش نیارند اما چون آینه طبع گویند ز رنگ ملاک گرفت بصیقل صدق عیب شنونده صقالت پذیرفت بر نقد اختصار رفت	
قطعه بسط کن جامی بساط سخن	که از ان خوبت بساطی نیست
لیک خامش نشین و دم درش	طبع را گردان نشاطی نیست
نیست کافی نشاط طبع تو نیز	اگر از سامع این بساطی نیست
و هر چه از متوله نظم گذشته و بنا می نسوبت نمراده طبع محرابین ساله نتیجه فکر مقرر این مقاله	
رباعی جامی هر جا که نامه اشارت	از گفته کس عبارت هیچ نخواست
آن را که ز صنف خود دکان پر کالات	دلای کالامی کسانان نه سزاست
امید بکارم اخلاق مطالعه کنندگان آنکه چون بر خلی مطاع شوند بذیل عفو و اغماض پوشند و در اقسامی بندان است لرض و اغماض خوشند <b>قطعه</b>	
چون ببینی ز آشنای عیب	اگر ببینی گانگان نمونی به
ز آنکه در کیش آخرا اندیشیان	عیب پوشنه ز عیب جانی به
قطعه در تاریخ کتاب و قطع اطباب و طی اسباب <b>قطعه</b>	

برون حسله ز حال کسان طوخر و طسوت	ز نهار که از طوخر دور و در بنباشی
از خلق طمع همچو حسد پایه نخبت	بگسل طمع از خلق که بر بنجور بنباشی

حکایت روباهی بچنگ گفتاری گرفتار شد گفتار دندان طمع در دهن حکم کرد  
 روباه فریاد بر آورد که ای شیر پیشه زور مندی و ای پلنگ قلعه سر بلندی بر  
 جز شکستگی من بختی من شستی ششم و استخوانم شکال این اشکال از پا جهان پهای من  
 بکشای از خوردن من چه خیزد و در آزدن من چه آید و هر چه ازین مقوله سخن گفت  
 و روی نگرفت و گفت یاد آر این جحی که مرا بر تست که از من آن ز روی مباحثت کرد  
 بر آوردم و چند بار متعاقب با تو مباحثت کردم گفتار چون این گفتار شنیع شنیده شد  
 غیرت و روی جویشد و بان بکشد که این چه سخن مبهوده است و این واقعه کی بود  
 کجا بوده از روی دمان کشادن همان و از روباه رو بگریز نهادن همان رو با

بقول خمش چو نیایی ز چنگ خصم مانی	به آن بود که زبان را بنا خوشی کشتایی
چو قفل خانه آست گشته گشاده نگردد	پی شکستن آن بکه سو سنگ گران

حکایت شغالی خروسی را در خواب سحر گرفت فریاد برداشت که من مؤمن میدانم  
 و مؤمن شب زنده داران از کشتن من بی پر هیزد خون این بی قنع تعدی مرز

شعر چو ایوب جوی با من تیزی | که خواهی بی گنه خونم بر نیزی

شغال گفت من در کشتن تو جان کجوت نیتیم که سیو چه از ان باز ایستم و خود را  
 از این نختیار پر د خشم و ترا درین صورت میخز ساختم اگر خواهی بکفر ب

دیرین مثلی هست که در روز نرسد حضرت بود از حربه و دعوی از مرد

حکایت اشتر و دراز گوشی همراه میفرستد بکنار جوی بزرگ سیدند او لا اشتر درآمد چون این جوی سید آتشکرم می بود دراز گوش را بخواند که آتشکرم من نیست گفت نه است میگویی آتشکرم باکم تفاوت دارد آتشکرم تو نوز و کسیت از پشت من جدا شد <sup>قطعه</sup>

اسی برادر از تو بهتر چکانش ناست ز آنکه هستی کسیر من خویش افزون منم  
گرفزون از قدر تو نشانند تا خبری قدر خودت ناست با از حد خود بیرون

حکایت طاووس زاعی در سخن بانعی فراهم رسیدند عیب هنر یکدیگر دیدند طاووس با زاعی گفت این موزه شرح که در پامی است لایق باطلش کش و دیبامی منقش من است همانا در انوقت که از شب تاریک هم بر روز روشن وجود آیدیم در پوشیدن مزه غلط کردیم من مزه که بخت سیاه تر پوشیدم و تو موزه اویم شرح مزایع گفت حال بر خلعت اینست اگر خطائی رفته در پوششهای یکدیگر رفته است باقی خلعتهای تو مناسبت موزه نیست غالباً در آن خواب بودگی تو سر از گریبان من برزده من سر از گریبان تو در آن یکی کشف من بچوب آفتاب برده بود و آن مجاوله و مکالمه می شنود سر که اسی یاران عزیز و دوستان با تمیز مجاوله بجای اصل را بگذارد و از این متداوله اصل دست بردارید خدا می تعالی همه چیز را بیکس نداده است و زمام همه مرادات در کس یکس ننهاد چه چکس نیست که ویران خیمتی نداده است که دیگر از آن نداده و در نفعی ننهاد که دیگران را ننهاد هر کس را بداد حق خورسند باید بود و بیافته خود شنود <sup>قطعه</sup>

از آنجا که فطرت او مقصود بر بقیاست و جبلت او مجبول بر عدم مخالفت عماد با او موقت  
 که چون بجانه او رسید سوراخی دید بغایت تنگ گفت ای محال اندیش این چه بود  
 که در می خانه تو چنین تنگ جسته من چنین بزرگ نه خانه تو از این بزرگتر خواهد شد  
 و نه جسته من این سوز در میان من و تو چگونه صحبت در گیر دو مجالست چون برت پدید

قطع چون می راه جل نیسان می بنم ترا	در قفا از بار حرص و از است ترداد را
بار باخوش لپخیری بسنگ دان که نیست	تنگنای می گ رگنجایش آن بار را

حکایت مثنوی از جوی بحیث و نبدومی بالا افتادند بخندید که عورت ترا دیدم پیش  
 روی باز پس کرد و گفت ای بی انصاف من ترا سالها برهنه دیدم هرگز نپنخندیدم  
 و طعن ترا ندیدم تو پس از عمری که مرا یکبار چنین دید چه در سر ترا نشیند چه طعن می

چون سیمی با هزاران عیب و عار	روز و شب در خلق عالم آشکار
ببنداندک عیبی از صاحب کم	بر نیار و جنبه به طعن و لعن دم
آن عیب این شود یک در زبان	وین بند کر آن نیالاید مان

حکایت گاومی بر گله خود سالار بود در میان گاوان بقوت سروان مدار  
 چون گرگ روی با ایشان آوردی آفت می بزخم سروان از ایشان دور کردی  
 ناگاه دست حادثه بروی شکست آورد و سرش می را آفتی رسید بعد از آن  
 چون گرگ او را بیدید در پناه گاوان گیر خریدی سبب آن سوال کردند و جواب گفت

رباعی زان و ز که از سرش ماندم فرد	شد معرکه دلاوری بر من سرو
-----------------------------------	---------------------------

حکایت روباچه با او خود گفت مرا حیله یاموز که چون بر کشاکش سگ با من خود  
از آن با من گفت اگر چه حیله فراوان است اما بهتر است که در خانه خود نشینی و ترا بنید و نه تو او را بینی

که در خصومت می مکر و حیل ساز کنی	قطع شود با تو خصم شود و غلظت از خود
که هم ز صلح و هم از جنگش احتراز کنی	هزار حیله توان خست و ز همه آن به

حکایت سرخ زنبوری بر گیس عسل زور آورد تا او را طعمه خود سازد زبوری آید  
که با وجود این همه شهید عسل مرا چه محل که از آبگذاری و بن نعبت آری زنبور گفت  
اگر آن شهید است تو شهید را کانی اگر آن عسل است تو سرخ شتر آبی قطع

روبت بد بسو ما ند و وصل رود	انجمن آن مرد حقیقت که پیغام سلام
فرع را باز گذار و بسو وصل رود	اصل چون می نماید پس پرده فرع

حکایت موری دیدند بزور مندی مکر بسته وطنی را ده برابر بر خود پرده بسته  
تبعیقت نداین مور را ببینید که با این ناتوانی باری را با این گرانی چون  
میگشاید مور چون این سخن بشنید بخندید و گفت مردان بار را به نیرو  
همت و بازوی جمعیت کشیده اند نه بقوت تن و صحت بدن قطع

مشکل توان بیاوری جسم و جان شهید	باری که آسمان زمین کشد از آن
کان بار را بقوت همت توان کشید	همت قوی کن ز مدد هر مردان عشق

حکایت اشتری مهار خود را در پای کشتان در صحرا میچرخید پیش بومی رسید بومی  
بی خدایند دید حش بر آن داشت که مهارش گرفت و بجان خود روان شد شتر نیز

**حکایت گنجشک** خانه موروثی باز پرده است و در فرجه ایشان کلبه کوچکی ساخته  
 باو گفتند ترا چه مناسبت با جسته چنین جفیری با جانوری بدین بزرگی همسایه باشد  
 و خود را در محل اقامت منزل استقامت همسایه داری گفت من این قدر نیز بدانم اما  
 بدانستند خود عمل کردن نمیتوانم در همسایگی من می هست که چون هر سال بچکان بر آورم  
 بچکان بگیرم پرورم ناگاه بر خانه من نماز دو بچکان مرا قوت خود سازد و امسال از روی گریزیم  
 و در دامن دولت این بزرگ آویخته امید میدارم که دامن از دولت بماند چنانچه هر سال بچکان  
 مرا و قوت خود میسازد امسال او را بچکان وی را قوت خود کرد و اندک قطع

چو روباها در میشه شیر باشد	شود ایمن از زخم و زچنگ گرگان
زبید او خردان امان یا بد آنکس	که گیرد وطن در جوار بزرگان

**حکایت سگ** را گفتند بسبب چیست که در هر خانه که باشی که اگر در آن خانه  
 نتواند گذشت گفت من از حرص طمع و درم و بی طمع قناعت مشهور از خوانی  
 به تنگ قانع ام و از بریا بچشک استخوانی خورند اما که اسخره حرص و طمع مدعی جمع و پیکر  
 شمع نان کیفیت اش را بنام زبانش و طلبان بکیشند جنیان غذای روزی  
 بر پشت و عصای درویره اش درشت قناعت از حرص و طمع دور است و قانع از  
 حریص طامع نفور قطع

در هر مری که عز قناعت نهاد پاس	از هر چه بود حرص و طمع را بست دست
هر جا که عرض کرد قناعت متاع خویش	باز از حرص موع که آرزو شکست

تاج



چون نحوک او را بدید خاطرش به صحبت می کشید قصه بی حتمی در میان آن دو روز و  
 طلب مصاحبت کرد ماهی گفت مصاحبت را مناسبت در بالیست است صاحب  
 نام مناسب صحبت را ناشایست است مرا با تو چه مناسبت با چون نوعی چه صحبت  
 مراد قهر دریا جا و ترا منزل بر کنار ساحل مراد با خان موش و ترا زبان پر خروش  
 ترا قبح القاسم بر لاهر که شکل ترا بیند نخواهد که با تو نشیند و مرا حسن بنظر سر مایه خون و خط  
 هر که بحال من دیده افروز و چشم طمع در وصال من آرزو در مرغان آسمان ره بود  
 من بانه و خوش صحرا در سودای من رانده صیادان گاه چون نام صحبت جوے  
 با هر از دیده و گاه چون شست از بار آرزوی من پشت خمیده این گفت و راه  
 قهر دریا برداشت و نحوک را تنها ساحل گذاشت قطعه

با کسی نشین که باشد با تو در گوهر کی	رشته پیوند صحبت اتحاد گوهر است
جنس ما با جنس گر گیر و قیاس خویشناز	آن لبان آن به زبون این شیر و شکر است

حکایت کبوتر را گفتند چون است که از دو بچه پیش نیار می چون غناکی بر شیر  
 ازان قدرت نداری گفت بچه کبوتر غذا از حوصله مادر و پدر می خورد و چوزه مرغ غناکی  
 از مزبله بر بهر راه گذرا ز یک حوصله غذای دو بچه پیش نتوان داد و از نیم مزبله  
 در روزی هزار چوزه در روزی تو ان کشتا قطعه

خوابی که شوی هلال روزی	همچنانکه کن عیال بیار
وانی که درین سر چپ تنگ	حاصل نشود حلال بیار

پس چه جا آورده گفت درین بیابان جمعی از سرسنگان از زگرگان پلنگان شنائی دارم  
 احرام زیارت ایشان بستم سگ گفت مرا مترسان اگر یکام ننگ مان شیر  
 پلنگ در روی من در قفای تو ام و از توجبه داشتندی ز نام قطع

آنم که لعنه خویش هرگز	خاله نشوم ز آرزویت
گر گرد جهان هم بگردی	ساکن نشوم ز جبت و جوت
قطعه آنکه خربانم زنده جان ایشان	دارند رو بخدمت و نان بی نان
گرفنی مثل ز دست کسان قفا خورند	بچون سگ گرسنه روند از قفای نان

to wrong  
pun

حکایت پنج پایک را گفتند چه شکل کج پیکر ان افتادی و پاس  
 در میدان کج روی نهادی گفت از ما تجر بر برداشتم که بان راست رو  
 و راستی همیشه از سنگ جفا سر کوفته است یا از زخم ستم دم بریده قطع

هر جا پری بصورت خود گردد و آشکار	اورا چون کشته در آغوش خویش تنگ
هر جا بشکل راست بر آید لسان ما	سنگین دلان دوزخندش چون سب سنگ

حکایت خوبی از جفت خود جدا مانده بود و محنت بی خفتیش بر کنار دریا نشاند  
 هر سو نظری انداخت ناگهان مشنومی

ماهی دید در میانه آب	بچو آب روان روان شتاب
پاچو مقارض در سبیکه سیم	اطلس سطح آب زد بدو سیم
متماثل جنبش از چپ و راست	یا چو روشن هلال از کم و کاست

میان

لکن بادوست چندین دشمنی ساز که بر عزم تو بادشمن شود و دوست

حکایت یابی رو باه را گفت که هیچ توانی که صدورم بستانی و پیغام بسگان ده  
رسانی گفت و آنگاه که چهره زود فراوان است اما درین معامله خطر جان است قطعه

از سفلی نیل مکرمت امیدوار شدن کشتی موج بخت دریا فلکندن است

پیش عدو ز بوشان از بهر جا به و مال خود را بورت خطره جان فلکندن است

حکایت اشتری در صحرا چو امیکرد از خار و خاشاک آن صحرا غذا میخورد بخاری  
رسید چون لطف محبوبان هم و چون وی خوبان تازه و خرمم گردن ز دراز کرد و تا از آن  
بهره گیرد دید که در میان آن انجی حلقه کرده و سر را با دم فرام آورده باز گشت  
و از آرزوی خود در گذشت خار بن پنداشت که احتراز وی از زخم سنان است  
و اجتناب می از تیزی ندان او شتر آزاد ریافت گفت و هم من ازین مهمان شده است  
نه از میزبان آشکار و ترس من از زخم دندان ما راست نه از زخم مکان خار  
اگر نه این محسمان بودی میزبان را یک لقمه کردی قطع

گر از لیسیم تبرسد که می نیست عجب ز خبث نفس از چشم و استخوان برسد

کسیکه پانند در میان خاسته مقررست که از آتش نهان ترسد

حکایت سگ از بهر طعمه بی بهره بر در دروازه شهر رسید ایستاد و دید که در میان  
گردان گردان از شهر بیرون آمد و روی بصحرای نهاد سگ رو بنال کرد و آتش  
آواز داد که قوی تنم قوت روانم ای ندومی من آرام جانم کجا کرده روی

صرافان سُرخ و سفید بهم ریخته و دینار و درم با هم آمیخته حق خود بیرون آورده  
 تصرف نمود و موش را بیاورد و بچنگال گریب سپرد تا جزای خود دید آنچه دید مکافات  
 ناحق شناسی خود کشید آنچه کشید قطعه

گر شور و شرمی هست حر لیمان جهان را	خرم دل قانع که زهر شور و شرمی رست
در عرفاعت همه روح آمد و راحت	در حرص و ح نیست اگر در و سمری هست

حکایت رو با بر سر آیت ساد بود و چشم مراقب چپ راست نهاد ناگاه از دو  
 سیاهی پیداشد چون نزدیک سید دید که یکی درنده گرگ بلسکه بزرگ  
 بر صورت دوستان صادق و یاران موافق همراهی آیند نه آن را ازین توهم نوی  
 و نه این دو غنچه آسیمی و باه پیش دوید و سلام کرد و وظیفه احترام بجا آورد و گفت  
 ای حکمت که کین برین مبر تازه بدل شد و دشمنی قدیم بدوستی جدید عوض گشته  
 آیا میخواهم که بازم سبب جمعیت شما چیست باعث این امینت کیست سگ گفت  
 امینت تا دشمنی شبانست اما دشمنی گرگ و شبان منفی از بیان است و سبب دشمنی  
 من با دمی آنکه دمی در این گرگ که امروز مراد دولت رفاقت دمی هست داده بر با  
 جمله کرد و یک بره بر بود و من چنانکه عادت من بود در قفا دمی دویدم تا آن از و  
 بستانم بومی سیدم چون باز آمدم شبان چو بدستی کشید و بموجب مرا برنجی اند  
 من نیز رابطه دوستی از دمی گبستم و بدشمنی قدیم بدوستی پیوستم قطعه

پیرین دست شوزان آن که هرگز	بی تیغ دشمنی بخلسد شدت پوست
----------------------------	-----------------------------

در آب انداخت شکانان و بجانب دیگر نهاد و در آن آنها آواز بگوشش رسید  
 و کتر و دم چیز می بر پشت می میزند پرسید که این چه آواز است جواب داد که این آواز  
 نیش من است بر پشت تو هر چند میدم که بر آن کارگر نمی آید اما عادت خود را نمیتوانم گذارم  
 چنانچه گفته اند

نیش عقرب نه از پی کین است	مقتضای طبیعتش این است
---------------------------	-----------------------

نگاشت با خود گفت کین هیچ با زین نیست که این بدشت را از این می بد بر با هم و  
 میکوسیرتان از آسب می خلاصی میم با فری رفت و بر اموج بر بود گویا که هرگز نبود

قطعه هر عوانی که درین مکه تر فساد	تا ز صد حیل بهر خط از و سازد
باز آن نیست که در موج فنا عوط خورد	و نمی بد خلقی خود خلق از و باز بند

حکایت موش چند سال رود کان اجه بقال بود از نقلهای خشک سیوه با تری  
 خواجه بقال از امید دید اعراض میکرد و از مکافات و اعراض مینمود تا روزی حکم آنکه گفته اند

بیت سفله دون را چو گرد و معدیه	بر هزاران شور و شر گرد و لب
--------------------------------	-----------------------------

هر صحن بر آن داشت که همیان اجه برید و از نمرغ و سفید هر چه بود بخانه خود کشید و خواه  
 بوقت حاجت است به میان و چون کینه مفلان تری یافت چون معده گزندگان  
 حالی و نیست که این کا موش است گریه دار کین دو او را گرفت و رسته در آن ز با او  
 بست بگذاشت تا بسواخ خود رفت با نده رسته غور از ابد است و بنال آن را گرفت  
 که آن سوراخ را بگذاشت چنان کرد چون بخانه وی رسید خانه دید چون در کمال

طبیعت بران اقبال نماید و بری ابوفهم حکم مصالح آن بکشاید

آن ندیدی که خورده دان بشکر	دار و تلخ را کند شیرین
تا بآن حیل از تن رنجور	ببر درنج و محنت دیرین

حکایت روباهی با گرگ هم از مصاحبت میزد و قدم موافقت می نهاد و بسیار گذشتند در استوار بود و دیوار پر خار گرد آن گردیدند تا بسوراخی رسیدند بر روی باه فراخ و بر گرگ تنگ روی باه آسان در آمد و گرگ ز محنت فراوان انگور را دیدند و میوه باز نگاه زدند یافتند رویا بر یک بود حال بیرون رفتن را ملاحظه نمود و گرگ غافل چند آنکه تو هست بخور و ناگاه باغبان آگاه شد چو بی برداشت در روی ایشان نهاد رویا بر یک میان زود از سوراخ بدر رفت و گرگ بزرگ شکم در اینجا محکم شد باغبان بومی رسید چو بدستی کشید چندانش بزد که گرگ نه میوه نه زنده پوست در دیده و چشم کند دیده از آن تنگنمای بیرون رفت و قطع

ز رویندی کن ای خواجه بزرگ	کاشم کار زبون خواهی رفت
فرسبت کرد بسی نصرت و تانز	ز آن بسیدیش که چون ای رفت

حکایت کردی ز هر حضرت در پیشم تیر در کیش غریت منف کرد ناگاه بر لب آبی رسید خشک فرو ماند نه پامی رفتن نه رامی باز گشتن سنگ پشته آن معنی را از وی مشاهده کرد و بروی ترجم نمود و بر پشت خودش سوار کرد و خود را

و مشنویات که در مقابله خمسه لطافی رحمة الله علیه وقوع یافته بنی هزار بیت از کویا  
و همانا که آن زمان بیشتر از وی و به از وی کسی شعر نگفته است و گوهر نظم نسبت از آنجمله  
اشعار فارسی و سیت قصیده که در جواب قصیده خسرو دهلوی است که مسمی است  
پانی ابراز وقت و مشتمل بر بسیار از معانی و حقیقه و خیالات لطیفه مطلقا نیست مطلع

آتشین علی که تاب خسروان باز یوست | انگری به خیال خام بختن در سر است

و این باغی را در تینت قدم بعضی آیندگان از سفر حجاز در رقعہ نوشته بود که با

انصاف بده امی فلک مینا قام | تا زین دو کد ام خوب تر کرد خرام  
خورشید جهانتاب تو از جانب سج | یاماه جهان گرد من از جانب شام

و این نیز رباع

این نامه نه نامه دافع درد من است | آرام درون رنج پرورد من است  
تسکین دل گرم و دم سرد من است | یعنی خنجر از ماه جهان گرد من است

و این بیت دیگر به تجرید در رقعہ نوشته رباع

گرد خنجرم بگفت و گویت باشم | و در سفرم بخت و جویت باشم  
در وقت حضور رو برویت باشم | در غیبت روی دل بسویت باشم

روضه هشتم در حکایت چند از بیان احوال بی بانان که خرمندان

و نکته انان امثال این وضع کرده اند تا بجهت غرابت و ندرت

از کوه چوسیل در گذشته | وز بحر چو باد بر گذشته

صاحب ولتی که زمان ما بود او مشرف است هر چند مایه قدر و نظر بر آب  
جاه و حشمت و قرب پادشاه صاحب کت و قیاس معنوی از فضل و ادب خضائل موسوم  
و مکتوب از ان بلند ترست که وی را به حسن شعر تعریف کند و بچووت نظم بوصف  
آرد اما چون خاطر شرفش بواسطه کسب فضیلت تواضع و کسوف نفس آن فرود آمده  
که خود را در سلک این طائفه منحرفا گردانیده است دیگران را حجابی تحاشی از ان معنی  
که وی را از طبقه ایشان دارند و از زمره ایشان شمارند مرفعت است اما انصاف  
آنست که جانی که نام این طائفه باشد وی سر باشد و هر گاه نام این طائفه تو  
نام او سر رفت چنانکه این معما با ستم شرفش منبی از این معنی است معما بام علی

شعر علی شیبیر الا فاضل سر ته دهر | واحترت الفضائل بالفواضل  
و با سملی قفت اهل البیت طرا | لخواص و صوره ففوق الا فاضل

و چون گوهر نامش از ان بزرگترست که هر محل از نظم صرف تواند بود و هر مقام از  
شعر شرف آن تواند یافت تخلص اشعارش با نچه ازین معما دیگر مفهوم میگردد  
نامزدگشته معما با ستم نوالی بیت

آنکه نامش در تخلصها نیا هیچ کس | بر لب باندگان از روی لولی ان پس

اگر چه وی را بحسب طبیعت و وسعت قابلیت هر دو نوع شعر ترکی فارسی میسر  
آمال طبعش تبرکی بشیرست غزلیات بان زبان زده هزار زیادت خواهد بود

سر  
احترت  
فقت  
لذا

بیت



اما از فضائل مکتبه بسیار عاری بوده است چنانچه از اشعار وی ظاهر است  
خیالی علیه الرحمه بعضی از اشعار و خیالی از خیالی نیست از جمله سخن این است

قطعه ای تیر غمت را دل عشاق نشاند	خسالتی بتو مشغول تو غائب میان
که معتکف دیرم و که ساکن مسجد	یعنی که ترا می طلبم خانه بجان

آذری اسفزاری - علیه الرحمه از شعری خراسان است و در اشعار  
طامات بسیار است و از مطلعهای پندیده و سی است

بارش شب چشم من میدان گرفته	سایه شک آید همچون سپاه خواب
----------------------------	-----------------------------

کاتبی نیشاپوریت ویرا معانی خاص بسیار است در ادای آن معانی نیز  
اسلوب خاص دارد اما شعری یکی است هم او نیست

شاهی سبزولیت ویرا اشعار لطیف است هم او و با عبارات پاکیزه و معانی چاشنی  
عاری هرولیت صاحب کتاب گوی می چوگان آن نظم سرآمد ولایت  
و این چند بیت از آن کتاب است در صفت اسپ مشنومی

چون گومی سحر گرد بسته	میدان میدان چو گومی بسته
هر بار که در عرق شدی غرق	باران بودی و در میان برق
بگرختی آذر از سرم او	آویخت صد صد از دم او
هر پایی که دوید در بر گوس	کردند ز سر عیش سر گوس
هر لحظه که در نبرد رفت	صد بار و صد بار گرفت

کرد بیست

آغاز را از وی گذرانیده و غزلها می می بواسطه معانی آشنا که ارباب عشق  
 و محبت بحسب ذوق و وجد آن خود را در می یابند مقبول هم گشتند و دست خرد  
 به از وی کسی در جواب نگفته و در می آن شنویدها دیگر وار و همه مطبوع و مصنوع  
 خواججه حسن بلوی علیه الرحمه وی را در طریق غزل خاص است اکثر قاصدین گوناگون  
 غریب و بحرهای خوش آئینده که اصل در شعر خاصه در غزل ملاحظه اینهاست اختیار کرد  
 و لاجرم از اجتماع آنها شعری را حالتی حاصل شده است که اگر با وی بحسب آسان نماید  
 اما در گفتن دشوار است و لهذا اشعار وی را سهل ممتنع گفته اند معاصرین و بوده است  
 بایکدیگر صحبت داشته اند و با سطات میگویند چنانچه حسن میگوید قطعه

خسرو از راه کرم پذیرد	انچه من بنده حسن میگویم
سخنم چون سخن خسرو نیست	سخن انیت که من میگویم

دیگر خواججه عمار و فقیه علیه الرحمه از کرمان است شیخ و خانقاه دار بوده است و شعر  
 خود بر نهاده و آن خانقاه میخواند است دعای اصلاح میکرد و از اینجا میگویند که شعر و شعرهای کرمان  
 خواججه کرمانی او نیز از کرمان است علیه الرحمه در ترمین الفاطمیه حسین  
 عبارات حجب بلیغ دارد و لهذا او را تخلصند شعر میخوانند  
 ناصر علیه الرحمه از شعرا می باشد از النهر است بخاریست و در اشعار وی چاشنی تصوف است  
 خواججه عصمت است علیه الرحمه بخاریست و وی در غزل خسرو متبع میکنند  
 دیگر بساطی سمرقند است علیه الرحمه و شعری خالی از لطافت نیست

اوصاف و قصیده و غزل را | فسر دوسی و انور می و سعدی

خواجہ حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ اکثر اشعار او لطیف و مطبوع است و بعضی  
 قریب بسرحد اعجاز رسیده و غزلیات وی نسبت بغزلیات دیگران سلاست و آسانی  
 حکم قصائد ظہیر دارد و نسبت بقصائد دیگران سلیقہ شعری نزدیک است بسلیقہ  
 قستانی اما در شعر طرازی غیب و سہم بسیار است بخلاف شعری چون بر  
 اشعار وی اثر تکلف ظاہر نیست وی را اسان الغیب لقب کرده اند  
 خواجہ کمال خجندی علیہ الرحمۃ وی در لطافت سخن و وقت معاکب مرتب است  
 کہ پیش از ان متصور نیست اما بالذکر در ان شعری را از حد سلاست بیرون برده  
 و از چاشنی عشق و محبت خالی مانده و ایراد و امثال و اخبار بجز بامی سبک  
 باقیها در دیفهای غریب کہ سهل متنع نامست تتبع حسن و بلوی میکند اما القدر معانی  
 لطیف کہ در اشعار و سیت در اشعار حسن نیست و آنکہ اورا در حسن کیونند  
 بنا بر همان تتبع تو اند بود و در بعضی دیوانها این فسر دیده شدہ است

بیت کسین سپر بیخ زخنے نگرفت | معلوم همی شود کہ در حسنم

و بعضی از عارفان کہ بہ صحبت شیخ و خواجہ حافظ رسیده اند چنین  
 فرمودہ اند کہ صحبت شیخ بہ از شعری و شعر حافظ بہ از صحبت و  
 امیر خسرو بلوی علیہ الرحمۃ در شعر مستثنی است قصیدہ و غزل و مثنوی  
 و رزندہ و ہمہ کمال سایند متبع خاقانی میکند ہر چند در قصیدہ بلوی رسیده

شعری  
 ۱۰۰  
 ۲  
 انفرادی بحث و  
 ششمین

اگر بلغز و پای تو بگذری سحر است سعادت سرور و لیشی و قناعت باد

محمد عصار تبریزی رحمه الله علیه می صاحب کتاب مهر و مشتری است در اینجا لطافت بدائع بسیار درج کرده است این چند بیت از آن کتاب است در صفت بلینی معشوق

مثنوی کشته بر گل سرین برینی	حطی در عین لطف و ناز مینوی
یدق درت ستونی بسته سیمین	بزر آن دو طاق عنبر آگین
میان بنوع و لعل آن گل اندام	منبت شوشه از نقره خام
گل ز بنق و لیکن ناشگفته	میان یاسمین و لاله خفت

و این قطعه از جمله سخنان است قطع

مجموعه آثار از طبع مردم	که گل هرگز نشورستان بخیزد
و فا از صورت بی معنی خساق	چو از صورت ملائک میگریزد
بجز بال فلک برف برق اینها	قضا جز گرد و غبار می نه بیزد
بهر آن را که نیکی بیش خواهی	به کینت هر زمان بدتر تنبیزد
چو اشک آنرا که سازم جامی در شیم	اگر شوش بود خونت بریزد

شیخ سعدی شیرازی رحمه الله علیه نام وی مصطلح الدین است و همانا که سعدی نسبت به دوستش و می قدوه متغزلان است و یکس پیشانی و می لوق غزل از او دیده و سخنان می بر طواف لقب اول افتاد و یکی از شعر گفته و الحق که گوهر انصاف و سینه قطع

در شعر سینه تن به پیرانند هر چند که لایب نبه بعدی

اگر باز و رپیل و طبع شیرے | لکن با آتش سوزان دلیرے

طہیر قاریابی رحمۃ اللہ علیہ می از شاہسیر جهان ست او فاضل دوران کلام

دیوان او مطبوع و مقبول است بلطافت سلاست دیوان می مشہور است اشعار وی برب  
زبانہاند کورد و در اتابک بو بکر مرتبایافت شبی در مجلس می این باعی گفت رباعی

اسی ورد ملاکہ دعای سہر تو | ستریت زمانہ را بجای سہر تو

با دشمن تو نیام شمشیر تو گفت | ستر دل من با دلدی سہر تو

بفرمود ماہز دینار زر سرخ در مجلسش را و کردند او در برابر این باعی دیگر گفت رباعی

شایان تو ملک دین ہمہ بانسوست | وز عدل تو جان ظلم و فتنہ رمقست

در عہد تو را فضی و سنی با ہم | کردند موافقت کہ بو بکر حقست

و از لطافت شعر وی این چند بیت بر اسلوب مشنوی مشنوی

عالی برف از منبر گفت | کہ چو پیداشود سراسر امی نہفت

ریشہای سفید را از گناہ | بخشد ایزد بر ریشہای سیاہ

باز ریش سیاہ روز امید | باشد اندر پناہ ریش سفید

مرد کے سرخ ریش حاضر بود | دست بر ریش دچو آن بشنود

گفت ما خود درین ستم ساز نہ ایم | درد گسیتی بسی چکار نہ ایم

و کمال وی در مشاہرتی است کہ شعرا می متقدم میان می انوری ترجیح کی بر دیگری

اختلاف داشته اند چنانچہ بعضی بر سبیل تفسار از بعضی دیگر گفته اند قطعہ

<p>زین حقه سبز و محقره خاک  سریه سر سیکشاید  محقره از من است و حقه گردان  که قاسم و گاه قند ز آرند  سیلاب عدم ز دور آور  نهند محقره و در سال  هم نعل بنفکنند و هم سم</p>	<p>نایم نظارگان غمناک  کین حقه و مهره تابجا بند  وین طرفه که بر باط و دوران  خود بواجبان سخن کلرند  و قست که وقت درسد آید  و قست که این چهار حرم سال  و قست که مرکبان نجسم</p>
--	--

محر جرحالی رحمه الله علیه از امان و افاضل روزگار بود و میزان کمال  
فصل و وقت شعری کتاب پیش و اریمن است و آن زین روزگار  
نایاب و این چند بیت از مواضع متعدده از ان کتاب است لطم

<p>که باشد جنگ و نظاره آسان  که دشمنان من بیند دران دور  نیار و شاخ چسبند تخم بد بار  نگر تا چون بود در رنج و دستسی  ولیکن تلخ باشد در چشیدن  بسی نیکوتر از نابوده گفستن  بطبع آتش همیشه کسش آمد</p>	<p>خوش ستاین نکته از کیتی شناسان  مر آن طشت زین نیست در خور  بناشد مار را بچه بند مار  بناشد خوش سفر دیش درستی  گل ز کس نکوب باشد بدیدن  گناه همه بود در مردم نهنستن  مثال پادشاه چون آتش آمد</p>
--	---

<p>خ خلقی خدای و قاضی خیر          کتاب بار خوست بدعا          دوام شده مجوس بن غسکده مع          بوسی است بر سم عیدیم از تو طمع</p>	<p>گفتم اندر جواب آن کجای مصف          حب اصحاب فضلی و بفضا          قطعه اشای عیدین کام لاء          دورم بر اهل لگر آزاد کس مح</p>
--	--

خاقانی شروانی علیه الرحمه بسبب کالی که در صناعت شعر داشته او احسان العجم لقب کرده اند از همه شعر او اسلوب سخن ممت از است در آن شیوه غریب اینها در مواضع و حکم طریقه حکیم سنائی سپرده است و در آن معنی گوئی بیقت از اقران ربوده و در قطع بر وجه مفاخرت میگوید قطع

<p>ریزه خور خوان من غنصر می رود کی          گشته چو مال کریم حرص من از اندکی</p>	<p>شاعر مدیح منم خوان معانی مراست          زنده چون نفس حکیم نام من از تارگی</p>
--	--

ورشید و طوطا در مدح وی گفته است قطعه

<p>ومی سپهر فضل را دستور شاه          فیلسوف دین فناری کفر گاه</p>	<p>ای سپهر قدر را خورشید و ماه          افضل از دین بوالفضائل فضل</p>
--	---

و از مقطعات نیست قطعه

<p>کز سر سو و آخر در او سر آید خیر گ          کز برون سورشنی دار درون سورتی</p>	<p>بس کز آن سواد خمی بان داشتن خاقانیا          صورت خوبان معنی چون بینی آینه است</p>
---	---

دوی شنو نیست تحفه لعراقین نام و این چند بیت از انست مشنومی

بر آگینه خانه طاعت ز نیم سنگ	لطم تا کی ز گردش فلک آگینه رنگ
تمت نیم بر فلک آگینه رنگ	بر آگینه سنگ دن کار ما و ما

و این چند بیت از قصیده ولایت لطم

مراند اند زان گونه کس که من دانم	زهر بدی که تو دانی هزار چند انم
خدای و اند و من آشکار و نهانم	باشکار بدم در نهان ز بد بستم
بصد کسیره کنون همنامی شیطانم	بیک صغیره حراره همنامی شیطان بود

و در قصیده دیگر ازین سلوب میگوید لطم

نشانه از دل مسکین من کنای نماز	چو تیر غمزه بناز و کرشمه اندازی
چو دل نماز تبین تنم هم بیان بازی	خست با تو پهل بازی اندامم
مرا به غمزه بزنی یا بوسه بنوازی	چو زخم تیر تو ای سست چو از شمشیت
بنی سانی تا زان همه نپرداز	هزار عاشق داری و من هزار و یکم

و در حجه حید الدین فی جوهری از فضلی ماوراء النهر قصیده گفته که مصرع نخست مصراع زندگانی مجلس است حید الدین بگوید و پوشیده نماند اگر درین الفاظ که از ان در هر مصرع جزوی می افتد چنان عایت کند که بعضی آن اجزای فی نفسه مستعمل باشد تا مقصود خالی از لطافت نیست چنانچه درین قطعه میگوید قطع

نکت دانی ز سره بر فضل	ومی نرسد تا قطع رسوم
تا کند عجب ناز جواب مرا	کرد لفظ سه چار زان بدویم

سوی

نقص



دست من بی عطارد آبینه در خسته گوی تا عطا بیسنه	قطعه تو وزیر می مع گوی تو من تو وزارت به من گزار و مرا
---	---

و این باغی نیز زاده طبع اوست باغی

این دیده مرا خوش است چون دست در دست با اوست بجایم دیده ما دیده هموست بگذر ششم ای ماه و تو از جنبه بر این چون بی تو گذشت بگذر و باو گران	چشمی از م بهم پر از صورت دوست وز دیده دوست فوق کردن نکوست باغی بر یاده تو میتوان جهان گذران بست از همه ششم و ششم بکران
--	---

عمد معق رحمه الله علیه وی نیز از شعرا می باشد و از انهرست استاد شعرا می وقت خود  
بوده است این چند بیت که در فتح کلی از قصاید گفته بنجابت لطیف بدعیت ابیات

من آن سخن گویم من آن می که جان دارد نه بحر فایه مونی که چون ران میان دارد نه مور از من خبر دارد نه مور از من نشان دارد اگر خواهد مرا مور می چشم اندر رنهان دارد من آن می گویم که از سستی کم امروز توان دارد	اگر موری سخن گوید و گرمونی روان دارد تنم چون سایه یوست دل چون پده موران اگر با مو و یا موی نشان موز می هم بهره بچشم می گنجم ز بس زاری ز بس سستی من آن می گویم که از زاری موی می شایید
---	---

سوزنی علیه رحمه می از نسبت بوده است به بحسین بن علی آمده بود و بر شاگرد سوزنی می  
عاشق شده و بشاگرد می استاد وی فتنه ران رلی تمام حاصل کرد و هنرل بر طبیعت که  
خالصه بنا بر آن هنرلیات بسیار گفته است این دو بیت از قصیده است که در تذکره از آنها گوید

غزل و مدح هجا گویم یارب ز نهار	بسکه با علم جفا کردم و عجلستم
انوری لایق زدن شیوه مردان نبود	چون نمی باری مردانه نگهدار قدم
گوشه گیر و سر راه بخاتی لطلب	که ز بس بر سر آید تو بس این دو دم

? nabe

گویند بسبع ملک غور رسانند که انوری ترا هجا گفته است او به ملکات نوشت  
 و انوری را طلب دوست بخواهد تا او در دولت نمود اما مقصودش انتقام  
 بود ملک هرات آن را بفرست دریافت لیکن آن را بصریح نمی نوشت  
 در مکتوبی که از برای مطالبه انوری می نوشت این بیتها درج کرد

فلا تغرنکم طول ابتسامی	فضولی مضحك و الفعل یبک
هی الدنيا تقول بمهلا قیها	حدار حذار من بطشه و نغی

فقولی  
یغریه  
بلا / ملاد فیفا

انوری نیز این سخن است دریافت و سلتهای نیکت ملک هرات را از آن مطالبه کرد  
 دیگر بار ملک غور را طلب کرد و ملکات را در مقابل می هزار گو سفند و عده کرد ملک  
 هرات کسی موکل انوری کرد که ناچار ساخته بایستد و بنور بایست که مراد مقابل تو هزار  
 گو سفند میدهند انوری گفت ای بادشاه دمی که او هزار گو سفند می زد و قرار ایگان  
 نمی از دمرا بگذارتا باقی عمر در سلکات زمان تو باشم و جواهرهای در پامی تو باشم  
 ملک هرات را این سخن خوش آمد و در آنجا بدشت

شد و طواطیر حمته التذلیه و از شعری او اینست در وقت خود او تاد شعری  
 مقدم پیشروی آن طبقه بود و کتاب حدائق السحر تصنیف اوست و در معنی آن بعضی از روزها میگویی

بک

در طاعت هوامی تو آمد و لم از آنکه	از طاعتت یافتن خلد و سلب سیل
تا چید پیش طلعت تو کی بد فروغ	خورشید ز دزد دست تو کی بود جسیل
بغدا و حسن و مصر جمالی و چشم من	بغدا و اراچو و جله بود مصر را چو نیل
از بار رنج هجر تو قدم شده چو نال	از زخم دست عشق تو رویم شده چو نیل

از جمله اشعار است این قطعه

دوات می سپر آلت دولت است	بر و دولت تند را رام کن
چو خواهی که دولت کنی از دولت	الف را ز پیوند تا لام کن

الواری رحمة الله علیه حکیم فاضل فصیحی کامل بود و حسن شعر و فن کلم و می ستمه ایست از علو حال او و خالی است از جمال کمال او و سخنان و مشهور و دیوان او مسطور و از لطائف اشعار و می یک قطعه که مشعر است بصیحت شعر نوشته میشود

قطعه می مرا عاشقی گفت ل میگوئی	گفتم از مدح و هجاست بنفشاندم هم
گفت چو گفتمش آن حالت گمراهی بود	حالت رفت و دگر بار نیاید ز عدم
غزل مدح و هجاست از آن می گفتم	که مرا حرص و غضب بود بان شهوت ضم
آن یکی شب شب فرغم و اندیشه آن	که کند وصف لب چون شکر و زلف نجسم
و آن دگر روز به روز در آن محنت و رنج	که کجا از زک چون گنبد پنج درم
و آن ستمه دیگر چو یک خسته تلبیش بدان	که ز بونی بکف آرد که از و باشد کم
چون خدا این ستمه ساکت ستمه را حاشاک	باز کرد از سر من بنده عاجز تکرم

درد  
از که و چون  
سک  
آید

ای ساربان منزل کن جز در دیار این ربیع ز دل بچون کیم اطلال را همچون کیم	تا یک زبان زاری کیم بر ربیع و اطلال و من خاک و من گلگون کیم از آب چشم خوشین
از روی یار زگرگی ایوان همی بنیم تنی جالی که بود آن لستان بوستان درستان	وز قد آن سرو سخی خالی همی بیستم حسن شد گرن رویه مکان هم بودم گرس را طین

عبد الواسع حبلی علیه الرحمة وی فاضل و کامل و مشاعر ما هر بوده است بهر دوزبان تازی  
و فارسی سخن اتفاق است که بچکسین عمده قصیده مشهور که مصرع مطلعش اینست  
که در جبهه معشوقی نگار چایک و دلبر چنانچه بیاید برین نیایدست و درج بعضی قصاید گفته

قطعه در شهرت از نودال فرود زنگار	در شهرت از تو جگر سوز تر سپر
تا کرده ام به لاله سیراب تو نگاه	تا کرده ام به زگرس خواب تو نظر
گاهی لالام ز وصال شکفته رو	گاهی چون زگرس ز وصال فکنده سر

او بیچاره بر علیه الرحمة می عرض و فاضل لبیب بوده از عمده جواب آن  
بچکس چنانکه بیاید بیرون نایده و بیت اشعار ویر الطافتی و ملاحظی تمام حاصل است و  
افاضل بتقدم وی معترفند چنانچه انوری او را بر خود ترجیح کرده آنجا که در قطعه اتحاد

کمالات خود میکند در آخر آن میگوید بیت

این همه بگذار باشعرب آدم	چون شنائی مستم آخر گریه همچون جابرم
--------------------------	-------------------------------------

و از جمله سخنان لبیب قطع

ای می تو چو خلد لب تو چو سبیل	بر خلد سبیل تو جان و دم سبیل
-------------------------------	------------------------------

که از قهای شبکه بی وقوف ایشان احوال ایشان را مشاهده فرمایند چون این مشاهده  
مکرر شد حرارت غریزی قوت گرفت آن ماده را که مانع قیام آلت بود منقطع گردانیدند  
بر مثال نیرمایه پنجه از منفذ اکیلی بیرون آمد مقصود حاصل شد ز سخنان است و در صفت بسیار

قطعه سانی بی اصل می که فروع آن	اندیشه لاله زار شود و دیده گلستان
گر بگذرد پری شب ندر شعاع آن	از چشم آدمی نتواند شدن نهان
خوشبوی ترز عنبر و رنگین تر از عقیق	روشن تر از ستاره و صافی تر از روان

معمری رحمة الله در زمانت مغزالدین الدینا سنجین ملک شاه بود و در مدتی  
اوست و معمری نسبت با اوست آنچه او در زمان می از علوشان فحمت درجه همیشه  
که شاعری را پیش خود و گویند تن از شعر آورده و لقا قبایله او دیدند و قبولها یافتند  
که کس نیافت و او کی در زمان سامانیان معمری در دولت محمودیان معمری در دولت  
سنجریان سبب وفات می آن بود که روزی سلطان از درون گاه تیر می انداخت  
و او بیرون خرگاه ایستاده بود ناگاه تیر می خطاشده بروی او پدید آمد و در حال جان بود  
و از جمله سخنان است این چند بیت لطیف

تا نگار من بسنبل چشم پر چین نهاد	و از عسرت بر دل صورتگران چین نهاد
هر کی که سر کشی نهاد و سر بر سپنج خط	نیز زلف و کفون بر خط مشکین نهاد
من غلام آن خط سبزم که گوئی بود چه	پای مشک آلوده بر برگ گل نسرين نهاد

و این چند بیت دیگر از قصیده پر سلوب شعری تاز می بان گفته دست لطیف

نوش است قدر شناسی چون خمیدہ سپر برفت شوکت محمود و در زمانہ نمائند	سہام حادثہ را کرد عاقبت قوسی جز آن فسانہ کہ شناخت قدر فردوسی
--	---

نامہ شمس و علیہ الرحمۃ در صناعت شعر ماہر بود و در فنون حکمت کامل ابابوس عقدا  
وزن ذوق و الخا و متمم شدہ اورا سفر نامہ الیست کہ در اکثر شعورہ سفر کردہ و مجا و راتی کہ  
با افاضل کردہ و راجحاً بنظم آوردہ و این ابیات کہ عین القضاة قدس سرہ  
در کتاب بدوہ الحقائق ایراد کردہ و راجحاً بنظم آوردہ از جملہ منظوم است قطعہ

ہمہ جور من از بلغاریان است کنہ بلغاریان را نیز ہم نیست خدا یا این بلا وقت نہ از تست ہمے آرند ترکان را ز بلغار کہ از عشق لب و دندان ایشان	کہ تا دامنم سے باید کشیدن گجویم گر تو تہو اسے نشیندن و لیکن کس نے یار خوب دن ز بھر پر وہ مہر دم دریدن بدندان لب بھی باید گزیدن
--	--

الہ زرقی رحمۃ اللہ علیہ در قواعد شعر و فضل ماہر بود و در تو این علم و حکمت کامل  
ممدوح اورا عارضہ حادث شد کہ قوت بہاشرت ساقط شد الطبار از معالجہ او  
عاجز آمدند از زرقی کتاب الفیہ تلیفہ لطم آورد و تصنیف کرد و غلامی ملاز خوا  
باو شاہ با کینزی عقد بست ایشان در حرم باو شاہ کہ میان باو شاہ و ایشان  
بشکے پیش حائل نبود منزل داد و کتاب پیش نهاد و فرمود کہ آن صورت نامی مختلف  
کہ در ان کتاب تصویر کردہ بہاشرت بہاشرت مشغول شوند و باو شاہ التماس

اگر شاه را شاه بودی پدر	ببر بنام مرا تاج زر
و گر مادر شاه بانو بدی	مرا سیم و زر تا بزانو بدی
چو اندر تبارش بزرگه نبود	نیارست نام بزرگان شنود
در خستی که تلخست او را سرشت	گرش در شانی بی باغ بهشت
و راز جو می خلدش بهنگام آب	بیخ آب گیسو یزی و شیر ناب
سرخ جام گوهر بکار آورد	همان سیوه تلخ بار آورد
ز ناپاک زاده نداری امید	که زنگی شبستن نگر و سفید
پرستار زاده نیاید بکار	اگر چه بود ز او شصت یار

پس از آن محنتی شد هر چند وی را طلب که زندنیافتند بعد از چند گاه  
 خواجه حسن میندی که مرتبه وزارت و پشت در شکار گاه بتی چند از شاهان  
 بتقریبی که واقع شده بود خواند سلطان را بسیار خوش آمد پرسید کجا  
 از فردوسی است سلطان از آن کرده خود پشیمان شد و فرمان داد که بیست هزار  
 دینار زر با خلعتی خاص تا مزد فردوسی کنند و بطوس نذاماطالع مساعدت نکرد  
 گویند چون عطیه سلطانی از یک روزه طوس را آورده بودند تا بوقت فردوسی  
 علیه الرحمه از دروازه دیگر طوس بر آوردند از وی یک خضر وارث مانده بود  
 عرض کردند او همت و زبیده قبول نکرد و گفت مرا چندان مال نبویست  
 که کفایت معیشت من باشد احتیاج آن را هم گماشتگان به تار رباط در آن می خورند

العی نداشتند باشد پس بگویم هر کس که مصرع را بگوید با وی صحبت میداریم و اگر نه  
 ما را معذور دار چون فردوسی با ایشان سید آنچه مقرر کرده بودند بادی گفتند  
 گفت آن مصرعها که گفتند اینها نیستند گفت مصرع

چون عارض تو ماه بنامش روشن	عجبی گفت مصرع
مانند رخت گل نبود در گلشن	فنجی گفت مصرع
مترکانت گذر همی کند از جوشن	فردوسی گفت مصرع
مانند سنان گیو در جنگ لشن	ایشان از آن سخن متعجب شدند و قضا کردند

پیشن سفساد نمودند آنرا مشرعا باز گفت بعد از آن چون مجلس سلطان اتفاق آمد  
 مقبول نظر سلطان شد وی را گفت مجلس را از فردوسی ساختی بدان سبب تخلص خود را  
 فردوسی کرد چون چند گاه برآمد بنظم شاهنامه مامور شد هزار بیت گفت پیش سلطان آورد  
 سلطان هزار دینار از انعام داد پس درت سی سال شاهنامه تمام است پیش سلطان آورد  
 و بدستور آنچه پیشتر واقع شده بود در مقابله بیستی یک دینار زر توقع میداشت اما سندان  
 خوض کردند و گفتند شاعری را چه قدر آنکه بدین عطا سرفراز گردانند و صله بر سر  
 هزار درم قرار دادند فردوسی از آن برنجید میگوید در آن وقت که آن درها آوردند وی در  
 حمام بود چون حمام بیرون آمد بیت هزار درم بجای داد و بیت هزار تقباعتی که قفاعتی چند  
 بدست آورده بود و بیت هزار درم بآن کس نموده درها آورده بودند و داد و سلطان  
 به چهل بیت کم و بیش فرستاد که در آن جمله این چند بیت است



آن ز بر جد رنگ مشکین بوی طعمش طعم شهید چونکه بر یک شود هر یک از آن ده ماه نو	رنگ میاوار و گوئی تو بوی عود خام ورنه بر می باشد آن است خود ماه تمام
---	---

فرحی علیه الرحمه وی نیز در زمان سلطان محمود بوده از فوایل نعمات و مال خلیفه است  
آورد و غیرت تماشا می سمرقند کرد چون دیگر آن خطه رسید قطاع الطریقان آنجا رسید  
بروید سمرقند آمد و خود را ظاهر نکرد و چند روزی آنجا بود این قطعه را گفت بازگشت قطعه

همه نعیم سمرقند سر بر دیدم چو بولد کوییه و جب من از درم خلد بسی ز اهل هنر بار بار با بر شمشیر هزار کوشتر دیدم هزار خست پیش چو دیده نعمت بیند کف درم نبود	نظاره کردم در باغ و در باغ و در باغ دل من ز صحن امل فرش خرمی بنوشت شینده بودم کوشتری کی جنت بهشت ولی چه سود که لب تشنه باز خواهم سر بریده بود در میان این طشت
--	---

فر دوسی علیه الرحمه از طوس است فضل و تعریف کمال و ظاهر ترمی کسی چون  
شاهنامه نظم می بود چه حاجت مدح دیگران میگویند که به تعریف مشغول بود و بعد می  
بقصد تظلم روی بفرستند بنا که تخنگاه سلطان محمود بود چون با بخاری سید بر باغستان  
آن میگذشت دید که کسی شسته اند و بمعاشرت تمام اشتغال دارند است که از ملازمت  
سلطان اند با خود گفت پیش ایشان دم و با ایشان کیفیت حال معلوم کنم چون در یک  
ایشان سید از وی متوحش شدند و گفتند این مجلس را منقصر حال بدر که هیچ باز آنست  
که چون سید بگویم که ما شاعران و شاهیم و باغشیر اصعب نداریم و نه مصرع بگویم که

سخن پیش سلطان این بیت خواند عیب

اند ز غزل خویش سنانم گشت | تاب بر لب تو بوسه ز رخم خویش خوان

شیخ را وقت خوش شد پرسید که این شعر کیست گفتند از آن عماره

است فرمود بر خیزید تا بزیارت می رویم و جامی از مریدان بزیارت گرفتند

عنصر می رحمة الله علیه می مقدم شعرا می عصر خود بوده است و در امین الدوله

مجموعه سبکبگین سبکبول ملاحظه فرموده از سخنان و لیس این بیت در مدح او

قطعاً توان شاهی که اندر شرق رخسار | جهود و کسب و ترسا و مسلمان

همه گویند در تسبیح و تهلیل | الخ عاقبت محمود گردان

و این رباعی دیگر از دست باغی

بگفت سبز لعل تو رنگ از دل تو | موم از دل من بر بند سنگ از دل تو

نزد دو وفا و مهر زنگ از دل تو | تا کم نشود کسب پلنگ از دل تو

و گویند او را مشنویات بسیار است موضح بحد سلطان مذکور

و یکی از آن جمله موسوم است بواقف و عذر اما از آنها اثر می پدید نیست

عبد می رحمة الله علیه می از فرمود است از جمله خادمان امین الدوله سبکبگین است

در تهنیت فتح می مرهند و ستان قصیده دارد که مطلعش این است مطلع

چون خورده بین سفر سو منات کرد | کرد از خویش از علمم حیرات کرد

و در صفت خرنیزه گوید قطع

Handwritten note with a question mark.

Handwritten marginal note.

چنان در نفس و تاثیر کرد که با شقت خاص یک نفس سوار شد و بیگناهی قوت  
 و در بعضی تواریخ این حکایت بسط سلطان سنجر و امیر معز بن نسبت کرده اند و الله اعلم  
 و قتی رحمة الله علیه از شعرا می متقدم است و در زمان دولت سامانیان بوده است  
 و استبدادی شاهنامه او کرده است و هشت هزار بیت او گفته کم و بیش  
 و در وی آن را با تمام رسایند و این دو بیت از جمله سخنان است **قطعه**

یار می گزید از همه مردم بر می نزاود لشکر گرفت و آن شه لشکر شکن بر قطعه من اینجا دیر ماندم خوار گشتم چو آب اندر شراب بیار ماند	زان شد پیش چشم من امروز چون پر هر گز مباد کس که دهد دل بلشکری عزیز از ماندن اتم شود خوار عفونت گیر و از آرام بسیار
--	---

عکاسه رحمة الله علیه وی نیز از متقدمان است و ایام دولت سامانیان بوده است  
 و طبعی خوش و شکر و لکش داشت و از جمله سخنان است این دو بیت **قطعه**

جهان ز برف اگر چند گاه سیمین بود لکار خانه کشمیر یان بوقت بهار	ز مرد آمد و بگرفت جامی توده برف بباغ کرده همه نقش خویشین تنگوت
---	---

و این قطعه هم از ویست **قطعه**

غزه مشو بانکه جهانت عزیز کرد مارستان جهان جهان جی مار گیر	ای بس عزیز را که جهان زود کرد خواب از مار گیر مار بر آرد گم دمار
--	---

در مقامات سلطان الطریق شیخ ابو سعید البو الحین مذکور است که روزی

آن عقبتی که هر که بدید	از عقبتی که اخته نشناخت
هر دو یک جوهر اندیک لطبع	این همیشه در آن دگر بگدخت
تا بسوده و دوست زنگین کرد	ناچشیده بتارک اندر تاخت

در نصیحت میگوید قطعه

زمانه نپندمی آزاد و ادمرا	زمانه را چون نگویند گری همه پندست
ز روز نیک کسان گفت غم مخور بسیار	بساکسان که بروز تو آرزو مندست

و در بعضی تواریخ چنان مسطور است که نصر بن احمد از بخارا ببرد شاه جهان آمد و نزد فرمودندت گشت وی آنچه استادی شد ارکان دولت را خاطر به بخارا و قصر تستان آن می کشید از رودکی چیز بسیار نقل کردند تا میتی چند مشوق مرغوبی بخارا بگوشه و در مجلس مناسب آهنگ خود و بر آن ترنم کند و در سحر می که پادشاه صبوحی کرده بود این ابیات بر آهنگ خود ساز کرد و بخواند نظم

باد جوے مولیان آید همه	بوے یار مهربان آید همه
ریگ آب هوئی و در شیتها می او	زیر پا چون پرینان آید همه
آب جیحون و شکر فیهای او	چنگ مارا در میان آید همه
امی بخارا شاد باشن دیر زمی	شاه نزدت میمان آید همه
شاه ماه ست و بخارا آسمان	ماه سوے آسمان آید همه
شاه سروست و بخارا بوستان	سرو سوئی بوستان آید همه

بخارا

تحدی بان راصله الله علیه وآله وسلم از زمره شعر انشمارند و این واضح ترین دلیل است بر رفعت مقام شعر و شعرا و علو منزلت سحر آفرینان شعر آرا قطعه

پایه شعرین که چون زین	نفعی نعت پیمبری کردند
بحر تصحیح نسبت قرآن	شمت او بشاعر پیمبری کردند

شعر بر اقسام است چون قصیده و غزل و مثنوی و قطعه و رباعی و شعر اورده است آنها متفاوت بعضی معتقد که بر جمیع اقسام شعر گفته اند و بعضی ازان قبیله اند که می

ایشان بعضی از این بیشتر بوده است چون متقدمان که اهتمام ایشان بقصاید بوده و در مداح و موعظ و غیر آن و اهتمام آن بعضی مثنوی بخلاف متأخران که سخن ایشان

اکثر بر طریق غزل واقع شده است و عدد این طائفه از حصر بیرون است ذکر تفصیل ایشان از قاعده احاطه متجاوز لاجرم بزرگ چندی از مشاهیر اختصار کرده

رودکی رحمه الله علیه می از شعری در انا نه است از ما در نایب از او بود و با چنان ترکی و تیز فهم بوده است که در هشت سالگی قرآن عین را به تمام حفظ کرده و قرأت

بیاموخت و شعر گفتن گرفت و بواسطه حسن صوت در مطربان افساد و عو بیاموخت و در آن با هر شد و نصرت احمد سامانی او را تربیت کرد و گویند او را دوست غلام بود چهار

شتر در زیر بار خست او میرفت بعد از وی هیچ شاعری را این بکنت نبوده شعرا و العهدت علی الراوی صد دفتر بر آید است در شرح مینی مذکور است که اشعار و

هزار هزار و سیصد بیت بوده است از سخنان لیست و صفت شراب قطعه

پس شعر کلامی باشد موزون و مقفی تخمیل و عدم تخمیل مصدق و عدم را  
در ان اعتبار نی و تدور الشعر را اعظم شانه و ما ارفع مكانه

وای سخن اجزل من هذه الشعر  
سرتوبی از خط نفس بیرون نیست  
خاصه و قتی که پی بر دن دل  
کند از قافیه و اما شش از  
بر جبین خال خیال فزاید  
پیر و عقل صد فتاده ز راه  
خال از فردق و گو کیس و باد  
جعد مشکین که آویز کند  
فتنه در آن سخن و هم افکن  
شود از پرده حقیقت پرواز

ولیت شعری آیه فضله من اجل الشعر  
نظم هیچ شاهد چون موزون نیست  
صبر از وضعیت مشکل  
کشد از وزن بی خلعت ناز  
پا بخال رولین آرایه  
رخ به شبیه و هر جلوه چوماه  
موی تخمیل هم اشکاف  
لب ز تر صیغ که ریز کند  
چشم ز ابهام کند چشمک زن  
بر هر چه ز نازلن مجاز

و آنکه حضرت حق سبحانه تعالی کلام معجز از قرآن را بفرموده و ما هو یقول اشعار  
از آلاش تممت شعر مظهر ساخت و علم بلاغت موردش از حنیض تنس  
بل هو شاعر بجمع تقدیر و ما علمناه الشعر و ما ینبغی له افراخت اشبات  
بعضی است که شعری حدواته امرند مومست شاعر بسبب ایراد کلام منظم معاص  
و علوم بلکه بنا بر آنست که قاصر ان نظم و آنرا که مستند بلیقه شعر ندارند و معاندان متصد

تجدید

<p>چنین بجزیه است نمازی که در چنین شعر گفته باشد مرزه او چه خواهد بود و قطعه شعری که قدر جمله اشعار زیاده است زان یافتی نماز تو همچون ضو شکست کین بجزف الف بود موصوف که کنی حذف زان تمام حروف کین مطلع بلکه بحر گوهر است زانکه هر مصرع بحر دیگر است زاوه طبعت بون باشد که در نظم آور چنان بیازان خلیل و منصب پیغمبر</p>	<p>گفتی که دوشش گفته ام اندر نماز شام آن شعر گزینند فضل آمدی برون قطعه شاعری خواند بر خلل و عربله گفتش نسبت صنعتی به زان قطعه وی میخواند آن بدعوی مطلع کی سزویک بحر تنها خواندش قطعه گریه خجی ندوانی نشتن با وزن زین خصک گئی شاعری عیب کرد</p>
---	--

روضه هفتم در دوستان غان قافیه سنج و هزار و ستان  
سخن پروری و طویان شکرستان نظم گستر

شعر در عرف قدما حکما کلامیت مولف از مقدمات مجمله یعنی از شان آن باشد که  
در خیال سامع اندازد و معانی را که موجب اقبال باشد بر چیزی یا اعتراض از چیزی خواه  
فی نفس صادق باشد خواهی خواه هر سامع اعتقاد صادق داشته باشد خواه چنانکه  
گویند خمر علیست شایسته قوتی عمل چیست تلخ یا شورقی کرده ز بنور و متاخرین  
حکمایان آن قافیه را اعتبار کرده اند فاما نزد جمهور جزوزن قافیه در آن معتبر نیست

باین در محاسنی را که از باطن سخن و نمودۀ ظاهر بر آن لوده بشوی قطعه

عجب مدار ز مدوح گر کند احسان	بجای طایف خود گر چه نیاید بد گوید
ز بهر جو و کند رشتۀ روان که بدان	ز لوح خاطر خود حرفش مآ و شودید

مرطابته بر فاضله شاعر شغف خواند چون با تمام رسید گفت این اور خلا جان  
گفتند ام فرمود که والله درست میگویی که ازین شعر بومی آن می آید قطعه

سخن نور بگو آنکه اشعار او	ز حجب که در با صفا آمد دست
زند صاحب ذوق را بر مشام	نسیمی که آن از کجا آمد دست

مرطابته شاعری پیش طبیعت گفت چیزی در دل من گره شده است و وقت  
مرانا خوش میدارد و از انجا همه افسردگی بهله عضای من میرسد و مومی بر اندام من  
میخیزد و طبیعت و طریق بود گفت هیچ شعری بتازگی گفته بر کسی خوانده باشی  
گفت آری گفت بخوان خواند گفت بار دیگر بخوان بخواند تا من نوبت گفت بر خیز  
که نجات یستی این شعر در دل تو گره شده بود و خشک آن  
ببیدون سهرت میگرد چون از دل خود بیرون کن و می خدای یفتی قطعه

چه شعر است این که چون نامش در دنیا	پرسه بر ز باشس هرزه آید
و گر بر شربت بیمار خوانی	تپ محسوق رو و تپ لرزه آید

مرطابته و اعطی بر بالا منبر شعری همیزه تر خواند و روح آن را گفت والله این را  
در شناسی نماز گفته ام شنیدم که یکی از مجلسیان گفت شعری که در نماز گفته شده

بجای





مطابقتہ پسر می را گفتند کہ پدرت میسر و تائیس است و می گفتم  
گفتنی میجو اہم کہ اور اکبشند تائیس است بتائیم دیت ہم قطعہ

فسرزند نخو اہد ز پی مال پدر را	نخواہد کہ نمازد پدر و مال بماند
نوش نیست برگ پدر و بردن لیرت	نخواہد کہ کشندش کہ دیت ہم استبانند

مطابقتہ کنیز صاحب جبال میگفت شت شخصہ در عقب و میرفت با وی گفت آنچه  
ہم میکنی منجو گفتم آری گفت بنشین کہ اینک جہ از عقب میسر تا تو ان کنند کہ ہن میکنی مطابقتہ

کوہ کے را پدر آرزو سفر	ہر گہ کردش ز در خانہ گذر
گفتی اسے خواجہ بدہ سیم وزرم	مردگانے ز قدم پدرم
زیر کے گفت بدو کامی فسر زد	مقدم او ہمہ را نیست پسند
مادرت راز سفر آمدہ شوی	مردگانے ز کس مادرجوسی

مطابقتہ شخصی بر شاعری مہتی خواند کہ قافیہ در یک معنی رای مہملہ مضمومہ آوردہ بود  
و در یکی نامی مجسمہ کسورہ شاعر گفت این قافیہ است نیست زیر کہ یکجا حرف را است  
بی نقطہ و یکجا حرف زرا است بالقطآن شخص گفت این نقطہ مزین عرف گفت یکجا قافیہ  
مضموم است و یکجا کسو گفت بنگرید ای مسلمانان کہ این چہ نادان  
مرد کے ست من میگویم کہ نقطہ مزین وی علم میکند ریاعی

آن سفلہ کہ مدح راز و مژناست	فتح از کسر و کسر ز ضم نہ ناست
زودر مجسم کہ چونم از شعرزند	کو شعر و شعر را ز ہم نشاست

۱۰۹

که بر هر که میگذرم ضربت من خورده است و در هر که می نگرم از شربت من ده است

بر آمدن گ قدم تو و لیس	رباعی ای رای تو در علاج بیمار علیل
بر داشته ز گردن عنبر اسیل	در کشور مات منت جان ستدن
هر چند بود بر پنج بیار از تو	قطعه ای صنعت طب شکسته بازار از تو
غسال و کفن فدوشم جفا از تو	المتة لک که همه خشنودند

مطایبه یکی از حکما گفت است که طبیب ناقص باست مرعاه را قطعه

عامة خسلق را بجای و با	ای که هستی ز طب ناقص خویش
هست نفعین تو دعای و با	چه عجب گر کن ز نفع نیت

مطایبه روزی از فصل بهار ان جمعی از دوستان یاران بهو امی گشت و تماشای صحرا و دشت بیرون رفتم چون در موضعی خرم جا گرم ساختیم و سفره انداختیم سگ از دور آواز داد و خود را با بنجار رسانید یکی از حاضران سنگی را به برهوت و چنانکه نام پیشگان اندازند پیش می انداخت سگ آن بومی کرد و بی توقف بازگشت هر چند آواز دادند التفات نکرد اصحاب از آن متعجبند یکی از آن میان گفت میدیند که این سگ گفت گفت که این بدبختان از خجلی و گر سنگی سنگ میخورند از خوان ایشان چه توقع توان داشت و از سفره ایشان چه تمتع توان گرفت قطعه

خطا و بهره برد آنجا بید رنگ	خواه چون افکند خوان دیک دور
بهره بیچاره سگ دور رنگ	خطا سکین گریه از نزدیک چوب

گواه داری گفتنی گفت سوگندش ده گفت سوگندی را چه اعتبار میت

هر لحظه خورده هزار سوگند در وضع | زنان گویند که عمل بر او در دفع

جوجی گفت ای قاضی مسلمانان که سوگند مرا اعتبار نداری در مسجد محله یا امامی است  
پرهیزگار است گفتار و نیک کنی در وی را بطلب و بجای من سوگندش ده تا خاطر این گویند  
مطابقت اعرابی شتر کم کرده بود سوگند خورده که چون بیایم بکدرم بفرستم چون شتر را  
بیافت از سوگند پشیمان شد گریه در گردن شتر آویخت و بانگ زد که کیست بخرد شتر من  
بیکدرم و گریه بدم درم آمانی بیکد گزنی فرو شتم شخصی به آنجا رسید گفت چه از زنان  
بودی این شتر اگر فدا ده در گردن نداشتی قطعه

لینم گریه شتر بخت عطاستان | که این ز عادت اهل کرم بدون باشد

فلاوه که ز منت بگردش بندد | هزار بار ز بار شتر فروزون باشد

مطابقت اعرابی شتر را کم کرد بانگ زد که هر که شتر من آرد ویر است و شتر با وی گفتند  
هیبت این چه کار است که سر باری به از خرداری ست گفت سمش لذت وجد  
وحلاوت یافت آنرا بختیده آید معذور به قطعه

گم شده گر چه چیت است گوی | که عنان از طلبش نماند به

هست رفاعده خورده در آن | لذت یافتن از یافت به

مطابقت طبعی را دیدند که هر گاه بگورستان رسیدی رو ابر بر کشید  
سبب آن را سوال کردند گفت از مردگان این گورستان شرم میدارم

بچنین تا پنج باز رسایند زن گفت طلاق ندارم قاضی گم شد و گفت ای بر تو میخواهی  
 که این مسکین را هیچ بهره باشد زن گفت رضی شدم مرد گفت ای قاضی بفرمای تا کسی کفیل  
 کند زن گفت اینا قاضی مسلمانان کفیل هست اما قاضی گفت ای زانیه میخواهی که ادوی  
 گریزی و مراد دست دمی اندازی تا آنچه بانو کند بان کند بر خیز و اطاعت شو هر کون

قطع در دوا بهای نفس کفیل کسی مشو	ترسم که با هزار عزیز می شومی بوسیل
تن رو بدی بجزر چو آمد بوقت کار	هر پاک دامن که شود خجسته را کفیل

مطابق به پیر که کام جوانی رانده بود و از قوت کامرانی مانده کینز می صاحب جمال  
 خرید و بوقت فرصت در کنار کشید هر چند پر حرص بود اما آتش مساعدت نمود کینز  
 را گفت لطفی به فرماد دست عنایت بکشاد بانداک مالش این خفته را بر خیز زن  
 و این مرده را بر انگیز زن قطع

چو رسته آلت من سخت سست است	بمالش مار بی ده ای نکوزن
منالی تا سر رشته بانگشت	نیار و رفت در سوفا رسوزن

کینزک هر چند دست بچینایند بجانی نرسید و هر چند مالش داد کار می نکشاد و این  
 ابیات می گفت و از پیری می نهفت قطع

بنزل نارسیده آلت پیر	بسان لاشه لایع نخر سپد
بزور دست چون خیزانی از جاک	چو داری دست زود دیگر نخر سپد

مطالبات شخصی بر جوجی صد درم دعوی کرد قاضی پرسید

یا آنکه پشت دیگران چون تو کوز ساز و گفت آنکه همه را چون من کوز گردانند  
تا بان چشمی که ایشان رمن بگرستند از من نیز بهمان چشم در ایشان بگرم قطعه

خوش آنکه خصم بعینی که طعنه بر توزند  
وزین نشستن بچشمی خوشتر آن باشد  
بر عیبت کم ز چنان عیب بسته نشینی  
که مبتلا شده اور العیب خود بینی

مطالعه شخصی نماز میکند اردو بعد از نماز دعا آغاز کرد و خود را در آمدن به پشت  
تخلصی از آتش موزخ خواست پیرنی در قفای می ستاده بود و او از اومی شنید

میگفت خداوند امر در آنچه او میخواهد شریک گردان چنان آن شخص شنید گفت خداوند  
مرا بر داکش و بزخم تازیانه میران گفت خداوند امر ایام زو آنچه این مطلب از آن

نگاهدار آن شخص رومی باز پرس دو گفت این عجب با ولایت ناپسندید قسمی که  
در آن راحت و آسودگیت با من با نیاز و در محنت و فرسودگی از من ممتاز قطعه

بمصنف باشد آن طامع که کامی  
چو یابی از خدا این باز گرد و  
و در راه ناکامی نهی گام  
هم از گام نخستین باز گرد و

مطالعه زنی از شوهر خود شکایت پیش قاضی برد که مرا یک لحظه فارغ نمیگذارد  
نه در خلا و نه در ملا و نه در وقت خمیر کردن نه در وقت نان خستن نه در وقتیکه روز میدارم

و نه وقتیکه نماز میکند از من شوهر گفت من ترا از بزمین کرده ام زن گفت ایها القاضی حسب  
یقین کن که در شبان روزی چند بار با من در یکی کنده ام من بدانم و خود را بدان بر است

گیرم قاضی گفت ده بار زن گفت طلاق ندارم گفت نه بار گفت طلاق ندارم

نویسنده

یک سال دیگر برش بگذرد با من برابر نخواهد شد **قطعه**

چو چرخ چرخند حاصلت چو می سپری	که روزگار فلان رچه چیز میگذرد
شمار عمر کسان میکنی نمیدانی	که در مقابل عمر تو نیز میگذرد

مطابقت بسیار مشرف به موت بود شخصی که از دانهش بوی ناخوش می آمد  
بر اینش نشسته بود سر نزدیک می می برد و تلقین شهادت میکرد در روی نفس سینه  
هر چند بیمار روی خود میتافت وی الحاح بیشتر میکرد و سر نزدیک ترمی آورد  
چون کار بسیار تنگ آید گفت ای عزیز منی گذار می که پاکیزه  
و خوش نسیم یا میخوای که مرگ مرا بر چه ناپاک و ناخوشتر است بیالائی

قطعه در جهان اهل فضل نایابند	گوش بر هر فضول نتوان کرد
هر که بوسه ریاد مد ز لبش	نفسش با قبول نتوان کرد

مطابقت مروی شخصی سید و کله آغاز کرد که رو با باشد که مرانی شناسی در رعایت  
در حق من نمی گویی آن شخص آن ماند و گفت ازینها که تومی گوئی خبری ندارم گفت  
پدرم مادر ترا خواستگاری کرده بود اگر وی را میخواست من تو برادر بودم آن شخص  
گفت آنگاه این شایسته است که سبب آن میشود که من از تو میراث برم و تو از من بی **قطعه**

گمان خام طمع آن بود که بر همه خلق	فویضه است که با وی شوند احسان
چو خامی طمع او به پختگ زرسد	قد ز تنگدلی در مضیق محنت در بیخ

مطابقت کوز پشتی را گفتند که میخوای خدایتعالی پشت ترا چون بگیران راست کند

امر و دست بغارت کشایم و هر چه یابیم بر یابیم و فروا با فرعون آتش در آیم قطعه

آن شنیدستی که ترکی صفت جنت چنان شنید

گفت فی گفتا تیرا بشنود و زخ ان بهشت کاندرو کو تبه بود از غارت تماراج و

مطایبه که ائی بر در سرائی چیزی خواست که خدائی خانه از درون آواز داد که معذو

دارد که خانگیان بستاند که گفت پاره نان میجو اهم نه مباشرت بخانگیان قطعه

چون که ابر در سرت رسد هر چه دارد بد به ساین

تا نیاید بخاطر دش چینه پیش او ذکر اهل خانه نکن

رباعی کس در محرم سفته ناپاک سیر چون نان بنود خفت از چشم بشر

از خانه او توقع نان نبردست که خانگیان توقع چینه در

مطایبه معلمی اسپر بیا شد و مشرف بر موت گشت گفت غسل را بیاورد

تا او را بشوید گفتند هنوز نمرده است گفت کجا نیست آن زمان که از غسل فارغ شود و بخوابد مرد

قطعه هر که در کار خویش پیش از وقت می نماید حکم طبع شتاب

میخورد و روزه نارسیده شب میکشد موزه نارسیده آب

مطایبه معلمی گفتند چه بلا آتی گفت اگر احمق نبودمی دل از زنا بودمی قطعه

عیب با در بود از فرزند می خلق خویش نه بوق پر دست

گوش است که در از دست گوشت کشش است پدربلکه خردست

مطایبه معلمی پرسیدند تو بزرگتری یا بر او تو گفت من بزرگترم اما چون



نیم مردست و هر که بر سیاحت قوت ندارد نیم مردست بنیاتی در مجلس حاضر بود که زن  
نداشت سیاحت در اینند است بانگ برود که ای عزیز عجب می پرده خستی و پر از  
دائرة مردی چنان در انداختی که هنوز نیم مرد باید تا نام پنج مردی بر این پاره قطع

ta. v. 100

چنان پاره مردی قناده خواهد بود	ز بس فسرگی و خام ریشی و سوس
که گریز از فیض است سوز مردانش	قدم برون نهد از حد و نام مرد

مطابته بهلول بر مارون شنید در آمد یکی از وزیران گفت بشارت باد مر ترا ای بهلول  
که امیر المؤمنین بر سر فرود خنازیر سردار و امیر گردانند بهلول گفت گوش بمن دار  
و فرمان من بجا آر که تو نیز نماز جمله رعایای منی قطع

بشهر یاری گاوش مردم دهی ده	رعیتی که بود خاص شهر یار تو
شمارش کریانم از خرمن نوک کنی	نخست کس در آمد درین شمار توئی

مطابته تو نگری در عهد یکی از ظالمان دوزیر آن ظالم پس روی را طلب کرد و پرسید  
که پدر تو چه گداز شده است گفت از مال منال چنین چنین از دارشان وزیر کبیر را ابدا  
سجانه و تعالی و من فقیر حقیر را وزیر بخندید فرمود که میراث دیر اید و نیم کردند  
نیمی را بوسی گذاشتند و نیمی را بر اسی پادشاه برداشتند قطع

ظلم پیشه وزیر نشناس	جسرن حق پادشاه مال تبسم
عدل داند اگر بر و تبسم	فضل داند اگر کند بد و تبسم

مطابته ترکی گفتند کدام دوست تر در مرغی است امر و بیهوشت فردا گفت آنکه

هر چه طلب داشت زیاده از آن عطا کرد و وقت خرویش او سابقه بجا آورد اصحاب  
گفتند ما این شخص را می شناسیم نسبت می از این نسبت است و دعوی درین صورت  
کذب زور نه پدرش را ازین خاندان بوئی و نه مادرش را درین خانوادہ روی قطع

پدرش و یک بندہ دوک تراشش	مادرش شمشیر گرد خانه گداست
وین یکی چه نمیرد او باشش	آن یکی از قبیلہ ازال

صاحب دل گفت آنچه ما کردیم نه لائق صافقان این خانوادہ بلکه فرار خور  
مدعیان از راه افتادہ قطع

تعظیم او و طیف ہر بی نصیبیت	ہر کس خاندان بت نصیب یافت
گر مال و ملک جہاہ باز و غریبیت	ہست او غریب ہر براہ محبتش

مطابقہ خلیفہ با اعرابی در بابویہ طعام بخورد و در شنای آن نظرش طبقہ وی افتاد  
موئی در نظرش مرا کہ گفت ای اعرابی آن سوی را از لقمہ دور کن ای اعرابی گفت بر  
کسی کہ چندان در لقمہ خوردند نگردد کہ موی را بندید طعام او نتوان خورد  
دست باز کشیدہ سوگند خورد کہ دیگر بر ما ندہ وی طعام نخورد قطع

چو میزبان بندہ خوان بگردد آن بہ	کہ از ملاحظہ سیمان کنسار کنند
نہ آنکہ بر سر خوان لقمہ ہدا دلا	بزر چشم بیند بدل شمار کنند

مطابقہ جمعہ ششہ بودند و در سخن در کمال نقصان حال در پیوستہ یکی  
از آن بیان گفت ہر کہ در چشم بیند از رویم مر دست ہر کہ در خانہ عروسی میاندارد

گفت این مویس بکن پیش زان که روی تو سرگرد و قطع	
خواجہ ہر روز گز بموچپینہ	از رخ خود نہ موسے میگنہ
چند روزی کہ بگذر و بر و س	رویش از موی حکم گم گنہ
مطالبتہ معاویہ و عقیل بن ابی طالب با ہم شمشہ بودند معاویہ گفت ای اہل شام بیج شنیدید قول اللہ تعالی را آنجا کہ میگوید <b>يَبْتَئِنُ كِنَانِي لَعْنَةُ رَبِّكَ</b> گفتند آری گفت ابی لب عم عقیل است عقیل گفت ای اہل شام بیج شنیدہ اید قول اللہ تعالی را کہ میفرماید <b>حَمَلَةُ الْحَطْبِ</b> گفتند آری گفت حماتہ لِحطبت معاویہ	
قطعہ چون است تو معرفی عیب گیری	کردن بیان نہ قاعدہ مر و باہش است
او خاش است از تو و از عیب تو چرا	گو یا کنی بعیب آن کہ خاش است
مطالبتہ علوی با شخصی در اثنای خصوصت گفت چون دشمن میداری حال آنکہ تو با موری بہر نماز کہ بر من صلوة فرستی <b>اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ</b> گفت من الطیبین و الطاہرین نیز میگویم و تو از ان بیرون قطع	
ای کہ ز آل نبی می شمری خویش را	ہست گواہی بر آن کی ذات صفات
چون دم از طیبیات میزنی طیبین	کو صفت طیبین با صفت طیبات
مطالبتہ خود را بصورت علویان راستہ و بد عومی آن نسبت علی بر خاتمہ صلوات	
در دعوی آن جان صدق فرغ	ہم روش گیسون گواہان دروغ
بر صاحب دلی در آمد از جانبی خاستی بر بر صدر نشانند خود و در صفت فعال شست	

که بر چه شکل باید ساخت ترا نمود که بدین شکل بساز قطع	
بوالعجب است که گونه دار که	کس بدین روی گونه نتوان کرد
بهر تصویر صورت شیطان	جز زخمت را نمونه نتوان کرد
مطابقه شخصی زشت روی را دید که از گمانان استغفار میکرد و بجات از آتش دوزخ میگریخت گفت ای دست بدین روی که چرا بر دوزخ میخالی میکنی و آنرا از آتش دوزخ دروغ میدار قطع	
چون بینی تو روی خود زان روی	بر کسان باخوش است بے بر تو
گر بدین روی در آتش نکنند	حیف بر آتش است بے بر تو
مطابقه زشت روی پیش طلبی رفت که بزشت ترین جانی در دلی بر آورده ام طلبی کرد روی او نگریست گفت دروغ میگوئی اینک رو تو می بینم در روی هیچ دلی نیست	
قطعه زشتی است که سلطان عیسی پذیرد	که عصفورهای خود و از کمر برهنه کنی
چو رویت از همه جازشت تر بود چه عجب	که رو پوشی و جامی دیگر برهنه کنی
مطابقه شخصی بزرگ بینی زنی خواستگاری میکرد و تعریف میدگفت که من ای ام از خفت و سبکساری دور و بر احتمال مکاره صبور زن گفتمت اگر تو بر احتمال مکاره	
صبور نبی بودی بار این بینی را چهل سال نتوانستی کشید قطع	
از بینی بزرگ تو بار است همی	تا کی به زره روی سوآن داین انی
هر لحظه سجده تونه از به طاعت است	بارگران ز بینی خود بر زمین انی
مطابقه ظریفی شخصی را دید که موی بسیار بر روی وی دیده بود	

باز

گفت خاش که شیخ دین مالک	چنین عیش و خصلت ما و او
گفت مسکین ز بریر او که خدات	در زو و کی بر مالکان را و او

مصطایبه فاضله که صورت قبیح و هیت کریمه داشت بفرز و ق رسید می را و دید که روی می بجبت مرضی ز رو شده گفت ترا چه بوده است که زنگ تو چنین ز رو شده گفت چون یدم از گنا مانج و این پیشم زنگ من چنین بود بر آید که گفت وقت یدن من چرا از گنا مانج دید که روی گفت رسیدیم که خدای تعالی مرا عقوبت کند و همچو تو منم کرد

قطع جو رخ ز رشت تو بیند دل من	عقبت را سر اویت فسخ کن
زانکه ترسم که ز سومی گت	تو را نیز و چون تو امسخ کن

مصطایبه همین فاضل گوید که با دوستی در راه ایستاده بودم و سخن می گفتم که زنی در آمد و در برابر من ایستاده در روی من نظر کرد چون از حد بگذشت غلام را گفتم که پیش آن زن برو و پرس که چه می شنوی غلام باز آمد که میگویی که چشم من گناهی عظیم کرده بودی و چشمم که ویرا عقوبت کنم هیچ عقوبت زیاده از بر نیافتم که باین وی ز رشت تو نظر کنم قطعه

مایه مردم چشم ز گنه شسته نشد	گر چه در گریه دو صد بار بر آتش گم
تا هر دزد آتش فردا می قیامت امروز	بنظر در رخ ز رشت تو غذا بشس و م

مصطایبه همین فاضل گوید که هرگز خود را چنان محل ندیدم که روزی نی مرا دست گرفت و بدر کمان استاده و چشمه گری برد من متحیر بودم که آن چه بود از آن استاده پرسیدم گفت مرا فرموده که تمثالی بصورت شیطان بر آس من بساز گفتم نمیدانم

<p>زین لاعراضی که همانا یافتست          همچون خر عذریه عظام آمده هم          قطعه لاعراضی که گریخته          از سراسر گوش بجا و</p>	<p>جز از عظام جوهر ترکیب از لطف          لیکن هنوز گوشت و پند از عظام          از گوشت درونشان نیابے          جز پوست بر استخوان نیابے</p>
---	--

گفت حیث بر لشکر ایان من با و که هر دینار و درم که با ایشان دم فروج زنمان را  
 فریب ساختند و مرگوبان خود را از گرسنگی بگدختند آن شخص بشنید و گفت  
 ای امیر اگر نظر استبصار بر فرج زن من نگاری از زمین سپ من لاغر تر شامی  
 عمر و لیت بخدمت او را بسبی لغام کرد و گفت برو هر دو مرگوب را فریب کن و قطعه

<p>مرکتب داد با تو خدا بار خویش را          زان بار گریز کن و زمین بار گیر روز</p>	<p>گاه بی زان زمین نه و گاه بی زمین بران          این را بزیر زمین کش و آن را بزیر بران</p>
--	---

مطابق به علوی بغدادی را بخواند زن از وی دینار و درم خواست علوی گفت تو  
 بان رضی منستی که عضوی از اهل خاندان نبوت و خانوادۀ ولایتی و توفیر و آید گفت این  
 افسانه را با قجهای کاشانه گوی و از مجگان بغداد این آرزو جز بدینار و درم نخواهد

<p>قطعه بسفله مانده بی ضعف آن که زو نخوا          گره کشای ز کیسه که قجه بند آزار          لطفم گفت مسکو که جالک خویش          ترک این فعل کن که جانیست</p>	<p>طمع مدار که زو کام دل بدست آید          بدوستی خدا و رسول نکشاید          که قفالش گرفت راه فساد          پیشین شارعان شرع نهاد</p>
---	--

نکته

مومیت عرض مرد خردمند زورده آن	مپندش از شکاشکش نامجزوان و نیم
-------------------------------	--------------------------------

مطابق به جولا هی در خانه دوشمندی و دعوتی نهاد بود چون یکچندی بر آمد  
 بان محتاج شد پیش می رفت دید که بر در ساری خود بر سندان نشسته بود و جمعی از  
 شاگردان پیش او صف بستند گفت مولانا بان و دعوت احتیاج دارم گفت ساعت  
 بنشین تا از درس فارغ شوم جولا به شست نشستن و یک کیش مولانا عادت داشت  
 که در وقت درس گفتن سر خود می جنبانید جولا به تصور آن بود که درس گفتن همانا سر  
 جنبانیدن است گفت ای اسناد بر خیز مرا تا آمدن آن بخت و گردان نامن بجای تو سر جنبان  
 تو و دعوت مرا بیرون آر که تجلیل دارم دوشمندی چون این سخن بشنید گفت قطعه

فقیه شمس زند لاف آن مجلس عام	که اشکار و نهان علوم میسر اند
جواب هر چه از پرسشی آن بود که بدست	اشارت می بکنند یا سری بجنبانند

مطابق به نابینائی در شب تاریکی بدست سبوتی بردوش در راهی میرفت  
 فضولی در راه با او دوچار شد و گفت ای نادان روز و شب پیش تو یکسان است  
 و روشنی و تاریکی در چشم تو برابر این چراغ را فایده چیست نابینا بخندید که این چراغ  
 از بهر خود نیست از برای چو نتو کور دل بچیرست تا با من بپلوزنی و سویم نشکنی قطعه

حال نادان به از نادان نمیداند کسی	گر چه در دانش آن ز بوعلی سینا بود
طعن نابینا مزان می مزر بینائی زده	ز آنکه نابینا بکار خویشتن بنیاد بود

مطابق به عمر و لیث یکی از اشکریان خود را دید بر آسپاسی غرث شده قطعه

error in text

بر ان کار گرم و دار و طبع

پهمن بس که نامش نمی زن نه مرد  
مطالب مستی از خانه بیرون آمد و در میان راه بنیاد دور کرد و لب دندان  
بیا لود سگ آمد آزادی لیسیدند داشت که آدمیست آنرا پاک میکند و عا کرد که خدا آنرا  
فرزندان ترا خد شکار تو کناد و بعد از ان سگ پامی برداشت و بر روی س  
بول کرد گفت بارک الله ای سیدی آب گرم آوردی تا رومر الشبونی قطعه

شراب خواره چو بر خوشترین روادارد  
که سبب از قی ناپاک می بیالاید  
سگ از مشانه گرا بریق آب گم آرد  
که غسل سبب ناپاک او کند شاید

مطالب قاضی بغداد بغیرت بسجده او نینه پیاده بیرون آمد مستی پیش می رسید  
و بنیادت گفت عزمک الله ای القاضی رواباشد که تو پیاده روی انگاه بطلاق  
سو گند خور که قاضی را بر گردن خود سوار کند قاضی گفت پیش آاسی ملعون چون  
بر گردان و سوار شد روی باز پس کرد که تنگ تیز روم یا آهسته قاضی گفت میان  
این آن ما بایده که رم نمکنی و بغری و بیایامی دیوار روی تا از مزاجت برون گان  
مامون باشم گفت بارک الله ای القاضی تو خود قاعده سوار می را نیکو میدانی چون  
قاضی را بسجده رسانید فرمود تا روی را بر زندان برند گفت صلیک الله ای القاضی  
این خرامی کسی است که ترا از زندت پیاوگی برماند و بجز کوبی تو تن درود و به  
عزت سواری ترا به بسجده رساند قاضی بخندید و از و بگذشت قطعه

مستی بقصد عیبه گراه گیر دست  
پا او بر فرق کار کن ای روان حکیم



خلیفه گفت چه میشوئی این بره را چنان از هم میدرسی و برنجبت میخوری که گویا مادر او ترا بسزوده است اعرابی گفت این خوردنی است اما تو چنان بحشم شفقت درو می نگری و از خوردن او بدمی بری که گویا مادر او ترا شیر داده است **قطعه**

خواججه بر مال خود آن گونه حیم است و شفقت  
گرفتد در بره و میشوی اندک محترک  
که بحشم شفقت می نگرد و در همه چیز  
بفداشان بدیدار و در زند و عینه

قطعه فی الشل که خواججه بره بریانند  
گر کنی تو زخمه در دندانش از سنگ ستم  
پیش تو بر خوان اگر روزی می مهمان  
گر خور و از دست تو صد زخم بر پهلوی پشت  
بکه از دندانها افتد زخمه در نان او  
بکه پر سازی تهیگاه خود از بریان او

مطالب به ببول را گفتند که دیوانگان بصبره را بشما گفت آن از خیر  
شمار بیرون است اگر گویند عاقلان را بشمارم که معدودی چند پیش نیستند **قطعه**

هر که عاقل بینی او را بهره ایست  
میزید از آفتاب حادثات  
نقد وقت از مائه دیوانگی  
شادمان در سایه دیوانگی

مطالب به ضلع به یک از دوستان صادق نامه می نوشت شخصی در پهلوی او  
نشسته بود بگوشه ششم نوشته او را میخواند برود شور آمد نوشت که اگر نه در پهلوی من زد  
زنی می نشسته بودی و دو نوشته مرا میخواندی همه سر از خود بوشتمی آن شخص گفت که  
والله یا لیسنا من نامه را مطالعه کرده ام و خوانده ام گفت آنادان پس این که میگویی از کجایی

**قطعه** هر آن کس ز دیده بر سر مرد  
شود مطلع بایشش خواند وزد

روی در صمعی آورد و گفت یا ابن الزانین و ان باش و حکیم امیر المؤمنین همان روزم  
 بدو مارون از خنده بیشتر افتاد و وی را همراه آورد چون بقصر مارون آمد و آن عظمت  
 و شوکت دید و مجلسی با مارون را تماشا کرد و در چشم وی بزرگ نمود پیش آمد و گفت سلام  
 یا بنی الله مارون گفت خوش باش چه میگوئی گفت سلام علیک یا رسول الله گفت و  
 چه میگوئی وی امیر المؤمنین است گفت سلام علیک یا امیر المؤمنین مارون گفت علیک  
 السلام پس می را بنشانند و مانده کشیدند و از هر چیزی بخورد و در آخر پالوده آوردند  
 صمعی گفت امید میدارم که وی نداند که پالوده چه چیز است مارون گفت اگر چنین است  
 ترا یک بدره زر بدهم پس عرابی دست دراز کرد و پالوده خوردن گفت بگو که آن همانند  
 که هرگز نخورده است مارون گفت از وی پرسید که این چه چیز است که میخوری گفت  
 سوگند بخدا ای که بخلاف ترا کنم گرداننده من نمیدانم که این چه چیز است اما خدا بیجا  
 در قرآن مجید فرماید **وَ قَالَهُمْ تَخَلَّوْا مِنَّا وَ تَحَلُّوا مِنَّا** نخل نزدیک است گمان برم  
 که این مان باشد صمعی گفت یا امیر اکنون دو بدره بدو بریز که این همچنانکه پالوده را نمیدانند  
 را آن نیز نمیدانند مارون بفرمود تا صمعی را دو بدره دهند و عرابی را نیز چند آنکه غمی شد

قطعه کیت دالی کریم آنکه ز بند	تیمت اگر خندان در مش
هر چه آید برو چه بد چه هرزل	همه گردد و بسا که در مش

مطایب خلیفه وز می داشت میخورد و بره بریان پیش می نموده بود و ادعای  
 از باویه در رسید وی را پیش خواند عرابی نشست بشره تمام در خوردن استیاد

نویس

از انصار که مشهور خود پرس که در چشم می بیند می واقع است آن ن بعت  
 و اضطراب سپید و آنچه حضرت فرموده بودند باز گفت گفت رست فرموده اند  
 و چشم من بیند می و سیاهی است امانه بریدی **قطعه**

گر مقبله مزاج کند عیب او مکن	شغلستان بقاعده عقل وین مباح
و آن نینه است کلفت چن زنگ آئینه	آن زنگ را چه عقل بجان بخر مزاج

مطابق روزی صمعی بر مانده مارون حاضر بود که پا لوده حاضر کردند  
 گفت بسیار از اعرابی باشند که هرگز پا لوده ندیده باشند و نام شنیده مارون  
 گفت بدین عوی که کردی گواهی بگذاران و گزند دروغ است اتفاقاً روزی  
 مارون لشکار رفت و صمعی با وی بود و دیدند که اعرابی خالی از بادیه میرسد  
 مارون با صمعی گفت که وی را پیش ما آرد صمعی پیش می رفت و گفت امیر المومنین  
 ترا میخواند اجابت کن گفت مومنان را امیر میباشد گفت آری اعرابی گفت  
 من بومی ایمان نیارم صمعی ویرادش نام داد و گفت یا ابن الزاینه چو  
 چنین گوئی اعرابی در غضب شد و گریبان صمعی را بگرفت و هر سو میکشید و شنام  
 میداد مارون میدید و میخندید اعرابی او را پیش مارون آورد و گفت ای  
 امیر المومنین چنانکه این مرد گمان می برد او من از روی بتان که مراوش نام  
 داده است مارون گفت دو درم بومی ده اعرابی گفت سبحان الله او مراوش نام  
 داده است دو درم دیگری بومی باید داد مارون گفت آری حکم ما چنین است بر او

وازمها برت و بفتان بالما سن گوهر عجز و اضطرار بفتند و بلسان افسقار و زبان اعتدال گفتند

باز که بر تو چاکس کمی نداد روی سپر	با هر که خواهی می نشین با هر که خواهی در گذر
یاعی هر چند قریب عقل و خصم شینے	باز که دل شکسته رات کینے
این بس که بلا و رنج و محنت باشے	با ما چه طغیلس در گران نشینے

آن جوان غمناز در درویشان استماع فرمود و از شنیده تن در خوبی گذشت و بصفت آن تنها ماندگان مجبور و فراق دیدگان برنجور بازگشت قطعه

بعد از چهار چیز رجا با چهار چیز	خوشتر بود چه رحمت پس از غدا ب
جملی پس از فراق و وفائی پس از خلافت	صلحی پس از نزاع و رضائی پس از عتاب

روضة ششم در وزیدن نسایم ملاطفات و رواج مطالبات که غمچه لبهار را بخنداند و شکوفه دلها را بشکفاند

از حضرت سالت صلی الله علیه و آله و سلم مرویست که فرموده است که من مزاج کن شیرین سخن باشد و منافق ترش رو و گره بر او آمیز المومنین علی رضی الله عنه و کرم الله وجهه فرموده که هیچ باک نیست اگر کسی چندان مزاج کند که از حد بدخونی و دایره ترش روی بیرون آید رسول صلی الله علیه و سلم مرعوز می را گفت که عجز به پشت درینا بند آن عجزه بگیرد و آمد فرمودند که خدای تعالی ایشان را جوان خوب روی تر از آنچه بوده اند برانگیزند و به پشت بر دوزخی را فرمود

<p>مهرجو او میساید هیچ و پی کار خود بشینی در رویش چون این نصیحت بشنید بجنبید و گفت</p>	
<p>قطعه در عشقست مبره جانان بزم</p>	<p>غصه گرز و دگر می حسن تحمل بیند</p>
<p>او گلستان جال است عجب نیست کزو</p>	<p>خاکش خار بر و طالب گل گل حسیند</p>
<p>حکایت خوب روی را کند ارادت بخلقه در ایشان کشید چون کز دروازه هویان رسید</p>	
<p>قطعه شد رخس قبله خدا جو یان</p>	<p>از خدا روی خود دور و کردند</p>
<p>فوطه پوشان بران شکر گفتار</p>	<p>چون بگس بر شکر غلو کردند</p>
<p>بهرس او را خاصه خود میخوانست و خود را در نظر قبول او می آر است تا عاقبت</p>	
<p>درین کشاکش میان ایشان خلاف افتاد و نزاع خاست بر قطعه</p>	
<p>تیسر از عشق بازان کوفتن بر یکدگر</p>	<p>چون دم از عشق یکی معشوق نیکو روزند</p>
<p>طالغان بس چون سازد تیز کام</p>	<p>جای آن دارد اگر بر یکدگر بپاوندند</p>
<p>پیر خاتفاه که از آن نمد کلاه داشت و در آن دعوی هر دم بر خود گواهد آن پسر طلبید و زبان</p>	
<p>نصیحت کشید کلامی فزندار چنبد و جوان دل پسند با هر کس پن شیر و شکر میامیزد</p>	
<p>بر بسیار بی بهر نا کس میا و نیز تو آینه خدانامائی دروغ باشد که با هر سیر و پا چهره کشائی</p>	
<p>رایحهی هر لحظه عنان بچنگل غبارده</p>	<p>در خلوت خاص عام را بار بار دیده</p>
<p>رخسار تو مرآت صفالت زده است</p>	<p>مرآت صیقسل را بجز نگار دیده</p>
<p>چون آن شیرین پسرا نصیحت بشنید بروی تلخ آمد روی ترش کرده بر سر است</p>	
<p>و چه بماند از خاتفاه بیرون رفت و چند روز نیامد و مریدان از غم مفارقت او بجان آمدند</p>	

عشق

قطع نوبت خوبی امر و چو سر آمد آن به	که پی عشوه بنا گوشش ذوقش تبر است
لوح عارض چو شد از تویی شنیده در	چوب ساسنت که جز صفحہ دل نخر است

نگفته عاشقی که از بهشت حیدر تنگ بود و از وحشت قیامی در سنگ زرد میسر بود  
 که کی باشد آن ساده روی ریش بدر آرد و پندار حسن از سر بیرون کند تا با تخیالی  
 در خدمت او تو انم بود و بی تکلف از صحبت او تو انم آسود شنیدیم که چون از روی او  
 بر آمد تازگی جمال آن بسر آمد و نیز چون گران از راه تناسلی او شبست دیده از تماشا  
 او بست و باومی گفتند این خلاف آنست که می گفتی گفت من چه دانستم که آن صید  
 بهوای خواهد گر سخت و این یسیر بومی خواهد گسخت قطعه

در لغت خوانده ام که ریش پرست	پیش و نشور لغت پر دانه
لیکن آن پرگز بکاک عدم	می کند مرغ نیکوی پرواز
قطعه رونق حسن تو رفت ستامی سپر	از نهال خشک سر سبز می مجوی
خط سبزه با سیاه می سبزند	حرف پندار جمال از دل بشوی
یکدومیت کفر نخذان سر زده	کرده یکسانت به پیران دو موک

حکایت در لیشی به عشق جفا کشی گرفتار شد بسراهی میید وید و اسکی میر  
 و آهی میکشند و از وی چشم رحمت گاهی نگاه می نمود و دید با او گفتند که معشوق  
 تو همواره همچنانه مستانست و همچو ابی پرستان با درویشان با نیت معتقدان  
 جز بر سر انکارنی طالب و همچو او دیداید که بهتر از ان نیست که در آن زو بر چینی و صبا

حکایت خوبروئی از هوا می کسی نیندا بودی و هر لحظه بر سر کوشش از آمد و شد  
 سودایان هزار غوغا چون نوبت خوبی او سر آمد و نکبت زشتی از دور و بام در آمد  
 عاشقان بسیار بنساط جدید و پامی اختلاط در کشیدند یا یکی از ایشان گفت سیم این  
 همان یار نیست که پار بود و همان چشم دابر و بجاست و همان لب و دهان برار  
 قامت از ان بلند تر و تن از ان نیرومند تر این چه وقاحت و بی شرمی است  
 بیوفائی و بی آرز نیست که دامن از صحبت او در چیدی و پکار اودت از کوشید  
 گفت همیهاست چه میگویی آنچه دل میبرد و هوش می ربود و روحی بود و قالب  
 تناسل اعضا و نعومت بدن لطافت جلد و ملائمت آواز چون آن روح ازین قالب  
 مفارقت کرد و با قالب چه عشق بازم و بر گل پژمرده چه غمب که غمزم رباعی

گل رفت ز باغ خار و حسن حکتم	شبه نیست بشهر در حسن را حکتم
خوبان قفس از حسن خوبی طوطی	طوطی چو پرید پس قفس را حکتم

حکایت دلارامی که رونق جمالش رفته و طلمت ریش صفحہ ریش فرو گرفته  
 طالبان را از صحبت خود صبور می یافت و عاشقان را از موصلت خود نفور داد  
 که حجاب ایشان موعی چند است که بر عارض رخندان دمیده و از این ام  
 بی اندام مزع دل ایشان رمیده مجامی را طلب کرد که از بی یاری بجان ام  
 و از بی خریداری بفرغان بیا و این حجاب را از پیش بردار و این نام را از هم بردار  
 حجام مروی ظریف بود و طبعی لطیف داشت پاکی میراند و این قطعه میخوانند

چون ما را بیدید تبر سید و گفت و یک این کیست در پهلوی تو گفتم نخواهم گشتم این  
 نیک خواه هست مرتزگ گفت می اینجا چون فدا گفتم این راز را از وی پرس که فر  
 نگشت جابانه خود برگزیدم و با شتر پیوستم و هر دو سوار شدیم دور را در آمدیم در اثنای راه  
 این قصه با وی گفتم پشت مرا بکش و حبس اجتهای تازیانه بدید عزیز خواست  
 و گفت حکما گفته اند نکته یار را ز برای روز محنت باید و گرنه در روز راحت یار کم نیاید

ولا که آیدت روزی غمی پیش	چو یاری باشدت غمخوار غم نیست
برای روز محنت یار یابد	و گرنه روز راحت یار کم نیست

حکایت وقتی رسید بکوفه رسید و زیر روی به تخاس درآمد غلامی بروی عسل  
 کردند که چون هنگام غنا کردی منع را از هوا آورد می خبر او را بر شید بر ساینده نذر  
 تا او را بخریدند چون هم رحلت که دزد شنیدند که در روز اول میگر است جزع کنان میگفت

قطعه آنکه ریزد بی گنه خوم به تیغ پیر یار	بچه که از خون چو من شوریده حالی بگذرد
منکه از یک زدم بجز انم چنین فته دوست	وامی حال ما اگر ماهی و سالی بگذرد

این خبر بر شید رسید ویرا احضار فرمود از حال می استفسار نمود و است که در کوفه  
 بعشق کسی گرفتار است ترجم کرده وی را از او ساخت زیر گرفت حیف باشد که این  
 خوش آوازی را از او کنند بر شید گفت در بیغ باشد که چنین بلند پروازی را بر سازند با

امی آنکه ترا دولت شایهی هوس است	و آزادی بندگان ترا دتر است
آزاد کن آنرا که بود بنده عشق	کمان ل شده را بندگی عشق است

ک



قطعه در سبک نوینه اسفند	در درازی قریب زین تعبیر
بود تصویر ما صنعت او	لوح تصویر او تن عریان

برداشت و پشت مرا چون شکم طبل برهنه ساخت و چون طبلال بر روز جنگ  
 بضر بات متعاقب فقرات متوالی بنوخت نه مرا ز هر فریاد ترسیدم که آواز مرا  
 بداند و نه طاقت صبر که می اندیشیدیم که پوست من بدراند بران شدم که خبر نیم  
 و سخن سر اورا بر دم و خون اورا بر زیم باز گفتم که فتنه بیامی خواهد شد که نشان زن  
 آن از دست بچکنس یاد صبر کردم مادر و خواهر می آگاه شدند مرا از دست  
 او کشیدند و در ابروی من بردند ساعتی بر نیامد که مادر جنبا بر گمان آنکه من جنبا ام  
 گریه برداشتم و جامه ز سر کشیدم و پشت بروی کردم گفتم ای دختر از خدا بترس  
 و کاری که خلاف طبع شوهر است پیش بگیر که یک موشو هر تو خوشتر از هزار موش  
 اشتر اشتر خود کیست که تو از برای وی محنت کنی و این شربت شرم پس بر خفت  
 و گفتم که خواهر ترا خواهم فرستاد که امشب و مساز و بهر از تو باشد و برقت بعد از ساعت  
 خواهر جنبا آمد و گریه برگرفت بزنده من عامی بد کرد و با وی سخن نگفتم در پہلوی  
 من بخت چون قرار گرفت دست مرا از کردم و دمان می ساخت گرفتیم و گفتم نه هر تو  
 با اشتر است و من بجای وی این محنت کشیدم این راز پوشیده دارد و گرفته  
 بهم تو هم من قضیعت میشویم اول وحشت تمام بروی راه یافت و آخر آن وحشت  
 بمواست بدل شد و تا صبح آن قصه می پرسید و میخندید چون صبح بر آمد جنبا آمد

از ایشان بر تافتم و بجانب یک تاسفتم مرا آواز دادند که باز آئی که هیچ ناشیست  
 در میان نیست و چه گفتگوی بر سر زبان من باز آمدم هر دو نشستند و با هم از سخنان  
 گذشته و آینده در پیوستند در آخر اشتر گفت که امشب چشم آن دارم که با من باشی  
 و چهره امید مرا بنامش نسداق نخواستی جفا گفت لا والله این سخنان چه نوع  
 میفرست و کار ازین دشوار تر بر من باز میخواهی که باز آن اقهار پیش آید و گویش  
 ایام بازیگی ابواب اندک شاید اشتر گفت الله که ترا نمی گذارم دست از دست بر ندم  
 مصرع هر که آید گویند و هر چه خواهد گویند جفا گفت این دوست طاعت آن دارد  
 که هر چه من گویم بجا آر و من برخاستم و گفتم هر چه فرمائی من همان کنم اگر چه جان من  
 در سر آن رود پس جامهای خود بیرون کرد و گفت این را بپوش جامهای خود را  
 بمن ده پس گفت بنخیمه من در آئی و در پس پرده نشین شو هر من خواهد آمد قبح شیر  
 خواهد آورد و خواهد گفت این آشام تست بستان تو در گرفتن آن تعجل مکن و اندک  
 تعجل پیش گیر از ابد است خود خواهد داد و ایاز زمین خواهد نهاد و خواهد رفت تا و گیر  
 بامداد خواهد آمد هر چه او گفت چنان کردم چون شوهر وی قبح شیر آورد من باز دراز  
 پیش آوردم وی خواست که بر زمین نهد من خواستم که از دست وی بستانم  
 دست من بر قبح آمد و سرنگون شد و شیر بر بخت شوهر در غضب شد گفت با من  
 ستیز میکنی دست دراز کرد و از آن خانه تازیانه از چشمم گورد و گوزن از پس  
 گردن تا دم بریده و بنیس روی سر خپ شدت جلالت در هم چیده

۵۷

ایشان جنگها انگیزه شده و خونها ریخته گشت مردم جز ذخیره از ان دیار برکنند و با  
آقامت در دیار دیگر افکنند چون شد اند فراق متاد می شد و دواعی اشتیاق  
مقاضی گشت روزی اشتر گفت با یکی از دوستان پیچ توانی که با من بیانی و مرا  
بزیارت دوست مددگاری نمائی که جان من در آرزوی او لب رسید و ز من در  
مفارقت او شب بخامد گفت سمعا و طاعتی هر چه گوئی بنده ام و هر چه فرمائی بان  
هر دو برخاستند و راهلما بیارستند یک روز و یک شب تا روز شنبه بگریه راه بریند تا بان  
دیار رسیدند و شعبه کوهی نزدیک بان گروه فرود آمدند و راهلما بجا بایند اشتر  
دوست خود را گفت بر خیز و آن گم شده را سراغ کنان بان قبیله بگذر و بجا پس نام  
با کینزک فلان نام که راعی گو سفندان محرم راز نامی پنهان می ست سلام من بادستان  
و از وی خبر جزا پس موضع فرود آمدن من او را نشان ده آن دست گوید که بزخم  
و بان قبیله در آمدم اول کسیکه مرا پیش آمد آن کینزک بود سلام اشتر رسانیدم حال  
جزا پرسیدم گفت شوهر وی تنگ نمه است و در محافظت می احتیاطی تمام نماید  
اما موعده شما آن در خان است باید که وقت نماز خفتن آنجا باشد من و در گشتم و ان  
خبر با اشتر رسانیدم هر دو بخاستیم و آهسته راهلما سیکه هم تا وقت موعده بر خود آوردیم که با  
بودیم در انتظار با گریه و آه  
یعنی خیزید که مد آن جا پرده ماه  
اشتر از جاسی بر بست و استقبال کرد و سلام گفت دوست بوسید من رو

بازم خونست که تا چو خونم ریزند	تا که ز لبست کام نگیرد
دختر گفت که ولسا اگر تو خون من ریزی من خونم	دختر گفت که ولسا اگر تو خون من ریزی من خونم
آن بکه تو پیش پستی غائی و این عقده از دل بکشانی	سلسل برخواست این نه آغاز کرد
باعمی از کشتی نامور ستاین چرخ درشت	بنگر که مرا چه سان بجاک آمد پشت
آن کز دیم این نقد جیاست آبدشت	امروز بدست خود همی باید گشت
پس بر گلوئی که بران اززه گریبان شکست بر دو از غیرت عقد حامل تهک میر سخت	
یک تیغ براند و آن شمع جهان فروز را بکدم نشانند و روی خاک آلود خود را بخون آلود	
سپاهیه و بان سرخ رولی بار دیگر رومی ران سپه روز آن آورد و چند دیگر را سر برداشت	
آخر سر نهاد چون قوم سلسل از این دفعه خبر یافتند جامه در آن مویه کینان	
نشانفتند و آن هر دو کشته را بمقابر قبیله بردند و در یک قبور بجاک کردند	
قطعه هر دو را زیر زمین از سر عزت بردند	تا نه در روز حسد از خوار و ذم بر خیزند
در تیره خاک بکشان روشن جا کردند	تا بجم شاد و خب چنند و بهم خریس نزنند
حکایت جوانی با کمال دین شتر لقب و دختر جمیل از مهران قبیله صاحب زار	
نام عاشق شد و رابطه دواد و قاعده اتحاد و میان ایشان حکم گشت این راز از نزد یگان	
و دور می پوشیدند و در اخفای آن حسب المقدور میگویشند اما حکم آنکه گفته اند میت	
عشق سیرت که گفتن نتوان	بد و صد پرده نفستن نتوان
عاقبت راز ایشان بر روی بر روز افتاد و سر ایشان از نشین بپس این بیان قوم	

ایشان

و پاکی از ان اجل است و ثوابت خود بران از همه در جمال اکمل است چنانچه چون او را  
 جنبانیدم مرده بود و پی بجیات جاودان برده پیر گفت این همه گریه بر یاد آن چیست  
 که هرگز عفت و نظافت لطف و طرافت و از خاطر من نمیرود و حسن و جمال و لطیف و محال  
 او از نظر من غیبی نشود تا با ششم این راه را خواهم سپرد و چون بمیرم بدین حال خواهم مرد <sup>قطعه</sup>

یا چون رفت آن نجوبی از همه عالم فزون	در فراقش از همه عالم فزونم گریه گریست
ریزد اکنون آن ل از گونه زردم بنجاک	چون دم در خاک هم زینگونه چون ایهم گریست

حکایت جوانی سلیس نام از سلاکه آرام که در قبائل بجمال و ادب مشهور بود و  
 همیشه شیران و معرکه دلیران از ضعف و سستی در دردل از دختر عم جوانی داشت  
 و در سر از سوسه عشق او سودائی عمر با نخب بر تو با بطلوب سید و ضربت عشق خورد تا جمال  
 معشوق بدید هنوز در بزم صال بجا نکرده بود و از جام وصل جرعه میشم نخورده که غمیتش  
 خواست که از آن منزل در جامی گیر مقام کند و در وطن بازه تر آرام گیرد آن ماه را در عمار  
 نشاند و آن عمار می را بان راه که دلش میخواست براند چون یک حلقه براند بجا خوش  
 و منزل دلکش نزول کرد و عمار می فرود آورد ناگاه دید که از یک جانب سوار اسکا  
 شدند بر خاست و سلاح بست در خانه زین نشست چون نزدیک آمدند دانست که  
 دشمنان ویند و قصد او دارند بمقابله و مقاتله ایشان مشغول گشت و بیشتر  
 ایشان را کشت اما از خسه خور پیش خنجر عم باز گشت و گفت قطعه

آ مد زعد و کشتن من خبری	بنشین که به بنیمت بجزرت نظری
-------------------------	------------------------------

چون شب آمد بر خاستم و آن غلام را بجا همای نفس میارستم و بوی ناخوش معطر  
 گردانیدم و بدرخانه آن جوان سایندم در بکوفتم در کشاد و پرود آمد چون باریدید بهوت  
 اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ بگفت پس پرسید که شمارا که آورده است و من که منهنونی  
 که گفتم بعضی بنای بلوک این غلام را خریداری کرده اند و مع بچیرس قرار نیافت  
 رسیدم که مشب قصدین غلام کنند اکنون بر آنومی سپارم تا مشب پناه تو این جوان کند  
 گفت تو هم در آمی با وی باش گفتم مرا همی در پیش است که اینجا تو انم بود غلام را  
 بوسی بگذارتم و بر گشتم چون بخانه رسیدم و در بستم و بستم در آن ندیشید بودم که مشب  
 میان ایشان چن گذرد و مصاحبت ایشان بر چه قرار گیرد ناگاه شنیدم که آواز  
 غلام بر آمد از آن گریان گفتم ترا چه بوده است و در صحبت آن جوان چه روی نموده  
 که بدین حال می آئی غلام گفت آن جوان ببرد و جان بیجانان سپرد گفتم سبحان الله  
 آن چگونه بود گفت چون تو بخانه رفتی مرا بخانه درون برد برای من طعامی آورد  
 چون طعام بخوردم و دست بستم از برای من بستر انداخت و مشک و گلانک من زد  
 مرا بخوابانید بعد از آن دست بر رخسار من نهاد و گفت سبحان الله این چه خوب است  
 و چه محبوب چه ناخوش است آنچه نفس من میجوهد و در هوای آن میکاهد و عقوبت  
 خدای تعالی از همه سخت تر است و گرفتار آن از همه کس بد بخت تر بعد از آن  
 اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ گفت و دیگر بار انگشت بر رخساره من گذاشت و گفت  
 که گوی میدم که این بغایت جمال حمیلت نهایت تمام امانی دلیل با عفت

اما دلم آه میزد و اشک میریخت و یک لحظه آه و تسکین از هم نمی گسخت روزی  
در خلوت اورا طلبیدم و از وی موجب آرزای رسیدم گفتم من دی بودم که غلامان  
و کینزان می خریدم و میفروختم و وجه معاش خود را از ان بیع و شتر  
می اندوختم روزی غلام صغیر در رعایت حسن و نهایت جمال عبت  
لب چو شکر ناب بر رخ چو ماه نیر

بسته صد دینار بخبریدم و در تربیت او بسی بیخ کشیدم چون شنبه اول اردیبهشت  
بیاموخت و چهره بد لببری برافروخت یوسف واریبازارش بردم و بر خریداران  
شمال و اخلاقش بر شمردم ناگهان دیدم که در زمی لباس اهل صلاح نازنین سوار  
بلکه در خانه زین زین با نگاری آنجا برسد و بگوشه چشم آن غلام را دید خود را از بار  
در انداخت و منزل در پهلوی او ساخت پرسیدم که چه نام داری و از کد ام پاره  
و چه هنر میدانی و کد ام کاری میتوانی کرد و انگاه روی من آورد و از من سوال  
بهامی او کرد گفتم اگر چه در حسن جمال یکدینار است اما باها او هزار دینار کامل بعبارت صحیح  
گفتم از حاضران در تنگت دست بدست غلام برد و چیزی بدست او سپرد و بعد از  
رفتن وی آن را وزن کردم صد دینار بود روز دوم و سوم بهین دستور عمل کرد و همین بلد  
پیش آورد مبلغ آنچه بخلام داد و سیصد دینار رسیده بود گفتم باین غلام را تمام ادا  
کرد همانا اورا باین غلام تعلق خاطر است با دمی از آنچه گفتم قدرت ندارد و چون  
وی روان شد من نیز بی اطلاع وی در پی او شتافتم چند آنکه خانه و راهیستم

و آن هر دو آرزو مند مشتاق را بهم بگذاشت مجلس خالی گشت و دوای میوه صلیت از جانبین متعالی شد کینزک زبان در مخاطبه آن جوان بگشاد و این صدا در داد و داد و داد

بخدائی که آشکار و نهان	بنده اوست آدمی و پری
که زهر کس که در جهان مینم	پیش من از همه عزیزتری

جوان آن نکست گوش کرد و فریاد بر آورد و گفت قطعه

ای آنکه مرا دیده و دل منزلت است	جان بگرم جمله کنون حاصلت است
گر هست دلم مائل تو نیست عجب	شکست نه دل لی که فی مائلت است

بار دیگر کینزک گفت که در جهان همین آرزو دارم که دست در میان یکدیگر کنیم و از لب و زبان یکدیگر نیکو خوریم جوان گفت من نیز همین آرزو دارم اما چه کنم که خدا متعالی فرماید  
اَلَا خِفَا بِرُؤْسِهِنَّ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوًّا اَلَا الْمُتَّقِیْنَ یعنی فردای قیامت دوستی دوستانان برنگ دشمنی برآید مگر دوستی پرهنر گاران که بر دوستی بیفزاید نمی خواهم که فردای قیامت بنامی محبت باطله گیرد و دوستی بدشمنی بدل گردد این بگفت و در آن صحبت بگذاشت و بدین ترانه گام در راه برداشت رباعی

این عشق دو روزه را دلا باز گزار	کز عشق دو روزه بر بنی آید کار
ز انقضاء عشقی گزین که در روز شمس	با آن گیسو قرار در دوار قرار

حکایت یکی از دانشمندان گوید که وقتی مجلس ششم و دوازدهمین در استعجاب ششم ارادت میکاشتم پیری لازم مجلس سی بود و از وظیفه لازم دست تخلص نموده



آه سرد از دل پرورد بر آورد و یکی از جوانان نبی شام را ذکر کرد صدیق رضی الله عنه مسجد رفت و خوابه آن کتیزن را طلبید و در آنجا رسید و با وی را بنواجه و داد و پیش معشوقش زورستان	
قطعه دلا بشا به کامت کی بخت انداخت	جز آنکه از همه کام زمانه فرود آید
بدر و کار بر آید اگر ترا آن نیست	بنال تا دل اهل و لے بدر و آید

حکایت کتیزنک معنی که بحسن غنا موصوف بود و به لطفت نوامعروف جمال بی بدل داشت حسن بی خلل روزی در منظر پیش خواجه خود سازی می نمود و غزلی می پر خوانست نوجوانی که در دل هوامی او داشت و در سر سودامی او در زیر منظر ایستاده بود و گوش بر آواز او نهاده و در وقت استغای می تحله می کرد

واز لذت الحان او تا ملی می نمود بعبت

خرم آن که داده محروم از دیدار دوست	کولیس یو از حرمان گوش بر گفتار او
ناگاه خواجه سر از منظر بیرون کرد جوان را دید نزدیک خودش خواند و با خود بر مائده بنشانند محروم از هر جا بادی چیزی می گفت و هر لحظه در هر بهتری گوهر می گفت جوان با خاطر فارغ از همه چیز نا منظر با خواجه داشت و چشم با کتیزنک هر چه بود بفرموده سوال میکرد این با بر جواب میداد و هر چه او بطره کرده می بست این لشکر خنده میکشاد	

فقطم چه خوشتر از وصال من عاشق	بر غم و شمنان با هم موافق
جسم از چشم و ابرو در فسانه	کنار و بوس را جو پان بجانانه
چون صحبت گئی شد خواجه را چنانکه دانی بضرورت حاجات انسانی قدم برداشت	

آن عشق را که منقبت خاص است	قی	هر جا که هست عفت شر از لوازم است
عشقی که هست تابع طبع و هوای نفس		خاصیت طبع سباع و بهائم است

حکایت میان دو خردمند سخن عشق میرفت یکی گفت خاصیت عشق همیشه بلا درنج است و عاشق هر وقت محنت کشد بلا سنج دیگری گفت خاموش همانا که تو هرگز آشتی بعد از جنگ ندیده و چاشنی وصال بعد از فراق نخشیده هیچکس در عالم از صافی دلان عشق پیشه لطیف نیست و از گریبانان دور از این اندیشه کشف ترند

قطعه پر تو شاه عشق است جمال مرد	کی کند میل جمال آنکه بدل نیست جمل
گر بدین قاعده حجت طلبد نادان	حجتم لبین و آن لبس لی الحس میل

میل

حکایت وقتی صدیق اکبر رضی الله عنه در ایام خلافت خود در کوچه های مدینه میگشت ناگاه بدر خانه رسید از آن خانه آواز گریه شنید که زنی بتی میخواند و از دیده سرشک گرم میسازد مضمون بیت آنکه قطعه

ای طلعت تو بخوبی از ماه فزون	پیش نه طلعت تو خورشید ز لبون
زان پیش که دایه بر لبم شیرند	بر یاد لب لعل تو میخوردم خون

سماع آن بیت مردل صدیق اثر کرد درش بگفت صاحب بیت ترسید بیرون آمد از وی پرسید که آزادی یا بنده گفت بنده فرمود که این بیت را هوای که میخواند و این شک را برای که میخواندی گفت ای خلیفه بروح پیغمبر و رضایت منور می که از من بگذرد فرمود که از این مقام گام برندارم تا سدر دل تو بر سر نیارم کنیزک

حکایت اعرابی تنبیه کریمی زرو ساعرب قصیده گفت بر خوانند و از کفر گفت

شعر آمد دالی آید العود بطنها | بذل النوال وظهرها القلیل

یعنی دراز کن بسوی من دستی را که گفت و عادت کرده است بچش زرد مال لشت او  
تقبیل اهل حاجت سوال آن کیم دست بسو آن دراز کرد چون بوسید بر وجه طیبیت  
که بویهای لب تو دست مرا بخراشید گفت پنج شیر زیان را از خار درشت خا لشت چو زین  
آن کریم آن کلمه خوش آمد گفت این کلمه پیش من از آن قصیده خوشتر است  
بفرمود تا وی را در برابر قصیده هزار درم دادند و برابر آن کلمه سه هزار درم قطعه

آنرا که بدحت ز فلک سر گذرانند | چون نیست سخندان بود از جمله فرودتر

دانی که سخندان که بود آنکه بدانند | بدر از نگو باز نگو را از نگو تر

روضه نجم در وقت بر رفت حال بلبلان چمن عشق و محبت

و حقت ربال پر و الکان خبسن شوق و مودت

از مقدمات شکوه نبوست این بیت که من عشق و عفت و کفر قدمات عفت  
شایدیگایعنی هر که در جاذبه عشق آویند و با لطافت عشق آمیزد و در آن طریق  
عفت و کتمان پیش گیرد چون بمیرد شهید بمیرد و شتر طعنت و کتمان از برای آن است  
که چون بمیل طبع و هوای نفس آلوده باشد و در وصول بان ساطع اول بیدر اطمینان  
کند آن از قبیل شهوات نفس حیوانی است نه از فضل روح انسانی قطعه

و پانصد گو سفند گفتند پس کریم بنا شمی گفت ہیہات وی پر چه داشت  
داد و من از انچه داشتتم از بسیار اندکے بیش ندادم قطعہ

چون گدائے کہ نیم نان دارد	بتامی دہد ز خاشاکے خوشی
بیشتر زان بود کہ شاہ جهان	بدہد نیمی از خزانہ خوشی

حکایت شاعری توقع فائدہ بدرخانہ معن زابد آمد چند روز آنجا بود بار  
نیافت رباع وی آمد از بانخان التماس کہ چون معن رباع درآید بر کنارہ آیشنیہ  
مرا آگاہ کنی چون آن وقت رسید اورا بانخان آگاہ ساخت این بیت گفت

ایا جودہ معناتاج	معنا بجا جتی
فمنالی الی معن سواک	شفیع

دو بار پاره تہمتہ نوشت و باب او چون آن تہمتہ پیش معن رسید بفرمود تا آنرا بگفتند  
چون آنرا بخواند شاعر اطلبید و وہ بد روز بوی داد و آن چوب از زیر بساط نخواست  
روز دوم آن چوب از زیر بساط کشید و بخواند شاعر اطلبید و صد ہزار درم دیکر  
بوی داد روز سوم ہمین دستور عمل کرد شاعر تبرسید کہ مبادا ایشان شود و دادہ  
باز بستند بگنجیت چون روز چارم باز آن چوب پارہ را بیرون کرد شاعر اطلبید  
نیافت فرمود کہ در زونہ کرم من و جیب دکہ وی را چندان عطا دہم  
کہ در خزانیہ من یکدرم نماند اما اورا حوصلہ آن نبود قطعہ

کیست اہل کرم آنکس چو سائل بدین	آورد آن قدر رسید کہ در دل گنجد
بکشاید کف لہسان بخت چندان	کہ نہ در حوصلہ بہت سائل گنجد

کلمہ

فقر و فاقه کردی که این صره را بودادیم تا صرف معاش خود کنی بی یک بیت که صمعی  
 پیش تو فرستاد آنرا بومی داومی گفت و اللہ ای امیر اظہار فقر و فاقه کردم  
 دروغ نگفتم لیکن نخواستم که قاصد ویرا باز گردانم مگر آنچه امیر مرا باز گردانید بامون  
 سخن می خوش آمد فرمود که ہزار دینار دیگر بومی دہند صمعی گفت یا امیر من این  
 دین عطا بومی ملحق گردان بفرمود تا ہزار دینار بومی تکمیل کردند و آن مرد را از زمرہ  
 ندیمان خود گردانید قطع

گفت صاحب کم چون بی درم ماند ولی در بستن مدخل چنان است	ز ناداری سزد گرد بزند کہ ہمیان درم را سر مشبند
<p>حکایت حاتم را پرسیدند کہ ہرگز از خود کریم تر دیدی گفت بلے روزی      بخانہ میثی فرود آمدم و او دہ سر گوسفند داشت فی الحال یک گوسفند را      و پخت و پیش من آورد مرا از قطعہ گوشت نوش آمد بخوردم و گفتم واللہ بی      خوش ست آن پسر بیرون رفت یک گوسفند را میکشت و آن موضع را می پخت      و پیش من می آورد من ازان آگاہ نی چون بیرون آمدم کہ سوار شوم دیدم کہ      بیرون خانہ خون بسیار ریختہ است پرسیدم کہ این چیست گفتند وی ہ      گوسفندان خود را کشت مکتش کردم کہ چرا چنین کردی گفت بجان اللہ چون      خوش آمد چیزی کہ من باک آن باشم دوران بخاکم بس زشت سیرتی باشد در عجب      پس حاتم را پرسیدند کہ تو او را در مقابلہ آن چه داومی گفت بیصد سخر موسی</p>	

بجان چون آسپاج یار شناخت | حیات خود فدای جان او ساخت

حکایت اصفی گوید که بگری آشنائی دیشتم که همیشه بتوقع واحسان بدخاسته  
وی نیز شسم یکبار بدرخانه وی رفتم در بانی نشاند و بود مرا منع کرد از آن که برو  
در آیم بعد از آن گفت که ای صمعی این منع کردن من از در آمدن تو موجب  
تنگدستی و ناداری است که ویرایش مده است پس این بیت بنوشتم شعر

اِذَا كَانَ الْكِرْمِيُّ قَلِيلًا مَالًا | فَمَا أَفْضَلَ الْكِرْمِيِّ عَلَى الْغَرَسِيِّ

و بآن بان دم که بوی سان مانی بر نیامد که آمد ورقه آورد پشت و نوشته بود شعر

اِذَا كَانَ الْكِرْمِيُّ قَلِيلًا مَالًا | تَسْتَشِ بِأَلْحَابِ عَلَى الْغَرَسِيِّ

و همراه رفته صره پانصد دنیا من بانو گفتم که هرگز قضیه از این غریب تر بر من  
نمکده است این راتحه مجلس مامون خواهم ساخت پیش وی رفتم گفت از کجا  
می آتی ای صمعی گفتم از پیش کریم ترین کسی از ارباب عرب گفتم که کیست آن  
گفتم مردی که مرا از علم و مال خود بهره ور ساخته است و آن رفته صره را  
پیش منی بزین نهادم چون صره بید رنگ می برآمد گفت این مهر خازن من است  
میخواهم که آن کس را طلب دارم گفتم ای میر شرم میدارم که جهت بعضی گماشتگان تو  
خونی در ظاهر وی راه یابد مامون یکی از خواصان خود گفت که همراه اصفی برو چون  
آن مرد را ببینی بگوئی که میر ترا می طلبد بی آنکه تفرقه بخاطر درسد چون  
آن مرد حاضر آمد مامون بوی گفت تو آن شخص هستی که دیر در پیش ما آمده اظهار

بعد از آن گفت زود باشد که به پدر رسی و او چون نمود از تو نخواهد من اینها می که ترا داده ام باین نکتهم بر خیز ز بس روی و که بر نفس خود این نکتهم بهاد که گزند می تو بر ما نم این بگفت و هزار دینار عطا فرمود بگفتسم و بیرون آمدم

جوان سردار جوی بیاموز	ز مردان جهان مرد می پیاموز
در و ن از کین کین جویان نگهدار	ز بان از طعن بد گوینان نگهدار
نکوئی کن بان کو با تو بد کرد	کز ان بد زخسه در اقبال خود کرد
چو آیتن نکو کاری کنی ساز	نگرد و جنبه تو آن نیکو ساز

حکایت شبی در مسجد جامع مصر آتش قناد و بسوخت مسلمانان را تو هم آن شد که آنرا انصاریان کردند مکافات آن آتش در خانهای ایشان انداختند و بسوختند سلطان مصر جماعتی را که در خانهای ایشان آتش انداخته بودند بگفت و یکجا جمع کرد و بفرمود تا بعد و ایشان قهمانو شدند در بعضی کشتن و بعضی دست بریدن و در بعضی تازیانه زدن آن قهمان را ایشان نشانند و بر هر کس که رقعده قناد با و بعضی آن معامله کردند یک رقعده که مضمون آن کشتن بود بر یکی افتاد و گفت من از کشتن باکی ندارم اما دور می دارم که جز من کسی ندارد و در سلوی دی دیگر که رقعده تازیانه زدن داشت رقعده خود با نکلش او رقعده وی را خود گرفت و گفت من با ندارم مرا بجای می بکشید و او را بجای من تازیانه زید چنان کند نظر

بسیم دزد جویان دوری تو ان کرد	خوش آن کس که جویان دوری بجان کرد
-------------------------------	----------------------------------

علمهای سیاه از کوفه بیرون آمد در خاطر من چنین نقاد که آن جماعه طلب منج آیند  
 از بام فرود آمدم و بکوفه دران م بحکس را نمی شناختم که پیش می پنهان شوم بدر سر  
 بزرگ رسیدم دران م دیدم که مردی خوبصورت سواره ایستاده است و جمعی از غلامان  
 و خادمان گرد او برآمده و پیش او آدمم سلام کردم گفت تو کیستی و حاجت تو چیست  
 گفتم مردی ام که خجسته و از خصم ترسیده بمنزل تو پناه آورده ام مرا بمنزل خود در آور و در  
 حجره که نزدیک موی بود بنشان چند روز آنجا بودم به بهترین حال هر چه دوست تر  
 میداشتم از مطا اعم و مشارب تلابس بهم پیش من حاضر بود از من هیچ نمی پرسید  
 هر روز یکبار سوار میشد و بازمی آمد یک روز از او پرسیدم که هر روز ترا می بینم که سوار  
 میشوی و زود می آئی بچکار میروی گفت ابراهیم بن سلیمان پدر مرا کشته است  
 شنیده ام که پنهان شده است هر روز میروم بامید آنکه شاید که وی را بیابم و  
 قصاص پدر را از دست نام چون این را شنیدم از او بار خود در تعجب ماندم که مرا اقتضای منزل  
 کسی ندانست که طالب تسل من است از حیات خود سیر آمدم آن مرد را نام دینی نام پدر و  
 پرسیدم دانستم که راست میگوید گفتم ای جوانم در ترا در ذمه من حقوق بسیار است  
 و حاجت بر من که خصم تو دلالت کنم و این راه آمد و شد بر تو کوتاه گردانم ابراهیم  
 بن سلیمان منم خون پدر خود را از من بجواه او از من باور نکرد و گفت از حیات خود تنگ  
 آمد می میخواهی که ازین محنت خلاص شوی گفتم لا والله من او را کشته ام و نشانها گفتم  
 دانست که راست میگوید رنگش برافروخت و چشمان او سرخ شد زمانی سرور پیش انداخت



بر خاطر ایشان نشیند و فی سماع خاطر از یکدیگر تمتع تو امتد گرفت  
 حکایت عبد الله بن جعفر رضی الله عنه در عهد معاویه از خزانه بیت المال  
 هر سال هزار درم میدادند چون نوبت به نوبت رسید آنرا به پنج هزار رسانید  
 تلاش کردند که این حقوق مسلمانان است چرا یک کس میدی گفت من این  
 همه محتاجان بدین میدهم زیرا که وی پنج هزار با حاجات دریغ نیند اردو پنهان  
 از وی کسی را همراه وی بدین فرستاد و در مدت یک ماه همه صرف کرد و چنانچه بقرض محتاج نشد

قطع اگر بدست کرم او فتد جهان سیر	جهان باشد و صد بار از جهان هم پیش
چرا شود دل در لیش خسته زان حسرت	چو هست کیسه جوش نخرانده در ویش

حکایت خلیفه بغداد در موکب کب جنت شکست خود میراند و یوانه پیش رسید  
 و گفت ای خلیفه عثمان کشیده دار که در مدح تو سه بیت گفته ام گفت بخوان خواند خلیفه  
 نوحش آمد و یوانه چون آنرا دید گفت مرا سه درم عنایت کن تا روی غن و  
 خرم ما خورم و سیر بخورم خلیفه فرمان داد تا هر بستی هزار درم دهند قطعه

چون ل فاقه زور کند بر سخن در	گر مدح پادشاه سخاو کند رو است
مدوح چون کریم بود گزشتند او	هر بیت را خزانه گوهر دهد سزاست

حکایت ابراهیم بن سلیمان بن عبد الملک گوید که در آن وقت که نوبت خلافت  
 از بنی امیه به بنی العباس انتقال یافت و بنی العباس نبی امیه را میگرفتند  
 و میکشتند من بیرون کوفه بر بام سر آ که بعضی از مشرفان بوفت سه بوم دیدم که

بخرید و فرمود تا بهمان صورت که آن عالم گرفتار آن شده بود یعنی کرد پرسید که این  
 از که آموخته گفت از فلان مغینه او را نیز طلبید بعد از آن عالم را بخواند و گفت میخواهی  
 که آن صورت را که شیفته او شده از استاد کنیزک بشنوی گفت بل آن مغینه را فرمود  
 تا بان تغنی کرد عالم میخورد افتاد چنانکه تصور کردند که مگر بر عبد الله جعفر گفت  
 دیدی که کشتن این دور گناه فدا می بعد از آن فرمودت کلاب بروی او بزدند بخود باز آمد  
 با وی گفت باز آلتی بودیم که تو در عشق آن کنیزک بدین مرتبه رسیدی گفت و الله  
 آنچه پنهان است پیش از آن است که آشکارا شد پرسید که این صورت را میخواهی  
 که از آن کنیزک بشنوی گفت میدمی که آنرا از دیگری شنیدم که عاشق او هستیم  
 بر من چه گذشت حال من چگونه شود اگر آنرا از لب و دمان معشوق خود بشنوم  
 پرسید اگر وی را به بینی شناسی بگرسیت و گفت همیت

گفتی که شناسی که برد از تو دل درین	و الله که در آفاق جز او را نشناسم
------------------------------------	-----------------------------------

بفرمود تا کنیزک را بیرون آوردند و تسلیم وی کردند و گفت که این مرتزقه است که در  
 بجز گوشه چشمی نگاهی نکرده ام آن عالم در دست و پا عبد الله رضی الله عنه افتاد و گفت

رباعی آیم ز کرم بدوی کار آوری	وز موج فرستم بکنار آوری
صبرم بدل ز غم فگار آوری	خوابم بدو چشم اشکبار آوری

پس کنیزک را گرفت و بجای خود روان شد عبد الله رضی الله عنه غلامی را  
 فرمود که چهل هزار درم دیگر بگیر و همراه ایشان به تاجیکت فکر معیشت غبار

اشیار نکردهی گفت و می زین زمین مانع بیست چنین گمان می برم که از سفت نور  
آمده است و گرسنه است نخو استم که می را گرسنه گذارم پس گفت که امروز چه خواهی خورد  
گفت روزه خواهم داشت عباد الله یا خو گفت که همه خلق در سخا مر اعلامت گشته اند این  
سخی ترست پس آن غلام را و نخلستان را همه بخیرید غلام را آزاد کرد و آن نخلستان را بوی بخشید

قطع نفس سگ را یک و لقمه نان	بر سگ نفس هر که کرد و ایشار
گر بود بنده فی المشل شاید	خو اجکان را به بند گیش قسار

حکایت در مدینه عالمی بود عامل و در جمیع علوم کامل روزی گذارش برد  
نخاسین افتاد کینزکی دید مغنیه که سخن صوت غیرت ناهید بود و بجمال صوت  
حیرت خورشید شیفته جمال و زلفین زلف خال او شد از استماع غنایش حیرت هستی  
بصرای نیتی برود با صدغای نوایش از مصنیق بخرد می راه شحت سیرا بخود می سپرد قطع

خوبه روی خوبی آواز	می برده هر یک به تنها دل
چون شود جمیع هر دو در کجا	کار صاحب دلان شود مشکل

لباس انانی بپنکند و پلاس سوانی پوشید و خلیع العذار در کوی و بازار مدینه میگروید  
دستان بهلاست او خاستند را با هیچ سودند اشت زبان حالش باین کلمه متکلم و باین آیه مترنم

رباعی ز نیگونی که جلوه ن لادیر کند	عاشق ز بلا چگونه پرهمین کند
با دست سلامت کسان در گوشم	لیکن باومی که آتشم تیر کند

این قصه به عباد الله حضرت باز گفتند صاحب کینزک اطلبید و چهل هزار درم کینزک را

و آلا خیرین رضی الله عنہم کرم الله وجهہ در آمد و خاموش نشست ذل نصر و فاقه بزمین  
 وی طاهر بود حضرت امیر المؤمنین از وی پرسید که چه حاجت داری شرم  
 داشت که بزبان بگوید بزین نوشت که من مردی فقیرم وی را دو حقه عطا داد و غیر آن  
 مالک چیز نبود اعرابی یکی را رد ساخت و دیگری را از او بایستاد چند بیت سبب  
 حال در کمال بلاغت و فصاحت بر پرده افشا کرد حضرت امیر را خوش آمد سی دنیاگر  
 که از حق امیر المؤمنین حسن حسین رضی الله عنہما پیش می بود عطا دادش اعرابی آنرا  
 گرفت و گفت ای امیر المؤمنین مرا تو مگر ترین اهل بیت من گردانیدی و برفت  
 حضرت امیر فرمود که شنیدم از حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم که فرمود قیمت کل  
 امر بحیثه یعنی قیمت هر چه بقدر آن چیز است که وی می آید از محاسن فعال بدائع قولها

لطم قیمت مردانه از سیم وزر است	قیمت مرد و لقب رهنه است
ای بسا بنده که از کسب بهره	قدرش از خواجه بسی بیشتر است
وی بسا خواجه که از بی بهره می	در ره بنده خوبی سپر است

حکایت از عبد الله بن جعفر رضی الله عنہ می آید که روزی غمیت سفر  
 کرده بود در نخلستان قومی را دید فرو آورد و غلام سیاه نگهبان آن درختان بود  
 آن غلام را دو قرص از خانه آید پیش وی سگ یساره بود یک قرص پیش او  
 انداخت بخورد و دیگری را نیز بنیخت آنرا هم بخورد عبد الله رضی الله عنہ  
 از وی پرسید که هر روز قوت تو چیست گفت آنچه دیدی فرمود که چرا وی را بر نفس خود

اگر چه آن غرض یا عوض شناسی جمیل یا ثواب جزیل باشد قطعه	
کیست کریم آنکه ز بهر خداست	هر کس که کاید از دور وجود
هر چه بود بهر ثنا و ثواب	بیع و شرمی گیسو از احسان وجود
قطعه هر که مقصودش از کرم آنست	که بر آرد بعالم آوازه
باش از مهر خود و شهر کرم	خسانه او برون دروازه

حکایت جوادی را پرسیدند که از آنچه تجاجان میبوی و بسا بدان میریزد  
 پنج در باطن خود رعوتی و بر فقیران نمشی باز میبایی گفت هیهات حکم من  
 در کوشش و بخشش حکم کفگیر است که در دست طبناخ است اگر چه  
 هر چه طبناخ میدهد بکفگیر میگذرد اما کفگیر بخود گمان نهندگی کی برود قطعه

گر چه روزی از کف خواجست روز ده دست	بر سر روزی خوانش نیست ز بختانی
نیست جز او کاسه و کفگیر و یک زرق را	به که باشد کاسه و کفگیر از منت تهی

حکایت صوفی دیگری را صفت کرد و صفتی از روی شناسائی و معرفت آورد  
 فرمود که فلان کس سفره آراست نه سفره دار خود را شریک سفره میدارد و بلیک  
 سفره می شمارد با سایر خوردگان یکسان است بلکه در نظر خود طفیل ایشان است قطعه

چون بمسلمان سر اخویش نهند	خواجہ خوان از برای درویشان
طفیل را هست گر نشید اند	خوشین را طفیل ایشان

حکایت اعرابی ابی میرزا مین علی الذی هو سید الا سنی من الادلین

بوی نظر نکند قطع

روی ظالم بسین که بر رویش	آن زد و زخ در سیت بکشاده
سومی او تا کشاده شد ز خدای	نظر حمت نیفتاده

حکایت اسکندر را گفتند بچه سبب یافتی آنچه یافتی از دولت و سلطنت مملکت با صغرن و حدیثت عهد گفت با ستمالت دشمنان تا از غائله دشمنی زمام یافتند و از تعاهد دوستان تا در قاعده دوستی استحکام یافتند

بایدت ملک سکندر چون می از حسن سیر	دشمنان دوست گردان ستان دوستر
-----------------------------------	------------------------------

حکایت روزی سکندر با سر منگان خویش شسته بود یکی از ایشان گفت که خدا عزوجل ترا ملکی بس عظیم داده است زنان بسیار بخواجه تا فرزندان تو بسیار گردند و یادگار تو اندر جهان بماند جواب داد که یادگار من فرزندان من سخنان خوب و سیرت نیکوست و نیکو بود که آنکس که بر مردان جهان غلبه کرده است زنان بر او غلبه کنند

قطعه نچوت پیش اینقدیقین که سپر	ز خیل بجز و نیست یا خسر و مندان
بس سیرت نیکو حکیم را فرزند	ز بوان زن چه شود بر امید فرزندان

روضه چهارم در وصف میوه بخشی درختان جود و کرم و شکوفه ریزی شان به بدل و پیار و درم

فائده جود بخشیدن چیز نیست با ستمی بی ملاحظه غرضی و مطالبه عوضی

<p>قطعه ای خوش آن دانا که پیش شاه نکت چون آب می آرد و لطیف</p>	<p>گاه قهر از نکت خوش میزند شاه را آب بر آتش میزند</p>
<p>حکایت گناهکاری را پیش خلیفه آوردند یعقوبی که مستحق آن شد بود فرمان داد گفت ای امیر المومنین انتقام بر گناه عدل است و تجاوز از ان فضل و پایش است امیر المومنین عالی تر است که از آنچه بلند تر است تجاوز نماید و آنچه فرود تر است فرود آید خلیفه را سخن وی خوش آمد گناه وی را عفو کرد قطعه</p>	
<p>عفو از گناه فضل بود انتقام عدل کی فضل را گذارد و آرد بعدل رو</p>	<p>زان با این چرخ برین تا زمین هست دانا که از تفاوت این هر دو گهست</p>
<p>حکایت کودکی از بنی هاشم بایکی ازار با بکارم بی ادبی کرد شکایت بعمش بردند خواست تا وی را ادب کند گفت ای عم من کرده ام آنچه کردم که عفتل با من نبود تو کن آنچه می کنی که عفتل هست قطعه</p>	
<p>گر سفسی بی حکم نفس هوا بر تو نفس و هوا چون غالب نیست</p>	<p>نه بوفوق خرد کن کاری جز بر اهرم و بار می</p>
<p>حکایت زنی را از جماعتی که بر حجاج خروج کرده بودند پیش وی آوردند حجاج با سخن می گفت دوی سرد پیش انداخته نظر بر زمین دوخته نه چو آب نسیب نه بوی نظر میکرد یکی از حاضران با وی گفت که ای عورت هر سخن میگوید تو از او اعراض میکنی گفت من از خدا تعالی شرم میدارم که بر وی نظر کنم که خدا بیعالت</p>	

ببر پسر یا از مسند حکومت بر خیزد و در آخر نوشت که کفنه عمر بن الخطاب نه بران  
 مهری نه طغرائی رقم کرده اما چندان صولت عدالت و بهیت یاست  
 در خاطر با شسته بود که چون پیودی آن سفال را بجا کم بصره دانوی سوار بود  
 اندر سفت آمد و زمین بوسید و وجه پیودی تمام او نمود و پیودی سوار ایتا ده بود **قطعه**

چو بنو د شاه راعی نسیاست	کشد از دست گستاخان لیلی
چو ریزد شیر را دندان و ناخن	خورد از رو بهان لنگ سیلی

حکایت جوانی را بید می گرفتند خلیفه حکم کرد که دستش بید  
 تا از مال مسلمانان کوتاه شود جوان بنالید و گفت **بیت**

مرا بیت چپ راست چون خدا راست	رو ایدار که ماند چپم جدا از راست
------------------------------	----------------------------------

خلیفه بفرمود که دستش ببرد که این حدیث از حد و خدای تعالی و مسأله  
 دران از مسلمانی نیست مادرش همراه بود برخواست و گفت ای خلیفه  
 این فرزند من است بیدار می روز شب رعم و از دست پنجوی روز می بخورم

قطعه فرزند بود چو جان پنجشاس	بر جان من ستم رسیده
سر رشته روزیم کف او است	بپند که آن شود بریده

خلیفه گفت که دستش ببرد که من این گناه از وی در نیکن دارم و گناهکاری ترک این  
 حد بر خود روا ایندارم مادرش گفت این را همچو دیگری گنا بان شمار و از ان معاصی  
 انکار که هر روز از ان استغفار میکنی و از مرزش میخوایی خلیفه را گفته وی خوشی گفت بگذار **بیت**



ویکی را نام برد که اورا بجای او نشان بهرام بوجیب فرموده پدیر عمل نمود اما هنوز نیندرده  
 ساله پیش نبودند آنست که سبب غضب می بر حاجب حسیت بعد از آن روز بدر پرده سر اسرا  
 آمد و خواست که در آید حاجب دست بر سینه می بزود گذاشت که در آید و گفت اگر ترا  
 بعد ازین این موضع بمنم تا زیاده ات بزخم از جهت خیانتی که با حاجب پیشین کرده  
 اکنون میخواهی که با من نیز کنی این خبر بر نیز در جرد رسید اورا بخواند تخمین کن و خلعت پوشانید

قطعه حفظ شده باید چنان که آستان عبود	در ضمیر ننده آزاد نتواند گذشت
در حریم حرمت غرض که سر دقتست	مرغ نتواند پدید و باد نتواند گذشت

حکایت وزیر هر مزن شاه پور بومی نهشت که بازگانان دریا با جواهر بسیار  
 آورده اند و آنرا بصد هزار دینار برای بادشاه خریدند ام شنیده شد که بادشاه آنرا  
 نمی خواهد اگر هست فلان بازگان بصد هزار دینار سود میخرند هر مرد جواب نوشت  
 که صد هزار دینار پیش ما چندان قدر ندارد چون ما بازگانانی کینم باو نشا که کند و بازگان چه کنند

قطعه طومر شبستان بود که بیج و شری	بقصد کسب معاش خود اختیار کنند
چو شاه پیشه کند کار تا جبران جهان	تو خود بگو که دگر تا جبران چه کار کنند

حکایت امیر المومنین عمر رضی الله عنه در وقت خلافت خود در مدینه دیواری گل  
 میکرد و یهودی پیش می نطلم کرد که حاکم بصره بصد هزار درم متاعی از من خریده است  
 و در ادای من آن تعلق میکند فرمود که کاغذ را بپار گفت ندارم سفال برداشت و بر آنجا  
 نوشت که شکایت کنندگان از تو بیایند و شکر گزاران بیایند از موجبات شکایت

کہ میکنی گفت این غم را خبر داده است کہ لشکری میرسد کہ سوار ایشان توئی درین سخن  
 بود کہ لشکریان در سید بروی سلام گفتند اعرابی چون آن بدید رنگ و متغیر گشت حجاج  
 فرمود تا وی را همراه آرند روز دیگر بیدار مانده نهادند مردمان جمع آمدند اعرابی را  
 آواز داد چون در آید گفت السلام علیک یا ایها الامیر ورحمة اللہ وبرکاتہ حجاج  
 من چنان نیک گویم کہ تو گفتی و علیک السلام پس گفت طعام میخوری گفت طعام  
 اگر اجازت دهی بخورم گفت بخور اعرابی نشست دوست دراز کرد و گفت  
 بسم اللہ وانشاء اللہ کہ آنچه بعد از طعام پیش آید خیر باشد حجاج بخندید و گفت هیچ میدید  
 کہ دی روز از این بر من چه گذشته است اعرابی گفت صلحک شد ای امیر سیر کردی  
 میان من و تو گذشته امروز ایشای آن کنن کہ ایضا لایذکر بعد از آن حجاج گفت  
 ای اعرابی یکی از این دو اختیار کن یا پیش من باش کہ ترا از خاصان گردانم پیش  
 عبد الملک بن وان فرستم و با آنچه اورا گفته اجبار کنم اعرابی گفت صورتی دیگر هم  
 میتواند بود پرسید کہ آن چیست گفت آنکہ مرا بگذاری کہ سلامت بجای خود بروم کہ دیگر نہ تو مرا  
 بینی و نہ من ترا حجاج بخندید و فرمود تا وی را ده ہزار دینار بداند و بسلا و دوزنند قطعہ

مرد باید کہ بہ لطف سخن و حسن خطاب	طبع ارباب ستم را ز ستم باز آرد
ہر کسی کہ از احسان کرم پس دوست	بفسون سخن اورا بکرم باز آرد

حکایت یزدجرد پس خود بہرام را در موضعی دید از حرم خود کہ مناسب نبود و  
 فرمود کہ بیرون رود و حاجب را سی تازیانہ بزن و از پرده در سراسی دور کن

جسد مکن و خصوصیت بسیار	اندک روی آشتی بگزار
باز محاوره ایغندار معاودت نمود و التماس صلح کرد و صد هزار درم بدین صلح نوشتند و قطع	
عذر خواهی کن و عفو طلب زودتر	رخنه در قاعده یاری یاران تسلیم
درینا بدیم آن رخنه بگفت از زبان	در عمارت گرایش کوشش بختت زروسیم
<p>حکایت حجاج در کارگرمی از لشکریان جدا افتاد به تلی برآمد دید که اسیران  نشسته و از خرقه جنبندگان می چنید و شتران کرد او می چریدند چون شتران حجاج را  دیدند بر میدنند و سر بالا کرد و خوشنماک شد و گفت این کیست که درین بیابان جا  در نشان پوشیده برآمد که لعنت بر او باد و حجاج هیچ نگفت و پیش آمد گفت السلام علیک  اعرابی در جواب گفت علیک السلام و لا رحمة الله و لا برکاتة حجاج از وی آب طلبید  گفت فرود آئی بذلت و خوار می آب بخور که والله من فیق و نوکر کسی نسیم حجاج فرود آمد  و آب خور پس گفت ای اعرابی بهترین مردمان کیست گفت رسول خدا صلی الله علیه و آله  و سلم باز گفت چه میگوئی در حق علی ابن ابی طالب گفت از کرم و بزرگواری نام و می دانم  نمیکنی پس گفت چه میگوئی در حق عبد الملک بن و ان هیچ نگفت گفت جواب من بگو  ای اعرابی گفت بد مروت گفت چه گفت خطائی از دور وجود آمده هست که از  شرق تا بغرب و پر بر آمده است پرسید که آن کد است گفت آنکه این فاسق حجاج  حجاج را به سلطان گماشته است حجاج هیچ نگفت درین میان ناگهان مرعکه پرید و آواز  داد اعرابی بی حجاج کرد و گفت تو چه کسی می و حجاج گفت این رسول است</p>	

از دور ۸۵

تا بدان نفس او بسیار آمد	قطعه سیم بزرگ خرید و تنگ گیر
تا با تلاوت جان نابخشاید	تن با تلاوت مال زود زود

حکایت میان معاویه عقیل بن ابی طالب دوستی تمام بود و مصاحبت  
 بر دوام روزی در راه محبت شان خاری افتاد و بر چهره همدست شان عیار ک  
 نشست عقیل از معاویه بگریه و از آمدنش مجلس پامی در کشید معاویه غدر خوانان  
 بوسی نبشت که ای مطلب ایامی نبی عبدالمطلب ای مقصد قضی آل قصی او ای  
 آهوی نافه کشای عمر مناف و ای منبع مکارم نبی ما ششم آیت بنوت  
 و در شان شماست و عمر رسالت در خاندان شما گماشته اند بزرگوار ای حلیم  
 بر و باری باز آئی که از رفت پشیمانم و از گفتم پشیمان باغی

و در دوری تو بیدار زمین خواهم بود	تا کی بدت تا و کین خواهم بود
وزیر زمین شیر خنجرین خواهم بود	بر روی زمین پیش تو هم روز زمین

جواب عقیل که بوسی نوشت

آری ان لا اراک ولا امرانی	شعر صدقت و قلب حقا غیراتی
ولکنی اصدد اذ بجاننی	و کنت اقول هو فی صدقته

یعنی چون کریم از دوستی برنجید باید که کج منازقت یکسر و بکوسی  
 مهاجرت گزاید نه آنکه بید می میان بند و بید گونی زبان بکشاید لطمه  
 چون شود یازها تو جنگ اندیش

جرم بدانی بگید با وی پیش	
--------------------------	--

حوالے خود غافل باشد و حوائلی از حال وی آگاه قطعه

ز آنکه افتادست گرداگرد او مردار ما تیز کرده به نفع خود دور و منت را ما	بادش باید که باشد همچو گرسن با خبر نی چو مرداری که گردش کشته گرسن
---	--

حکایت نوشیروان روز نوروز با مهر جان افروز مجلس می نشست دید که یکی از حاضران که با وی نسبت خویشی داشت جام زرین در بخل نهاد و تعافل کرد و چیز نگفت چون مجلس برنگست آبدار گفت بیکس بیرون نرو و تا تحس کتم که جام زرین می باید نوشیروان گفت بجز این آنکس که گرفته باز نخواهد داد و آنکس که دید ظاهر سخنان بد کرد بعد از چند روز آن شخص در آمد جامه نو پوشیده و موزه نو در پا کرده نوشیروان اشارت بجایه وی کرد که اینها از ان است وی دامن از موزه برداشت که این نیز از ان است نوشیروان بجنب دید و دست که آزا بضرورت احتیاج کرده بود بفرمود تا نه از مشقال بوی دهند قطعه

معترف باش بان ذکر مشغرم بخواه بلکه بسیاری از ان هم تیرا نکار گناه	از گناه تو چو آگاه شود شاه کریم مکن انکار گنه ز آنکه گناه دگر است
--	--

حکایت مامون غلامی داشت که ترتیب آب طهارت بعهده وی بود و چند روز آفتاب شطلی کم میشد روزی مامون بوی گفت کاش آفتاب و شطل کم از مایه سری هم با بفرستی گفت همچنان کنم اما این شطل حاضر را بجز فرمود بچند میفرستد بده نیار بفرمود تا ده دینار بوی دهند پس گفت این بان این شطل در امان شد گفت سار

لیک بجزو که بدستور خرد کار کند | شود از حسن بسیار است او آب موز در آب

حکایت مقربان سلیمان بن گروهی اند که بگوئی بلند بالا میروند عاقبت بزلازل  
قمر و نوازل و نهرازان که ه بزیروند خواهند افتاد شک نیست که افتادن  
بلند تران بخت تر خواهد بود و بزیروند آمدن فرود تران سهل تر می شود

بود دیوان قرب شاه و الا | بان دیوان مرد بسیار بالا  
که ترسم چون زان بالا و رفتی | ز هر افتاده محکم تر افتی

حکمت میباشد که بادشاهان را پنهان راست کرداران رست گفتاران  
در کار باشند که احوال رعایا و کاشتکاران پریشان را برایشان رسانند  
گویند اردشیر بادشاهی بود آگاه چون ندیمان با داد آمدندی گفتی که فلان  
کس خورده است و یا فلان زن با کینه ک چه صحبت داشته است و مثل این  
هر چه کرده بودی گفتی تمام دمان گمان بردند که مگر از آسمان بوسی فرشته  
می آید و آگاهی میدهد و محمود سکنگین نیز ازین قبیل بودست و طعه

مشان ?

...

...

چو شاه را بنو و آگهی ز حال سپاه | کجا سپاه ز قهر و می احترام کنند  
لقبصدم هزاران بهانه پیش آرند | بچنگ فسق هزاران ترانه ساز کنند

حکایت ارسطاطالیس گوید بهترین بادشاهان آنست که بگرس مانده گرد آرد  
وی مردارست نه آنکه بر دار ماند که گرد آرد آن گرس یعنی میباید که وی از حال  
حوالی خود آگاه باشد و حوالی وی از حال وی غافل نه آنکه وی از حال

تیر که بار عیاد عدل میگردند و ظلم رو انید اشتند  
نکته در خبرست که خدا تعالی به داود علیه السلام وحی کرد که قوم خود را بگوی  
که بادشایان عجم را بدنگویند و دشنام ندهند که ایشان جهان را  
بعدل آبادان کردند تا بندگان من در آن زندگانی نیک میکنند قطعه

عدل و انصاف دان نه کفر و نین	اچسہ در حفظ ملک در کارست
عدل بی دین نظام عالم را	بہتر از ظلم شاہ دیندارست

cutting

نکته قرین بادشاہ حکیم حکمت پیشه باید نه ندیم ہزل اندیشہ زیر کہ  
از ان کمال درجات در آید و ازین بہ درکات نقصان گراید قطعه

ہر نکتہ کا یاد از لب ندان گوہرست	خوش آنکہ ساخت گنج گہر در ج سینہ را
دانادل از جوہر حکمت خزینہ است	از خوشترین مدارجد این خزینہ را

حکایت بادا و مویدی از موبدان با قبا و ہمعنان میرفت مرکب کو بدفع  
فضلات توایم خود را از شہم تا دم پیا نو دشویر تمام بوی راہ یافت درین اثنا  
قباد ویر از ادب حشر کابی ملوک و ہمعنانی سلاطین ال کرد گفت یکی  
آنست کہ در شبی کہ باداوان بادشایان سواری خواہند کرد مرکب خود را چند  
علف ندهند کہ موجب تشویر را کب گردد قبا و استحسان می کرد گفت قدر  
چنین گیاست و صدق فراست ہمین باشد کہ رسیدہ بانچہ رسیدہ قطعه

آن خردند کہ بر قاعدہ طبع رود	ہمہ آداب کو افت ز رہ صدق صواب
------------------------------	-------------------------------

زبان بمقالات بکشاد که ای درویش موجب چیست که از ما بریدی و قدم از آید  
یا کشیدی گفت موجب آنکه دستم که از سبب آمدن سوال به کار جهت آمدن اهل طلال

قطع بدرویش گفت آن تو انگر چرا  
پیشم پس از ویر ما آمد  
گفتا چرا نامدی پیش ما  
بسه خوشتر است از چرا آمد

روضه سوم در بیان شکوفتهای باغستان حکو و ابالیست  
که متضمنین های نصفت و عدالت است و حکمت و وجود سلطین  
ظهور حیت و عدالت است نه ظهور صفت و عظمت و جلال است

نوشیروان با آنکه از دین بیگانه بود در عدل و راستی یگانه لاجرم مقرر کائنات علیه  
فضل صلوة تفاخر کنان گفست انا اولاد فی زمن الملک العادل کوشیروان

کلمه بیست و سه که در عهد نوشیروان  
همی گفت از ظلم زان ساو دام  
چه خوش گفت آن با صبح نیک خواه  
که از ظلمت ظلم اندیش کن  
اگر عدالت از ظلم ناید فر  
برخ گشت چشم و چراغ جهان  
که در عهد نوشیروان زاده ام  
بگوش دل آن ستمگاره شاه  
په آزمون عدل را پیشه کن  
وگر باره پا در ره ظلم نه

حکایت در تواریخ چنان مسطور است که پنجاه سال سلطنت گجبران  
و مغان تسلط داشت و این دولت است که در خاندان ایشان بود

بجای



حکایت اسکندریکی از کاروانان را از عمل شریف عزل کرده و عمل حمیس بوی  
 داد و روزی آن مرد بپسند در آمد سکندر او را گفت چگونه بی عمل خود گفت  
 زندگانی خداوند در از باوند مرد عمل بزرگ شریف کرد بلکه عمل هر بزرگ شریف  
 کرد و در عمل که هست نیکو سیرتی پیدا کند انصاف او سکندر آن سخن را شنید و عمل می را باز داد

قطعه بایست منصب بلند بکوش	تا به فضل و بهر کنه پیوند
نه منصب بود بلند می مرد	بلکه منصب شود ببرد بلند

حکایت کار از سه گروه شریف آید بدانی با دستانان حسن انایان و نخل از تو نگران

قطعه این کار است کش نگار دوست	از سه کس خاسته نگار ندان
تنه خوئی ز باد شاقو	حرص دانا و خسل دارنده

نکته حکیمان اندر همچنانکه بعدل جهان باوان گردد و بجور ویران شود عدل از تان  
 خویش هزار فرسنگ و شنائی بخشد و جور از جای خود هزار فرسنگ تارکی و بد

بعدل کوش که چون صبح آن طلوع کند	فروغ آن برود تا هزار فرسنگی
ظلام ظلم چون چاه شود بر آید پر	جهان زیر تیرگی و تلخ عیشی و تنگی

حکایت در پیشی قومی همت با باد شاه صاحب کت طریقه احتلاط و سابقه  
 انبساط و شست روزی در پیشانی وی اثر گرانی معاینه کرد و هر چند  
 تجسس نمود جز کثرت تردد و بسیار آید و شد سببی ندید و من از احتلاط او در پید  
 و بساط انبساط او در نور دید روزی با دستان راهوی به ممری اتفاق افتاد

۶۴۲

بزرگ مرد و دانان نعمت آنست	کز و جانت بود جا و یکسر دور
ز سیم و زر که چون گورت بود جا	با نیک سپهر سنگت بر سر گور
حکمت بزرگچهر را پرسیدند که کدام بادشاه پاکیزه ترست گفت آنکه پاکیزه ننگان از وی این باشند و گناهکاران تبرند عبت	
شاه آن باشد که روشن طرد و بجزد بود	نیکوان را حال زو نیکو بدان باید بود
حکایت حجاج را گفتند که از خدای تعالی تبرس با مسلمانان ظلم کن بغایت فتح بود و منبر آید و گفت خدا مرا بر شما تبرس سلطه کرده است اگر من شوم تا بعد از من از ظلم نخواهد باین فعل که شمار است خدای تعالی از من بندگان پارانند اگر سیرم باشد که می ترازمین با قطع	
خواهی که شاه عدل کند عدل پیشه باش	در کار خود که معرکه گیر و دایر است
شاه آینه هست هر چه می بینی اندر و	پرتو فلک ز قاعده کار و بار است
حکمت باو شاه ای ز حلیمی طلب نصیحت کرد و حکیم گفت مسئله از تو پرسیم بی اتفاق جواب گویی که زر را دوست میداری یا خصم را گفت زر را گفت چیزی را که دوست میداری یعنی زر را اینجا میگذاری و کسی را که دوست میداری یعنی خصم را با خود میبری بادشاه بگرسیت و گفت نیکو پند دادی که همه پند ما درین است قطع	
هزار گونه خصومت کنی بخلق جهان	ز بسکه در هوس سیم و آرزوی زر سے
ترست دوست ز تو سیم و خصم صاحب آن	که گیری از کفش آن را بطلم و حلیه گیری
نه مقتضای خرد باشد و سبب عقل	که دوست را بگذاری و خصم را بر سه

حکمت چون گرسنه با شنی بر آتش یا نان از طبیعت تو شهوت آن خیزد  
و با آتش نمایان که نشینی طامعنه تو در ایشان آویزد قطع

هر چه یابے بجائے از تو خشک	به کز آن تا حد شبع بخورے
تا طعم کسان هوس نکنے	وز عطاے خسان طمع هیرے

حکمت چون میزبان بر کنار خوان شید و خود را در میان بند طعمه از جگر خود  
خوری به که از نان او و شربت از خون خود آشامی که از خوان او قطع

هر که گوید خوان نان من کیش	پای خویش از خوان دست از نان او
تره کز بوستان خود خورے	خوشرست از بره بریان او

حکمت پنج چیز است که به کس داده اند ز نام زندگانی خویش بر دست او  
نماده اند اول صحت بدن دوم اینی سوم وسعت رزق چهارم رفیق شفیق  
پنجم فراغت و هر که ازین محروم کردند در زندگانی خوش بر او بر آوردند قطع

پنج بیره سبب زندگانی خوش	باتفاق حکیمان شهره آفاق
فراغ و اینی و صحت و کفایت معاش	رفیق خوب سیر هم نگو اخلاق

حکمت هر نعمت که مرگ و زوال پذیرد آن را خردمند در حساب نعمت نگیرد  
و عمر اگر چه دراز بود چون مرگ رسد نمود از آن دراز می چه سود نوح علیه السلام  
هزار سال در جهان بسر برده است امروز پنج هزار سال است که مرده است  
قبول نعمتی را بود که جاودانه باشد و از آفت زوال برکانه قطع

the wrong

ای زده لان خرد چند بشهوت گیری	گیسو شاهدوز خیر چون جنبانی
چه جنون باشد ازین پیش که پیش زنگی	بنشین بسرزانو و کون جنبانی

حکایت در مجلس کسری ستم از حکما جمع آمدند فیلسوفی از روم و حکمی از هند و بزرگمهر تا سخن بانجا رسید که سخت ترین چیز با چیست رومی گفت پیرای دستی و ناداری و شکستی هندی گفت که تن بیمار باندوه بسیار بزرگمهر گفت نزدیکی اجل با دوری از حسن غسل بهم بقول بزرگمهر باز آمدند قطعه

پیش کسری ز خردمند حکیمان فیرت	سخن از صعبین تیغ درین تلخه غم
آن یکی گفت که بیماری داندوه دراز	وان گز گفت که ناداری پیراست بیم
سومی گفت که قرب اجل و سوی عمل	عاقبت رفت تبرجیح سوم حکم حکم

حکایت حکیمی را پرسیدند که آدمی زاده کی بخوردن شتابد گفت تو نگری هرگاه که گرسنه شود و درویش هر که که بیاید قطعه

بخور چند آنکه نهند خانه تن	ز پیشی و کس رود خرابی
اگر داری بخور گاهی که خواسته	و گرنه باش هر گاه هستی که یابی

حکایت حکیمی پسر گفت باید که با دوا از خانه بیرون نیائی تا نخست لطعام از کشتائی زیر آیه سیری تخم حکم و برد باریت و گرسنگی با تشنگی مغزی و سبب باریت قطعه

خوی خود را ز روزه تیرن	کز همه جسم و برد بار کس به
چون شود روزه سایه آزار	روزه خوار کس ز روزه داری به

حکایت

که جز ملوک را نباید و جز سلاطین را نشاید فرمود که آن که ام است گفت اول  
 خضابانی که موی سفید را سیاه گرداند بوجهی که هرگز متغیر نشود و سفید نگردد و دوم همچو  
 که هر چند طعام خورد و معده گران نگردد و مزاج از اعتدال نرفته سوم ترکیبی که پشت را  
 قوی گرداند و رغبت بمباشرت آورد و از تکرار آن نه ضعف بصر خیزد و نه نقصان  
 پذیرد و خلیفه زمانی تامل کرد و گفت من ازین دانا ترمی انکا شتم وزیر یک ترمی پنداشتم  
 اما آن خضاب که گفتی سر مایه غرور و پیرایه کذب زورست سیاهی موی ظلمت  
 و سفیدی آن رست چه نادان کسی که در آن کوشد که نور را به ظلمت پوشد قطع

ابلیسی گویند موی سفیدی خود سیاه	از پی پیری جوانی را همیدار و امید
پیش دانا یان که در بند شکار دوست	کی بود ز غسیه را رونق باز سفید

و آن همچون که ذکر کردی من از آن قبیل شتم که طعام بسیار خورم و بدان لذت گیرم  
 چه از آن ناخوشتر که هر لحظه بجائی باید رفت که در و نادیدنی را باید دید و ناشنیدنی را  
 باید شنید و تا بوییدنی را باید بویید حکما گفته اند که گر سنگی بسیار است سزاج و شراب  
 طعام از آماده علاج نادان کسیکه بختیار خود را بیمار سازد تا با مضطرب تیار افتد

می کند کسب استها خواجه	تا بدان خشم در مزاج کند
و آن که آن رخنه را ز نخت و خام	هر چه باید بان علاج کند

و آن ترکیب گفتمی بمباشرت با زنان شعله ایست از جنون از قاعده خرد و دست که خلیفه  
 موی زمین پیش دختر کی بدوزانو در آید و متعلق و چا پلوسی نماید قطع

نگفته ام و بسیار گفته که از پشمانی در خاک و خون خفته ام قطع

از سر سر ممبر پشمان نشد کسی	بس فاش گشته سر که پشمانی آورد
خامش نشین که جمع شستن بجای	بترز گفته نی که پشمانی آورد

دوم قیصر روم فرموده است که قدرت من بر نا گفته پیش از این است که برگرفته یعنی آنچه نگفته ام تو انم گفت و آنچه گفته ام تو انم نرفت قطعه

هر چه افتاد آن بود و دشوار	باحریفان گویا ساسانی
کاخچواری نهفته توان گفت	واچپ گشتی نهفته توانی

t. ۳۳۳

سوم خاقان چین درین معنی سخن چنین رانده است که بسیار باشد که پریشانی گفتن سخت تر از پشمانی نهفتن قطعه

هر سر سر ممبر که افتد بخاطرت	سخت مکن بجمع بیانش بجا شستن
ترسم شود غرامت اظهار آن ترا	مشکل تر از زنده است پوشیده دانستن

چهارم ملک هند بدین نکته زبان کشاده است که هر حرف که از زبان من جسته است دست تصرف مرا از خود بسته است هر چه گویم مالک اویم و اگر بخوام گویم و اگر نخواهم گویم

قطعه بندی از زلفاش نهان	مشله نیک بر زبان فرست
کین چوپایست مانده در قبضه	وان چوپایست از کمان فرست

حکایت ملک هند بخلیفه بغداد و تحفا فرستاد و همراه آن طبیبی فیلسوف بهارت طب و حکمت موصوف پیش خلیفه پانخاست و گفت که سه خبر آورده ام

وان نم که حاصل تو شود علم ناگزیر  
غیر از عمل بوجوب آن آرزو مکن

حکایت ابن مقفع گوید که تاج حکمای هند بر صد شتر می کشیدند ملک ایشان ستمکار  
اختصار کرد و بدو شتر بار آوردند و تبارتند عا بر چهار کلمه قرار گرفت کلمه اول در لالت با ایشان

موسی

لطعم چو کرد شاه عالم عدل پیشه  
شود و آسایش که همه همیشه

بکسر ز پیشه

چونال پیدای از سینه ریشه  
شود یک سز نشانی و ظلم کشته

بنای داد باشد چو بر چرخ  
عدل می بایدش دیگر همه پیچ

کلمه دوم در وصیت رعیت بنیکوکاری و فرمان برداری  
تخم کرم شاه تا فرمانی مردم بود

جو چو کاری حاصل آن کشته کی گزند بود  
کلمه سوم در محافظت صحت ابدان که تا گرسنه نشوند دست بطعام نیارند و چون

بخورند پیش از آن که سیر شوند دست از طعام بدارند و باغی

آن به که ز اسباب پر می برهنی  
وز رنگ طبع بیان مغل بگریزی

تا گشته تهنی معده بخوان نشینی  
ز آن پیش که معده پر کنی بر خیزی

کلمه چهارم در نصیحت زنان که چشم آرزو بیگانگان در آرزو و آرزو و از چشم نامحرمان دور

قطعه زنان بود که بگریزی محرم  
اگر چه مردم چشم است روی نماید

بر که هر که نه جفت است گرچه بس  
بود چو ماه فلک طاق چشم نکشاید

حکایت چهار کلمه است که چهار پادشاه پدید آمده اند که گویا یک تیر است که از

چهار کمان انداخته اند اول کسری گفته است که هرگز پیشمان نشدم از آنچه

<p>انچنین گفت خردمند که اندیشه گشت      قسم خیر کشید و اثر خیر گشت</p>	<p>قطعه صغیر بود و قدر عمر همه خلق      حرم انکس که برین قدر پاک از همه خرد</p>
<p>حکایت یکی از حکما گفته که چهل و قدر در حکمت نوشتم با و منتفع نگشتم همل کلمه از ان      اختیار کردم از ان نیز بهره بدست نیاردم چهار کلمه از ان برگزیدم و در ان نیم      آنچه میطلبیدم اول آنکه زنمان را چون مردان محل اعتماد مگردان زیرا که      اگر چه زن از قبیله معتد ان آید از ان قبیل نیست که معتد را شاید قطعه</p>	
<p>هرگز نش کامل عفت و مکن      ورنکو هست اعتماد مکن</p>	<p>عقل زن ناقص است و دانش نیز      گرد بست از روی استبار گیر</p>
<p>دوم آنکه بمال مغرور مشو اگر چه بسیار بود زیرا که عاقبت پایمال جو او دش روزگار شود</p>	
<p>زیرا که بود مثال چو ابر گدازان      خاطر نه نندم و خرمند بران</p>	<p>قطعه مغرور مشو بمال چون بحیران      ابر گدازان اگر چه گوهر بارو</p>
<p>سوم آنکه اسرار نهان در پای هیچ دوستی در میان منزه زیرا که بسیار بود که در دوستی مداخلت      و بدبختی بدل گردد قطعه</p>	
<p>به که از افشای آن با دوستی کم و چم زنی      دوستان دشمن شوند و دوستی ستمی</p>	<p>امی سپر سرکش از دشمن نهفتن لازم است      دیده ام بسیار که سپر کج نهاد</p>
<p>چهارم آنکه خبر علمی را فراگیری که تبرک آن بزه مندی سیری فضولی بگریزد و آنچه ضرورت است آن بگریزد</p>	
<p>وان را که ز گداز بر بود حبت و جو مکن</p>	<p>قطعه علمی که ناگزیر تو باشد بران گرا</p>



دیگر آن را قسمت است که بر بروی بند دو هر چه نصیب است ل در آن بند و قطعه

اعتراض است بر احکام جهاندار حکیم عادت مرد حسد پیشه که خاکش بین

هر چه بیند بکف غیر فغان بر دارد که چرا داد بوی بی سبب آن را بین

دیگر گفت خردمند کریم مال جزوستان بشمارد بی خرد و لیتیم از برای شمنان بگذارد قطعه

هر چه آمد بدست مرد کریم همه در پای دوستان افشاند

آنچه انداخت سفله طبع لیتیم بعد مرگ از برای دشمن ماند

دیگر گفت با بخردان زهرل و فسوس و بختن آبروی بزرگی ریختن است و بجار

ذلت و خواری انگختن قطعه

اسی که بر سفله و رس جامه نام رستم بگرگیت برود

مشو افسوس پیشه با خردان در نه فشر بزرگیت برود

دیگر گفت هر که بازیرستان شیوه مست نی بردست گیر و در لکد کوب برستان ببرد قطعه

دلا گوش کن از من این نکته خوش که ماندست در گوشم از نکته دانان

که هر گوشه تیغ نامهربانی شود کشته تیغ مهر بانان

سکن در گوش خویش از آن جا هر حکمت پر یافت و هاشم چن گوش خود پر

جوهر کرد و عثمان از خرابی آن حصار بر تافت حکایت

سکن را فریدون که در زمین شفقت جز تخم نصیحت نکشت بفرزند آن این توفیق تو

که صفحات ایام صحیفه اعجاز است در آن ننویسند جز آنچه بهترین اعمال آثار است

# واراضی خاطر شاخ ششیر و بیان آن مطالبی در فایز آن پیرا

عامل کسی را گویند که حقیقت چیزی با آن قدر که تواند بداند عمل بمقتضای آنچه  
تعلق بعلم دارد بلکه نفس خود گرداند ز باعی

خوش آنکه تو ترک حظ فانی بکنی  
کوشش بکنی و هر چه بتوانی دست  
تدبیر لقای جاودانی بکنی  
دانی پس از آن هر چه ندانی بکنی

حکایت اسکندر در آوان جهانگیر می بجهت تمام حصار می بکشد و پوران کردن  
آن فرمان او گفتند آنجا حکیمی است و انما بر حل مشکلات توانا ویر اطلب و او را می بیند  
از قبول طبع و درو طبع اهل قبول از و نفور گفت این چه صورت غریب است  
و پیکل مهیب حکیم از آن سخن بر آشفست و خندان در شگفتی گفت قطعه

طعنه بر زمین ان بصورت زشت  
تن بود چون غلاف جان شمشیر  
امی همی از فضیلت انصاف  
کار شمشیر می کند نه غلاف

و دیگر گفت هر که را خلق با مخلوق نه نیکوست پوست بر بدن زندان اوست  
چنان از وجود خود در تنگنا نیست افتاده که زندان جنب آن زنده گاه نیست و

قطعه کسی که با همه خوشی بد بکار برد  
مگو بختی که زندان مقام او گردان  
همیشه در کف صد غصه متحن و دانش  
که پوست بر تن بد خویش است زندانش

و دیگر گفت حسود همیشه در رحمت و با پروردگار خود ستیزه سنج که هر چه

دکان

<p>ہر کہ بینی کہ پس از پرورش فقر او را پامی عومی بسراو بس که خواجہ بباد</p>	<p>وصف زندہ دلان نام بارشاد و د کہ ازین بی ادبی دین تو بر باد رود</p>
<p>حکایت خواجہ عبدالخالق عجز دانی رحمتہ اللہ علیہ روزی در کوشی پیش او گفت اگر خدای تعالی مرا محیر گرداند میان بہشت و دوزخ فزخ را اختیار کنم زیرا کہ بہشت مرد نفسست و دوزخ مراد خدای تعالی خواجہ ازین سخن روگردانید و گفت بندہ را باختیار چہ کار ہر کجا گوید رو رویم ہر کجا گوید باش بشیم قطعہ</p>	
<p>کار بی اختیار خوب مکن ہر کجا اختیار خوب بود</p>	<p>ای کہ داری بہ بندگی اقرار بندگان را باختیار چہ کار</p>
<p>حکایت خواجہ علی رامینی از پیرہندہ کلیمان چسپت فرمود کندن پیوستن قطعہ</p>	
<p>ہر کہ ایمان ترا کندن پیوستن گفت حاصل معنی آن کندن پیوستن چسپت</p>	<p>باید آن قول پسندیدہ از پیوستن یعنی از خلق کنی دل سجد ایوستی</p>
<p>حکایت بہاؤ الدین نقشبند را رحمتہ اللہ علیہ پرسیدند کہ سلسلہ شما بہ کجا میسر شد فرمودند کہ از سلسلہ کس بجائی نرسد رباعی</p>	
<p>از دلق و عصا صدق صفائی نرسد ہر دم بجای رسد گو سلسلہ ات</p>	<p>وز سبب سبب بوسی ریائی نرسد کز سلسلہ سچکس بجائی نرسد</p>
<p>روضہ دوم در شرح شقائق قایق حکم کہ شجاعت سچاکرم درین قلب حکما</p>	

طلک کفایت کرده اند و آن انقیاد و احکام الهی است از او امر و نواهی قطعه

قسمت ز رقت ز ازل کرده اند	چند پے ز برق پر انگدگی
فائده ز زندگیست بنگیست	سرکش از قاعده بندگی

حکایت شیخ ابوالعباس قدس سره و زبانی را دید که جامه خود را میزد و هر روز که را نیامدی بکشای و باز بدو شیخ فرمود که این جامه بگفت است رباعی

صوفی که خرقه و زیش بازاریست	گر خیمه فقر سپند خوش کار است
در جنبش طبع دست او خوبانند	هر رشته و بخیه اش بت و زاریست

حکایت حضرتی قدس سره گفته است الصَّوْفِيُّ الْكَلْبِيُّ لَا يُؤْتِي جَدًّا بَعْدَ

عَدْوِهِ وَكَالْيَعْلَمُ بَعْدَ وُجُودِهِ یعنی صوفی آنست که چون از وجود طبع خود فانی شود و گریبان باز نگردد که الفانی لایرود و بعد از آن چون بوجود

حقان و بقا بعد الفناء مستحق گردد و دیگر فانی نگردد در باطن خوش آنکه چو نیت شد درین عشق مجاز

ز ان پس چو وجود یافت ز ان مایه باز	دیگر بوجود خوشی نماند باز
جاوید بر و در عدم گشت فراز	

حکایت خواجه یوسف همدانی قدس سره وقتی در نظامیه بغداد عطا میگفت فقیه معتمد بن ابی تقی با او گفت و سله پرسید گفت بنشین که در کلام تورا کفر می بینم شاید که مرگ تو درین اسلام نبود

بعد از آن مدتی آن فقیه نصیب آنی شد و درین نصرت برود قطعه

۱۵

وکلید آن تواضع و فروتنیست همه بدیدارخانه ایست وکلید آن مانی و نیست قطعه

جمع است خیر با همه در خانه و نیست آن خانه را کلید بجز از فرستدنی

شمر با بدین قیاس بیاخانه نیست جمع و آن را کلید نیست بجز مانی و منی

بان احتیاط کن که نلغزی ز راه خیر خود را بمرض خطر شر تنگنی

حکایت سمنون محب قدس سره گفته است بنده را محبت خداوند صانع نشود تا بر همه عالم زشته نیفکند قطعه

اگر کند جای بدل عشق جمال الهی چشم امید بجوران بهشتی منی

کی مسلم شود عشق جمال ازلی تا بر آفاق همه تشرشتی منی

حکایت ابوبکر و راق قدس سره گفته است اگر طمع را پسندیدرتو کسیت گوید

تنگ مقدرات کردگاری اگر گویند که پیشه تو چیست گوید محبت حرمان گرفتاری قطعه

اگر برسی طمع را کت پد کسیت بگوید تنگ در اقدار الهی

وگر گوید که کارت چیست گوید بختهای حسان عمر کا هی

حکایت شیخ بوعلی رودباری قدس گفته است که تنگ بین زند نامعاشرترا خداست

قطعه گر چه زندان است بر صابردان هر کجا بوفی ز وصل یار نیست

بیچ زندان عاشق شتاق را تنگ تر از صحبت اغیار نیست

حکایت ابراهیم خوص قدس سره گفته است پنج مکش و طلب آنچه در قسمت

ازلی برای تو کفایت کرده اند و آن روز نیست وضائع مگردان آنچه از تو

در سرداری بهی و آنچه در کف داری بدی و آنچه بر آید بچی رباعی

خواهی بصوفی گری از خود بر بهی

و آن چیز که داری بکف از کف بدی

باید که هوا و هوس از سر بهی

صد ز خم بلا خوری و از جا بچی

حکایت او هم قدس سره گفته است جو نمردی آنست که برادران درامعذور دار

و دردی که واقع شود از ایشان با ایشان چنان معامله کنی که از ایشان غم را بید خو است قطعه

جو نمردی و در چیز است ای جو نمرد

کلی آن که ز سیتان در گذاری

و دم آن که ز تو ناید هیچ گاه

بگویم گوش نه تا گویمت راست

اگر یک لحظه مبنی صد کم و کاست

چنان کاری که باید گذر شان خوا

حکایت بشر حافی رحمه الله علیه را میدی پرسید که چون نان بدست آرم

نمیدانم که بگردم ناخورش خورم فرمود که نعمت عاقبت را یاد آر آن را ناخورش کار قطعه

چونان خشک نندیشش ناواری

بنان خوش چو شود طبعش از زمان مائل

چو ذکر غایتش نیست هیچ ناخورسته

حکایت شیخ بلخی قدس سره گفته است پر نیز از صحبت تو نگز آنکه چون دلت باو

پیوند گرفت و بداده او خور سندی پروردگار که نعمی غیر خدا تعالی

what

1? natic

بیا

هر که گوید که بان جان جهان نزدیم	باشد آن دعوی نزدیکی او از دوری
و آنکه گوید که از دورم آن دوری آید	هست در پرده نزدیکی او مستوری

حکایت ابو الحسن کوسجی قدس سره گفته است که در دنیا هیچ ناخوش نیست  
از دوستی که دوستی وی از برای غرض باشد یا عوض رباعی

کوسجی  
عرب  
عبد  
کوسجی است  
که نامش  
است

عاشق که ز بجز دوست دادی خواهد	یا بر در وصلش ایستادی خواهد
تا کس زد کس نبود در عالم	کز دوست بجز دوست مرادی خواهد

حکایت ابو علی دقاق قدس سره گوید که در آخر عمر چند آن در و بر دی پدید  
بود که هر روز بیام بر آمدی و روی بر آفتاب کردی و گفتی که ای سرگردان  
امروز چون بود و چون گزرا ندی هیچ جامی بر اند و بگین این صحت یافتی و هیچ جا  
از زیر و زبر شدگان این آفتاب خیر یافتی ازین جنس مسکنتی تا آفتاب فرو شدی رباعی

ای مهر که نیست چون تو عالم گردی	زین ره رویم بجنس راه آوردی
امروز که دیدی کاند در ره عشق	بر رخ بودش گردی در دل دردی

حکایت شیخ ابو الحسن خرقانی قدس سره روزی به صاحب خود میگفت  
که چه هست بر بود گفتند شیخا هم تو بگو می گفت که در بهمت یا را بود رباعی

چند

دارم دل که با هر اندیشه که هست	جز یاد تو بر صفح خاطر نگاشت
یا تو چنان فرو گرفتش که درو	گنجانی هیچ چنین دیگر نگاشت

حکایت شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سره را پرسیدند که تصوف چیست گفت این

<p>هر که خیزد بامداد از خواب بود بر سرش دست چون از چادر پایی ز سر سبک کشید</p>	<p>خبر خیال خور زرد آئین بیداری محو تا بخوان سفره آرد دست از دی بپوشد</p>
<p>حکایت ابوسعید خراسانی سره گوید که در او آن حال ارادت محافظت سر وقت خود میکردم روزی به بیانی در آمدم و میرفتم از فضای من آن و از چیزی برآمد دل خود را از التفات آن چشم خود را از نظر آن نگاهداشتم بسو من آن مدت بمن یک شد و دیدم که دو سحر عظیم بدش من بالا آمدند من ایشان نظر کردم نه در وقت آمدن نه بر وقت فرود آمدن قطعه</p>	
<p>آنکه دارد در رو بگرنگی رین کاخ و درنگ ره بر دیگر و ز یک سحر گری دیگر سو پلنگ</p>	<p>کیست دانی صوفی صافی ز رنگ گفته نگسلد سر رشته سرش ز جانان گرفت رض</p>
<p>و هم وی گفته که هر که گمان برود که بکوشش تو ان رسید برنجی کشید مهبوده و هر که قصد کرد که بی کوشش تو ان سید جز راه آرزو نه پیونوزیر که گوز گرفت که دوید لیکن گویان گرفت دید</p>	
<p>وین طرفه که بی بی بیج کسی گنج ندید لیکن گرفت گوز خرد آنکه دوید</p>	<p>قطعه از بیج کسی به گنج وصلت نرسید هر کس که دوید گوز گرفت بدست</p>
<p>حکایت ابوالحسن قدیس گوید هر که خدا تعالی خود را از پوشانید خرد را بود او را بخود نرسد</p>	
<p>کس نتواند که پرده زو بکشاید آنجا که بی جلوده جمال آراید</p>	<p>رباعی چون لبر ما ز پرده رو نماند در جمله جهان پرده شود باکی نیست</p>
<p>حکایت ابوبکر واسطی قدیس سره گوید آنکه گوید نزد یکم دورست و آنکه گوید دورم نیستی خود دورستی است دورست قطعه</p>	



فرمود که سنت ترک دنیاست و فرض صحبت مولی است

ای که در شرع خداوندان حال	میکنی از سنت و فرض ضم سوال
سنت آمد رخ زد دنیا تا فتن	فرض راه سرب مولی یافتن

حکایت شبلی را قدس سره شوز سر افتاده به بیمارستان بردند جمعی بنظر او رفتند پرسید که شما کیانید گفتند دوستان تو سنگ بردشت و حمله کردی جمله بگرختی گفت باز ای مدعیان که دوستان از دوستان نگرینند و از سنگ حفاشی شان بریزند قطعه

انست دوستدار که هر چند دشمنی	ببیند زد دست پیش شود دوستدار تر
بر سر نیز از سنگ بجا که خورد از تو	گر دو بنامی عشقتش از آن استوار تر

و هم از وی آرنده قوی میباشند خلیفه طبری بسیار ابجا بخت و فرستاد او از او پرسید که خاطر تو چه میخواهد گفت آنکه تو مسلمان شوی گفت اگر من مسلمان شوم تو نیک میشوی و از دست بیماری بریختی گفت آری پس ایمان بر و عرض کرد وی ایمان آورد و شد از دست نجاست و بر دست از بیماری اثری نماند پس هر دو پیش خلیفه همراه رفتند و باز گفتند خلیفه گفت بندهم که طبیب ایشان میاز فرستاد من چون بیمار را پیش طبیب مشاهده نمودم

هر کس که از هجوم محبت مریض شد	داند طبیب خویش لقای حبیب را
چون بر سرش طبیب بهشتی نهد قدم	بخشد شفا ز علت مستی طبیب را

حکایت سهل عبدالستری قدس سره میگوید که هر که با او کند بهمت و آن باشد که چه خورد دست از او بشوی قطعه

travels

<p>در غایت سیر خود گمان داشت کاندر قدم نخست بگذاشت</p>	<p>زین پیش و ن ز خویش نداشت اکنون که ترا یافت آنم</p>
<p>دست بگرفته مرا در عقب خویش نشان پا گو بان ز پیش میروم دست نشان</p>	<p>حکایت پیر بهرت گوید و با جوینده خود همراه است آنکه فی نام سببست مر از و نه نشان اوست دست من پانیز بهر جا که رود</p>
<p>ز آنکه این آتش ز جان و شن او است قمری آساطوق او از گردن او است قانع بهشت و حور متواضع بود زین در چه کنم صبور متواضع بود</p>	<p>حکایت فیض عیاض قدس سره گوید که حق سبحانه تعالی را بدوستی می پرستم که بهم که نه پرستم بعضی ازین طائفه پرسیدند که سفله کسیت گفت کسیکه حق را بر بیم و امید پرستد پس گفتند تو چون پرستی گفت مبرودوستی و مرا بر خدمت و طاعت دارد قطعه</p>
<p>کی شود سوز قلیل عشق زیر تیره خاک چون تواند عاشق از طوق فایت کشید ریاعی جانان در تو دور نتوانم بود سر بر در تو بجم عشقم نه بسزد</p>	<p>حکایت معروف کرخی قدس سره گفته است که صوفی اینجامه ان است تقاضای مهمان بر میزبان جفاست که میهمان با او منتظر نه متقاضی قطعه</p>
<p>نیشسته بهر چیز که آید ز تو راضی انعام ترا منتظرم فی متقاضی</p>	<p>مهمان تو ام در صفار باب راوت بهداده بخوان کرمت دیده ام</p>
<p>حکایت با نیرید را پرسیدند که سنت کدام است و فرض کدام</p>	<p>حکایت با نیرید را پرسیدند که سنت کدام است و فرض کدام</p>

the will

بیت

<p>و تقطیع حبلی و طحیر سیدی          کز بہر چہین دو چشم گریان دارم          صد داغ بران زہیم بجران دارم</p>	<p>آنکے خجداں اسیان شفا فرمے          رباعی خون میگیریم از توجہ نہان ارم          ہر چند ولی بوصل شادان ارم</p>
<p>و ہم جنید قدس سرہ گوید روزی بخانہ سری درآمد این بیت میخواند و میگفت</p>	
<p>اقل امالی اطل اللیل اتم قصر          خواہی شب من دراز و خواہی کوتاہ</p>	<p>کل فی النہار و کل فی اللیل فرح          شعر فی شب تہم نہ روز از نالہ و آہ</p>
<p>حکایت تلخ راقس سرہ رسیدند کہ مرید گیت گفت مراد است کہ از نخست حضرت          حق را نشانہ قصد خود سازد تا بومی ز سید چہ چیز نیاراید و چکس پرد از دریا</p>	
<p>نامون بہ بریدہ کوبہ بشکافت ایم          تارہ بجر ہم وصل تو یافت ایم</p>	<p>بہر تو بہر بوجہ بتافت ایم          از ہر چہ رسید پیش رو یافت ایم</p>
<p>حکایت ابو ہاشم صوفی قدس سرہ گفتہ است کوبہ را بنوک سوزن از سرخ کنان          آسان تر است از زریلت کبر از دل بیگدن قطعہ</p>	
<p>در شب یک سنگ سید نہان است          کوبہ را کنان سوزن از زمین آسان است</p>	<p>لا تلبس کبری مزگان از نشان کپو          وز درون کون بن آسان گیر از کردان</p>
<p>حکایت ذوالنون قدس سرہ پیش شاخ مغربفت بگفت مساکت بہر چہ آید          اگر آمدہ کہ علم اولین آخرین پیاموزی این را خود رونی نیست اینہمہ خالق داند          و اگر آمدہ کہ او را بچوئی آنجا کہ اول گام برگرفتی او خود ہم آنجا بود قطعہ</p>	

ابالی

۵۵۱-۵۵۰

xi, 121

?

چو زور بر دل مرد خدا پرست آورد	بچو م نفس ہو اگر سپا شیطانند
چہ تاب آنکہ بران رهنرمان شکست آرد	بجز جنو و حکایات رہنمایان را

خدا می تعالی بارسول خود صلی اللہ علیہ وسلم خطاب فرماید <u>تَقْرَأُ عَلَيْكَ</u>	
مِنَ انْبَاءِ الرُّسُلِ مَا تَلَيْتُ بِهِ فَوَاكِدُكَ لَيْغِي مَن جَوَانِمِ بَرِّوْصِهٖمَا نِعَامُ اِنَّ اَوْلَ تَابِتِ بَرِّوْصِهٖمَا	
از فتح صورت عارفان جانش ده	قطعہ چو صورت ساز از اوست را
بشرح قصہ صاحب دلان باش ده	وگر شود متنزل دلت ز جنبش طبع

پیر هرات قدس سره اصحاب خود را وصیت کرده است که از هر پیری سخنی یا بگیرد و اگر نتواند نام ایشان یاد دارد تا بهره یابید رباعی

آن تو که از نام تو میبارد عشق	وز نامه و پیغام تو میبارد عشق
عاشق گردد هر که بگویت گذرد	آری ز در و بام تو میبارد عشق

در خبر است که خدا می تعالی فردوسی قیامت بنده از فلسفی میبایگی شنیده گوید فلان دانشمند و یا عارف را در فلان محله میشناختی گوید آری میشناسم فلان سده که از ابو جحیدم قطع

قدیرین صفت عشاق تو زان بیشتر است	که ز نعم گام راوت بمقامات وصول
در دم نقش شده نام گدایان دلت	بس بود نامه اعمال مرا مهر قبول

حکایت سری سقظی قدس سره جنید را کاری فرموده بود که خواه و قیام نمود کاغذ پاره بوس انداخت و روی نوشته شعر

حَادِ يَا يَجِدُ وَ فِي الْبَادِيَةِ	وَيَقُولُ اَيْتُكَ وَمَا يَكْفُرُكَ اَيْتُكَ
--------------------------------------	--

بجز

ز باران غنچه رامی در صراحی کثیر الضحک عن تقریر لقا حی فان العفو للزلات ماسی کنده پیه نگاران را باحی	ز شبنم لاله را خوب بر بنا گوش عزیزها الدامع من عین الشوائب اشارت میکند نرگس که می نوش همی ترسم که از لطف اشارت
--	---

التماس ز تماشا میان این یاض که خالی از خار ملاحظه اعتراض فحاشا که مطالبه  
اغراض اند آنکه چون بقدم اهتمام بر اینان بگذرند و بنظر اعتبار در دنیا بنگرند  
باغبان را که در تربیت شان خون جگر خورده است و در منشا آن  
جان شیرین بر لب آورده بدعائی یا کونند به ثناتی شاد گردند قطعه

در سایه شیند یا میوه بچسبند راه کرم سپارد رسم دعا گزیند همواره از خدا پر و ز خود تهی شیند جز نام او نکوید جز روی او نبیند	بهر کس نیکوختان زین راه در حقان آن به که پیش آرد آئین حق گزار گوید که بنده جامی کین خنده ساخت یاز جز راه او نپوید جز وصل او بخوید
--	--

روضه نخستین در نشر یا حیدره از لبان بنیان هدیه و سینان

سید الطائفه جنید قدس سره میگوید که حکایات ایشان جز بجزوه و التبعی سخن  
مشایخ در علم و معرفت راسخ لشکر است از لشکر بامی خدای تعالی کپیور نزل  
که عنان غریت با مخالفان نفس و هوا را روی در نهیت یابند قطعه

بیت

تا حاضران را داستانی باشد و غائبان را از معانی و چون این منی بانجام  
رسید و این صورت با تمام انجامید قطعه

با خبر و گفتم چه سازم ز یو این تو عروس  
گفت در بای شمای شهر یار کا مگا  
اختر برین جلاله گوهر درج شرف  
آسمان قدر که چون خاک آن جهان  
وین آن دمه جودش همه جلیات حلق

تا چشمم خود شدگار نشناید زیب و زین  
انصرت و نیامغر الدین کهنف الخافضین  
شمع بزرم دوده تیمور خان سلطان حسین  
باشد از چشم عنایت یدن انفض عین  
کم پسندد جود او بر دمه خود عار دین

اعز الله تعالی الضمائر و ضاعفت اقتیاد امره و ادا امه او کاداه الکریم  
تحت ظلال ملکهم و سلطانهم و آیام کافه الا انام فی کنف عدله و احسانه

گلستان گرچه سعدی کردین پیش  
بهارستان من نام از کسی یافت  
گذری کن برین بهارستان  
در لطافت بهر گلستان

قطعه بنام سعد بن زنگی تماش  
که شاید سعد بن زنگی غلامش  
قطعه تا به بیسی در و گلستانها  
رسته کلهها و سید در یجانها

و ترتیب این بهارستان بر بهشت روضه اتفاق افتاده است هر چه  
بهشت آتین مشتمل بر رنگ یگر از شقائق و بوی دیگر از ریاحین شقائقش را  
از پائمال خزان پرمروگی و ندر ریاحینش از دست بر و بر و افشردگی قطعه

دمیده مرغزارش در جوانب

شگفته لاله زارش در نوامی

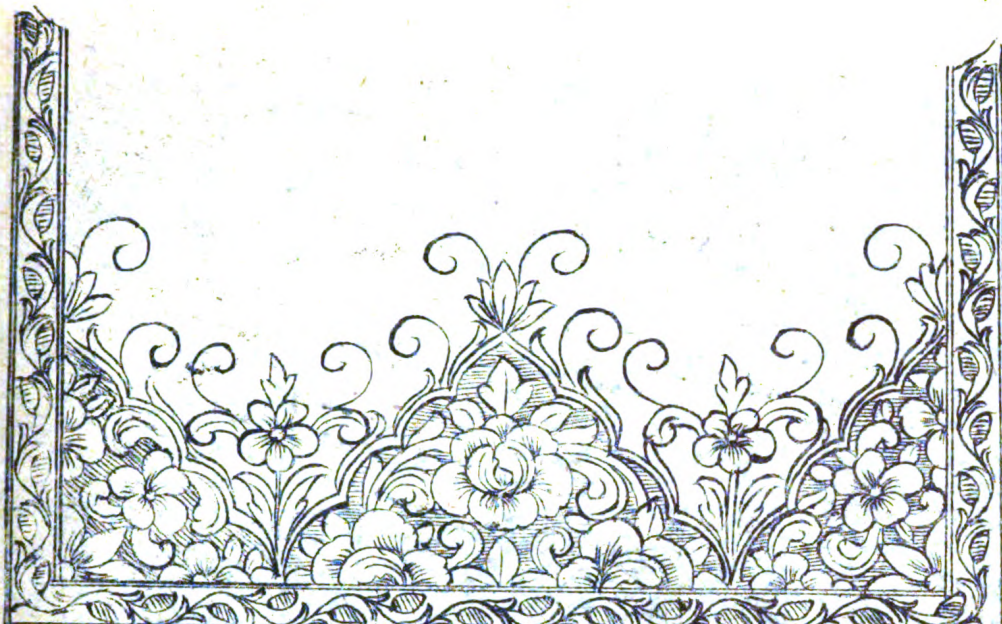
و مغنیان عشرتخانه و جب و جود آید قطعه

برگل روضه ابلاغ که هست	گل این باغ ز رویش و رفتی
نیست ز او راق چمن مرغان را	بجز اوصاف جمالش سبقه

و علی صحبه و آلہ المقتبسیں من مشکوٰۃ علومہ و نحو الہ اما بعد  
 نموده می آید که چون درین وقت دلپسند فرزند ارجمند ضیاء الدین یوسف  
 عصمه الله عما یفضیله الی التعلف و التأسف بآنمختن مقدمات کلام عرب  
 و اندر مختن قواعد فنون ادب اشتغال نموده و پوشیده نماند که طفلان یوسف  
 و کودکان نا دیده را از تعلیم صطلاحاتی که مانوس طبع و مایه و سماع ایشان  
 نیست بزل حشمتی و بر خاطر غبار حشمتی می نشیند از برای تالیف سر و تشجید  
 خاطر وی گاه گاهی کتاب گلستان متبرکه که شیخ نامدار و استاد بزرگوار  
 مصلح الدین سعدی شیرازی رحمة الله تعالی علیه رضی الله عنه و آله

نه گلستان که روضه بهشت	خار و خاشاک او عبیر سرشت
با بهایش بهشت را در ما	فیض ده قصه اش کوثر ما
نکتایش تحفته در پرده	رشاک حوران ناز پر و روه
دلکش اشعار او بلند اشجار	از نم لطف تهمت الانسار

سطری چند خوانده میشد و در آن اثنا بخاطر آید که تبرکاً لالفاظه الشریفه و متبعاً  
 لا اشعاره اللطیفه و رقی چند برین منوال و جزو چند بران اسلوب پرده ختم گرد



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چو مرغ امرزی بانی ز آغاز  
نه از نیروی حمد آید پرواز  
بمقصد نارسیده پر بریزد  
فقد ز نیسان که دیگر بر بخیزد

هزاران داستان حمد و ثنا از زبان مرغان بهارستان عشق و وفا  
که از منابر اغصان فضل و احسان سخن اصوات و طیب الجان علی الیوم  
خوانند و سامع مجامع قدس و ناظران مناظر انیس امر الشهور الاعوام سازند

صانعی را که گلستان سپهر  
باشد از گلشن صنغش و رقی  
تا بود بهر شینا خوانش  
برینار از ورد گهر طبقه

جَلَّتْ عِظَمَةُ جَلَالِهِ وَعَلَّتْ كَلِمَةُ كَمَالِهِ وَهَرَارَةُ تَحِيَّتِ دُرُودِهِ  
از گلوئی عند لیبان لبان سر وصال وجود که مطربان بزم شهود

مقتضای



عوضنا کرم کا فضل خلا از زمان  
بنامین و بنامین و بنامین و

بهارستان جامی

بکتابخانه ملی  
مطبع میهنی  
توسط مکتب  
در سنه ۱۳۰۰

التماس

اس طبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور فہرست مطول ہر ایک شائق کو  
چھاپے خانے سے مل سکتی ہے جس کے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی  
ارزان ہے اس کتاب کے پیش پیر کے تین صفحہ سادہ میں کتب اخلاق و تصوف و کتب منقذات درج کرتے ہیں  
تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانے سے قدر و انون کو آگاہی کا ذریعہ  
حاصل ہو۔

کتب اخلاق و تصوف

گلستان محبتی خرد۔ از حضرت مصلح الدین محمد علی  
ایضاً۔ متوسط قلم محبتی۔  
ایضاً۔ مع فرہنگ و پیش رنگین۔  
گلستان۔ مترجم ترجمہ اردو و لفظ لفظ۔  
شرح گلستان۔ آثار شرح از ملام احمد اکرم ملتانی  
ایضاً۔ بریاض صفوان شرح از مولوی ریاض علی  
ایضاً۔ بسیرہ بنیادین شرح حضرت سراج الدین علی بن ابی اسحاق  
تضمین گلستان سعدی مصنفہ منشی ہر کوہاں تفتہ۔  
گلستان حکیم قاضی۔ جو اب گلستان حضرت سعدی  
اوسنی طرز و روشنی مصنفہ حکیم قاضی المعروف بہ شیخ  
شیرازی۔  
گلستان۔ جو ب قلم جلی۔  
گلستان محبتی۔ کیا ب کتاب نظم و نثر میں ہم پہلو  
گلستان میں سولہ باب میں مصنفہ ملا محمد الدین خوانی۔  
اسرار الاولیاء۔ اسمین بالین فصل بہن اور ہر  
فصل میں انما و اقسام رموزات اہل اللہ کا ذکر ہے  
از حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر۔  
اخلاق محمدی۔ فضائل علوم و عمیرہ کا ذکر ہے  
جالیس باب بہ مصنفہ مولوی محمد علی بزدی۔  
مصباح الہدایت۔ ترجمہ اخلاقیات مشتمل بر ذکر

مہانی و اصول طریقت اہل تصوف ترجمہ حضرت  
محمود اکاشانی۔  
مصباح التذیب۔ باسم تاریخی حکایات نصائح  
مصنفہ شیخ کمال الدین۔  
صدر بند سو و مندرجہ لہجہ حکیم مع چار رسائل جلی  
قلم خوشخط۔  
۱۔ رسالہ سعادت نامہ۔  
۲۔ رسالہ خواجہ عبدالعزیز انصاری۔  
۳۔ رسالہ تحفۃ الملوک۔  
۴۔ رسالہ منہاج العارفین  
رسالہ ہدایت المؤمنین سلسلہ الصالحین  
۵۔ کتاب مصنفہ ابو الخیر مولوی عین الدین مشہدی۔  
مطالب رشیدی۔ رموزات فقر و تصوف از  
شاہ تراز علی گاہری۔  
سرور العباد۔ شرح قصیدہ بانہ سعادت مصنفہ  
مولوی حاجی عبدالخالق محمد زبیر۔  
پندر نامہ عطار۔ انصاف رموزات تصوف مصنفہ  
حضرت شیخ فرید الدین عطار۔  
کیسیا کے سعادت۔ جو جامع شریعت و حقیقت ہے  
مصنفہ امام محمد غزالی رحمہ اللہ۔  
اخلاق عالیہ امجدی مصنفہ ملا علی الدین دوانی۔  
اخلاق ناصری مصنفہ و تحقیق نصیر الدین طوسی۔

Baharistan Jamee

عصنا کرم کا فضل خلا ز زمان  
بن کن عین نون و عین و عین

# بهارستان جامی

مطبع می مشرقی نوآباد مشرق  
در سن ۱۲۸۵ قمری طبع شد

Baharistan.



219 D 142

~~1912 D 142~~

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.

Presented

by

Munshi Nool Kishore.



